حق حق حق

حمد بسیار و ثنا بیشمار خدائے را سزا است۔ بعد حمد و صلوٰۃ علی احسانہ کہ دریں ایام فرخندہ فرجام کتاب مستطاب ملفوظات

شیخ العالم مخدوم و مکرم حضرت شاہ عبد الحق احمد ردولوی قدس اللہ سرہ

المسمے بہ

انوار العیون

فی

اسرار المکنون

مترجم اُردو

حسب فرمایش فاضل زمان عالم دوران رئیس اعظم ردولی شریف جناب چودھری خلیل الرحمن صاحب

دام ظلہ العالی المجید والکرم باہتمام خاکسار محمد عبد الاحد صدیقی تاجر کتب مالک مطبع مجتبائی

در مطبع مجتبائی لکھنؤ مطبوع گردید

صرف ٹائٹل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعریف اُس سچے اور برحق مالک کو جسنے تمام دُنیا
مخلوقات کو نیستی کے میدان سے دُنیا کے
دست صحرا مین ایک حکم کن ارشاد فرماکر بیشمار
بے انتہا روحون اور جسمون مین پیدا کیا اور ہر ایک
مقرر کیے ہوئے کو اُن کامون مین جو قابل اُنکی مصلحتون
کے تھے بلحاظ - کیا تم گمان کرتے ہو کہ ہمنے تم سب کو
پیدا کیا) کے اُس طریقہ سے جو اُنکے لائق تھا
مشغول کیا اور ہر گروہ کا اصل مقصد بحکم آنکہ (سب
جو انکا شغل ہے اُسی مین خوش ہین) اُسکے
ده کے موافق اُسی کے طریقہ پر منحصر کیا جیسا کہ
ن اور ولیون سے قطب و شیخون کے شیخ حضرت
نظام الدین پاک کی اللہ نے اُنکی روح ابتک
ن پر سانے والی موتی نچھاور کیے جانے کے قابل
ن سے فرماتے تھے کہ) ہر قوم کے لیے ایک طریقہ ایک قبلہ ایک روش ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے نہایت وثناے بیغایت مر مالکی را کہ
ملک وجود از کتم فقدو در صحراے ایجاد از
عالم امر کہ عبارت از کن فیکون ہست از جواہر
ارواح واجسام نامحصورہ ونا متناہی بوجود
آوردہ وہر یک موجودے را برامور مصالح
او بحکم اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا در منہجے کہ
سزاوار اوست در آوردو ہر یک گروہے را
مقصودے او در راہ او بکمال حال او بنہاد کہ کُلُّ
حِزْبٍ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ چنانچہ حضرت قطب
الاقطاب والاولیا شیخ المشائخ
حضرت شیخ نظام الدین قدس
اللہ روحہ از زبان دربار گوہر
نثار خود مے فرمود مصرع
ہر قوم راست راہے دینے و قبلہ گاہے

اُس زمانہ کے خسروں نے جو
اُس قطب حق کے مریدوں مین چنے ہوئے مرید
تھے دوسرا مصرعہ موزون فرماکے شعر پورا کردیا کہ
(مین نے اپنا قبلہ ایک بانکی ٹوپی والے کی طرف قائم
کیا) اور بیحد تعریف ثابت اُس خدا کو جسنے آدمی کی ذات
کو (بیشک ہمنے آدمی کو بہترین مبانی پر پیدا کیا ہے
لحاظ سے اپنی جانشینی کے تخت پر۔ بیشک مین کرنیوالا
ہون زمین مین جانشین) کے فرمان موہبت
نشان کے لحاظ سے پہونچایا اور اسلام کے قابل دل
والوں کے دلوں کو۔ (ہان پس جسکا سینہ اللہ نے کھولدیا
پس وہ اللہ کے نور سے روشن ہی) کی عنایت کا سورج
نکالنے اور رہنمائی کا نور ظاہر کرنے کے سبب نفس بد کے
اندھیرے سے (بتحقیق نفس ضرور کھینچنے والا ہے بُرائی
کی طرف) اسلام کی عزت کی بدولت پرنور اور آباد
کردیا۔ اور بیحد تعریف اس نعمت دینے والے کو جو
بندوں کی روحوں کو جو بہروں کو جسموں کے جنگل اور وہموں
کے سمندر سے گذارتا اور اپنا پہچاننے اور جاننے والا
کردیتا ہی (اور بیحد تعریف خاص اُس بادشاہ کو جسنے
اپنی درگاہ سے نزدیکی ڈھونڈھنے والوں کے دلوں کو جنہی
ہے بڑائی اُسکی اور عام ہین نعمتین اُسکی (لیکن اللہ
کی جھاڑو سے صفا ستھرا کردیا اور سوا خدا کے پاک کیا

خسروزمان کہ برگزیدۂ آن قطب سبحان را
مصرعۂ دوم در سلک نظم منتظم گردانید و باتمام
رسانید مصرع من قبلہ راست کردم بر سمت
کج کلاہے ؛ و ہرایند سپاسے را کہ وجود انسان را
حکم لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ بر تخت
خلافت بتوقیع انی جاعل فی الارض خلیفہ
بنشانید و دلہاے اہل اسلام را بطلوع
آفتاب عنایت و بظہور انوار ہدایت اَفَمَنْ
شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ
فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ از ظلمات نفس امارہ
اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ بعز اسلام
منور و معمور گردانید و مر منعمی را کہ جواہر
ارواح بندگان را از تیہ اجسام و بحر
اوہام گذرانیدہ دستناسا و آشنا
خود میگرداند و مر پادشاہے را کہ قلوب
مقربان حضرت عزت خویش
جلت کبریاۂ و عمت آلاۂ بجاروب
لا الہ تصفیہ داد و نفی غیر ازان کرد

سلہ یہ آیہ کریمہ ۳۰ پارہ کے ۲۰ رکوع میں ہے
سلہ یہ آیہ کریمہ ۱ پارہ کے ۴ رکوع میں ہے
سلہ یہ آیہ کریمہ ۲۳ پارہ کے ۱۷ رکوع میں ہے

۱۲ (ام) پارہ ۱۳ در ...

اور (لیکن اللہ) کی توحید کے ملکون مین باغی
نفس کے لشکر اور سرکش شیطان کی فوجون کے غلبون سے
امن امان کے قلعہ مین محفوظ (نہین موجود لیکن اللہ)
کے مشاہدہ کی نعمت کے دسترخوان پر راحت کے ساتھ
پایا اور سچائی کے نشستگاہ مین قدرت والے
بادشاہ کے پاس) کی منزل مین جاگزین کیا تاکہ یہ
لوگ دوئی کی حالت سے کہ مراد اس سے نیکی اور بدی اور
اجالا اور اندھیرا اور ایمان اور کفر کا عالم ہے بچھوٹ
گئے اور جسکا وعدہ قیامت کی کل کو ملنے کا تھا آج
ہی ملگیا (گو اور دن کے کل کا وعدہ ہو لیکن ہمکو تو آج
ہین نقد مل گیا) دربست سا درود اور بے گنتی
تعریف خاص اس سردار کو جو نبیون (ان پر سلام) کے
قلون کا سردار قافلہ ہے اور خاص اس شرع بنانے
والے کو جسکی شرع کے زیور نے بالخصوص تمام جنون اور
انسان کو آراستہ کردیا اور خاص اس رہرو کو جسکے چلنے
کا راستہ نہ حد سے بڑھی نظر اور نہ بہکی ہے اور خاص اس
صوفی کو جسکا مقام (دوری دو کمانون کی یا اس سے کم)
ہے جیساکہ موتی برسانے والی موتی نچھاور کیے جا
کے قابل زبان سے آپ رسول (اللہ ان پر درود
اور سلام بھیجے) فرماتے ہین۔ آدم اور جو انکے سوا ہے
میرے جھنڈے کے نیچے ہونگے قیامت کے دن

و در ممالک توحید اِلّا اللہ از غلب
لشکر نفس باغی و تسلط جنود شیطان
طاغی در حصن امن و امان بر مادۂ شہو
لیس موجود الا اللہ براحت بنشاند و
در منزل فی مقعد صدق عند ملیک
مقتدر تمکن داد تا ایشان از قسم
دوئی کہ آن عالم خیر و شر و نور ظلمت
و ایمان و کفر است ایمن گشتند و
آنچہ وعدہ بفردا بود نقد وقت
ایشان شد بیت دیگران را وعدہ
گر فردا بود لیکن مارا نقد ہم اینجا بود
و درود بسیار و آفرین بشیار مر سرور
را کہ قافلہ سالار قوافل انبیاست
و مر شارعے را کہ زیور شریعت او
مر ہمہ جن و انس را بیاراستہ و مر سالکے
را کہ منہج سلوک او ما زاغ البصر و ما طغی است
و مر صوفیے را کہ مقام او قاب قوسین او
ادنی است چنانچہ از زبان در ربار
گوہر نثار خود رسول صلی اللہ
علیہ وسلم فرمایہ کہ آدم و
من دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ

اور یہ بے لیے فخر نہیں یعنی حضرت آدم اور بہت آدمی
اسکے علم کے چھتر کی چھاؤن میں آئے اور ہونگے بلکہ
اُسی کے سبب سے ہیں اور اُسی کے ساتھ ہیں اور خاص
اس شریف کو کہ اُس حضرت نے جسکا جلال بڑا ہے
اور بخشش عام ہے (نہیں معبود لیکن اللہ) کے چہرہ
کے حسن کی آرائش اور اسکے حسن کے کمال کی زینت
اپنے اُسی شریف رسول یعنی محمد (اللہ اُن پر درود
سلام بھیجے) کے تل کے سوا دوسری کسی چیز پر
منحصر نہیں رکھی اور خاص ایسے جہان پناہ کو کہ محمد
بھیجا ہوا اللہ کا (اللہ اُسپر درود و سلام بھیجے) اسکا
خطاب ہے اور (میں نبی ہوں تلوار کا) اسکی دولت کے سورج
کا نکلنا ہے اور پورب سے پچھم تک اُسکی امت کی سلطنت
ہے اور فرمایا اُنے کہ اُسپر سلام ہو۔ دکھایا گیا مجکو تمام
روے زمین لپیٹ دکھائے گئے مجکو سورج نکلنے اور
سورج ڈوبنے کے سب موقعے کہ بعد کو پہونچیگی
بادشاہی میری اُٹھنے والی اُمت کی اُن مقاموں میں
جو روے زمین سے مجکو دکھائے گئے۔ اور اُنکی آل کے لیے
کہ بلحاظ حکم (نہیں چھوتے ہیں اسکو لیکن پاک کیے گئے
لوگ[1]) ام کے نفس کا پاک کرنا اور دل کا صاف کرنا اُن کا
قدمگاہ ہے اور یہ حکم کہ (اللہ دوست رکھتا ہے توبہ
کرنے والون کو اور دوست رکھتا ہے پاک ہو جانے والون کو)

ولا فخر لی۔ آدم و آدمیان و عالم
و عالمیان در سایۂ چتر علم اُو بیند و
بلکہ از اُو بیند و بہ وی بیند و هر شریف
را کہ حضرت جل جلالہ و عم نوالہ
چہرہ لا الٰہ الا اللہ را جز بہ سنا[illegible]
محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم
زیب جمال و زینت کمال نہاد و هم
جہان پناہے را کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خطاب اوست و انا نبی السیف
طلوع آفتاب دولت اوست و از
مشرق تا مغرب ملک امت اوست
قال علیہ السلام رویت لی الارض فاریت
مشارقہا و مغاربہا سیبلغ ملک
امتی الحدیث ما زوی لی منہا و مر آل را
او را کہ بہ حکم لا یمسہ الا المطہرون[1]
تزکیہ نفس و تصفیہ قلب
قدمگاہ ایشان است و ان اللہ یحب[2]
التوابین و یحب المتطہرین

[1] یہ آیہ کریمہ ۲۷ پارہ کے ۱۶ رکوع میں ہے ۱۲
[2] یہ آیہ کریمہ ۲ پارہ کے ۱۲ رکوع میں ہے ۱۲

خود ان کا تکیہ گاہ ہے (وہ لوگ جنھوں نے نیکو تر کی نیکی اور زیادہ
کو ہاڑ نکے منصب کی نشانی ہو اور رہبری امت کے عالم اسرائیل
کے نبیوں اور لائق نبیوں کی مانند ہین) انکا دستگاہ ہے اور
ہین خاص انکے مصحبتون کے لیے جو آسمان جانشینی کے
اپنے درج اور رہنمائی کے برجون کے تارے ہین اور گمراہی
کے میدان ہین بھٹکے ہوؤن کو انھون نے سیدھی راہ
بتائی ہو کہ میرے مصحبت مانند تارون کے ہین انمین سے
جسکی پیروی تمنے کی ہدایت پائی (
اور بعد حمد اور نعت کے کہتا ہو فقیر حقیر اللہ کے
فقیرون کا خدمتگذار اللہ کے دوستون کا محتاج
عبد القدوس بیٹا اسمٰعیل بیٹے صفی حنفی غزنوی
کا گرد جھاڑنے والا خانقاہ قطبون کے قطب لیون کے
تاج دوستون کے رہنما عارفون کے سلطان اصلون کی برہان
حضرت شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق ۔
ردولوی صاحب توشہ کا مقتبس کیا اللہ نے انکے
عزیز بھیدون کو کہ جب ایک مدت میں نے اپنے آپ کو
حضرت موصوف کی برکت والی خانقاہ اور پاک روضہ
مین جو بہشت کے باغون کے ایک باغ اور خوشی کے گلشنون
سے ایک گلشن ہے سخت کوششین اور دراز عبادتین
کرکے گھلایا اور مکرر اور دبلا بنا لیا اور پیاس کی گرمی
سے جلا اور بھوک کی سختی برداشت کی یہانتک کہ

تکیہ گاہ ایشانست الذین احسنوا الحسنیٰ
و زیادۃ طغراجاہ ایشانست علماء امتی
کانبیاء بنی اسرائیل دستگاہ ایشانست
و مر اصحاب او را کہ شموس فلک
خلافت و نجوم بروج ہدایت بودہ اند و
گمشدگان تیہ ضلالت را راہ ہدایت
مے نمودہ اند کہ اصحابی کالنجوم بایہم
اقتدیتم اہتدیتم لواے ایشانست
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و بعد میگوید
فقیر حقیر خادم فقراء اللہ و مفتقر
احباء اللہ عبد القدوس بن اسمٰعیل بن
صفی الحنفی الغزنوی خاکروب خانقاہ
قطب الاقطاب تاج الاولیا ہادی الاصفیا
سلطان العارفین برہان الواصلین حضرت
شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق ردولوی صاحب
توشہ قدس سرہ العزیز کہ چون مدتے خود را
در خانقاہ متبرکہ و روضۂ مطہرۂ آنحضرت کہ
روضۃ من ریاض الجنۃ و حدیقۃ من حدائق
البہجۃ بودہ است مجاہدات شدیدہ و ریاضات
مدیدہ بگداختم و زار و نزار ساختم
و بگرسنگی و تشنگی درسوختم و در ساختم چنانچہ

ہمراہی کا تیتر مٹ جانے کے مقام مین پہونچ گیا اور
مان کی بلبل دل کے باغ مین اپنے آپسے تو آپ
چہانے لگی اور دوست کا بھید جاننے والی اور
اسکا دم بھرنے والی ہوگئی اور حالت جس، وزبان
کی جائیگی خبرین اسکی کہ کس لیے تیرے پروردگار نے
سکے واسطے وحی بھیجی تھی) کی پیش آئی تو مین چاہا
کہ اس راہ کے پہچاننے والون کی بعض حقیقتین
اور باریکیان اور اس درگاہ مین پہونچے ہوون کے
بعض مقامات اور حالات موجودہ زبانی یاد اور
بر زبان باتون مین سے بیان کرون اور ایک رسالہ
کے طور پر اُس کو اکٹھا کردون جب یہ قصد ہوا اسوقت
موجودہ حالت کی کشش نے دل کو اسپر متوجہ کیا کہ کچھ
منقبتین حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ نے انکی روح)
با تبرکا اور تیمنا سب کے پہلے لکھون اور اس رسالہ کے
مقبول اور مفید ہونے کا وسیلہ گردانون (کافی ہے
ہمارے لیے اللہ اور اچھا وکیل اچھا مالک اور اچھا
مددگار) جان تو کہ جب حضرت شیخ العالم موافق حکم
(اے نبی جہاد کر کافرون منافقون سے) اور موافق
حکم (فرمایا نبی نے اُسپر اللہ رحمت اور سلام بھیجے
بازگشت کی ہمنے چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی
طرف) صمدیت کی درگاہ کو رسول کی پیروی موافقت مین

دراج معیت در مقام محویت بر آمد و
بلبل جان از بوستان جبا[illegible]
با خود بیخود در ترنم آمد و با دوست ہم[illegible]
و ہمساز بر آمد حالت یومئذ تحدث [illegible]
اخبارہا بان ربک اوحی لہا سر[illegible]
خواستم تا بعضے از حقائق و دقائق
عارفان این راہ و مقامات و حالات
واصلان این درگاہ بر زبان حال در
محفظۂ مقال بہ بیان سپارم و در سلک
رسالۂ منسلک گردانم آنگاہ جاذبۂ وقت
دل را متوجہ بدان گردہ کہ مناقب حضرت
شیخ العالم را بالتبرک والتیمن بتقدیم
رسانم و برائے قبولیت و افادت
این رسالہ بدان وسیلت آرم حسبنا اللہ
ونعم الوکیل نعم المولی ونعم
النصیر بدانکہ چون حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ بر حکم
فرمان یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین
وقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم
رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد
الاکبر در متابعت و موافقت رسول حضرت صمدیت

خون پینے والی تیز تلوار سے توحید کے
خواہان دلون اور صمدیت کی راہ مین چلنے والون کے
دشمنون کو خون کے طشت مین بٹھاتے اور سلسلہ
مین (اے اطمینان پائے ہوئے نفس بازگشت کر
اپنے پروردگار کی طرف رضامند اور رضامند کیا گیا)
کے داخل کرتے اور غیرون کے شہر کی ہستی کو نیست
فرماتے اور جہان اور جہان والون کو بادشاہون کے
بادشاہ کے اس حکم - کہ تو یہ ہے میری راہ مین بلاتا ہون
اللہ کی طرف بصیرت پر مین اور جو میری پیروی
(کرتا ہے) کے طغرا سے توحید کا دیکھنے والا اور صمدیت
کا پہچاننے والا پلک مارنے کی مدت مین بنا دیتے
اور سوا خدا ایک نظر مین دل کی ہمت کے سبب کیونکہ
انکا دلی قصد آسمان اور فرشتون سے آگے بڑھا ہوا
تھا اس پار کر دیتے تھے اور مردہ دلون کو زندہ دلی
کی / بحکم آنکہ پیر و مرشد زندہ کرتا اور مارتا ہے (
ایک دم مین پہونچا دیتے تھے اور زمانہ کے نافرمانون
کے گلے مین تابعداری کی زنجیر کے ذریعہ سے پاکی کا
طوق ڈال دیتے تھے اور ہویت صمدیت کے اگم
سمندرون مین ہمیشہ رہنے والے کی درگاہ کے فضل
سے کم ہونے والا صاف پانی نوش فرمایا کرتے اور غیرون کے
روبرو جبار کی غیرت کے لحاظ سے ڈکار تک نہ لیتے

تیغ خونخوار آبدار اعدائے قلوب طالبان
احدیت و سالکان صمدیت را در طشت
خون نشاندے و در سلک یا ایتہا النفس
المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ درآوردے
و دمار از دیار اغیار برآوردے
و جہان و جہانیان را بطغرائے امر ملک
الملوک قل ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ
علی بصیرۃ انا و من اتبعنی بینائے
احدیت و آشنائے صمدیت بطرفۃ العین
میگردانیدے و عبور از ما سوائے الحق
بنظر واحد از ہمت باطن کہ ہمت او از
ملک و فلک برگذشتہ بود میدادے
و مردہ دلان را بحیات القلب کہ الشیخ
یحیی و یمیت در زمان واحد میرساندے
و عاصیان وقت را بسلک
مطاوعت در طوق تفاوت منسلک
میکردے و بحور ہویت صمدیت
مالامال را از حضرت لایزال
شارب زلال لایزال بودے
و آروغ با غیار بغیرت
جبار برنیاوردے

بلکہ اور نوش کرونگا کی آواز دیتے اور بمقتضائے کمال
شوق اور ذوق تشنگی کے انکی مبارک زبان پہ بسبب
دیدار امور پوشیدہ کے اکثر اوقات یہ مثنوی آجاتی
(جو کوئی اس سے دم بھر غافل رہے؛ اس دم میں کافر ہے
لیکن چھپا ہوا ہے نہو جیو ایسا غائب کہ ہمیشہ غائب رہے
دروازہ اسلام کا اسپر بند رہے؛ مجکو حاضر رہنے کا درجہ
بخش اے میرے پروردگار؛ کیونکہ مین غائب
رہنے کی طاقت نہین رکھتا ہون؛ پس مین نے چاہا
کہ بعض منقبتین ہاتھ پکڑنے والے پیر دل کے قبول
کیے ہوئے بزرگ مشکل درد کی دوا جنہون نے اللہ
کی درگاہ سے بزرگ خطاب عبد الحق پایا اور اگلے
پچھلون کے سردار کی پیروی مین کمال درجہ درجے
ناچار انکو (اسکا بندہ اور اسکا بھیجا ہوا) کہا ہے
اور انکو (بندہ حق) کام کیا خوب کمال کہ پیر کی پیروی مین
مثال پائی اور گھوڑا قصد دلی کا اسکی خوبی کے میدان
مین دوڑایا کہ خودی کی باگ کسی مقام پہ ہاتھ مین
نہ رکھتے اور جب تک حقیقی منزل مین چلے سب سے منتہو
اور بے زبان کی بے نشان مقام کے دیدار کی حالت
مین عقل کے کان سے بیہوشی کے عالم مین بغیر ذریعہ کان
(پس جان تو یہ کہ نہین معبود مگر مین) کی آواز سنی اور
بغیر واسطہ بصر کے اللہ کے جلال اور جمال کی تجلی کے کمال کو

و دم ہل من مزید ہر دم زدے و از غایت
شوق و تشنگی ذوق بزبان مبارک او بمشاہدہ
شہود باطن این مثنوی اکثر اوقات میرفتے
مثنوی ہر آن کو غافل از وے یک
زمانست؛ در آن دم کافرست اما نہانست
مبادا غائبی پیوستہ باشد؛ در اسلام
بروے بستہ باشد؛ حضورم بخش
اے پروردگارم؛ کہ من غائب شدن
طاقت ندارم؛- خواستم کہ از بعضے مناقب
حضرت پیر دستگیر شیخ دلپذیر دوائے
دا عمیم کہ از حضرت عظیم خطاب کریم
عبد الحق یافتہ لا جرم او را عبدہ و رسولہ
گفتہ اند و این را عبد الحق زہے کمال
کہ در متابعت پیر مثال یافتہ و اسپ
ہمت در میدان جمال او تاختہ کہ عنان
وقوف در ہیچ مقامے بدست نکشی آورد سے
دوام کرد در مقصد حقیقی رفتہ از بے کام و بے زبان
در شہود مقام بے نشان و بگوش ہوش بیہوش
بے سمع آواز فاعلم انہ لا الٰہ الا انا شنید
و دیدہ بے بصر در کمال
تجلی جلال و جمال حق

یکھا اور غیر کی ملامتوں سے گذر گئے اور
حقیقت کے ساتھ باقی رہنے کے مقام میں جا پہونچے
یہانتک کہ سنا جاتا ہے حضرت زمانہ کے بزرگ ہاتھ
پکڑنے والے پیر حضرت شیخ احمد عبد الحق رح حال کے
دریا میں اسقدر ڈوبے ہوئے اور ہمیشہ حالت میں رہتے
اسیطرح کہ اگر کوئی شخص عزیزوں میں یا پڑوسیوں
کوئی آشنا حضرت ہاتھ پکڑنے والے پیر حضرت شیخ
العالم رح کی خدمت میں آتا یا موجود ہوتا تھا تو حضرت
شیخ العالم جب عالم حق سے خلق کے عالم کی طرف متوجہ
ہوتے اور دل کی بند آنکھ عالم ظاہر پر کھولتے اور اس
شخص پر نظر پڑتی تو پوچھتے کہ تو کون ہے اور جب وہ
عرض کرتا کہ فلان بیٹا فلان کا ہوں پھر حضرت شیخ
العالم پوچھتے کہ فلان کون ہے وہ عرض کرتا کہ فلان
بیٹا فلان کا یہانتک کہ کئی پشت کے عرض کرنے
کی نوبت سوال و جواب میں آتی بعد اسکے حضرت
شیخ العالم معلوم کرتے اور فرماتے کہ ہان فلان شخص
ہمارا ہے اور اس ارشاد کے ساتھ ہی حضرت شیخ العالم
پھر استغراق کی حالت میں ہو جاتے اور جب پھر
ہوش میں آتے تو پھر اس شخص سے اسی قبیل کا سوال
فرماتے تھے تا آنکہ جب تک وہ شخص حضرت شیخ
العالم کے روبرو حاضر رہتا تھا بار بار اسی طرح پوچھتے

نگریست و از رقم غیر در گذشته و بہ بقاے حق
پیوستہ تا شنیدہ میشود کہ حضرت شیخ العالم
پیر دستگیر حضرت شیخ احمد عبد الحق قدس اللہ
روحہ چنان مستغرق الاحوال دائم الحال
مے بودند کہ اگر کسے از قرابتے و یا از ہمسایہ و یا
آشنائے پیش پیر دستگیر حضرت شیخ العالم
قدس اللہ سرہ مے آمدے یا میبودے حضرت
شیخ العالم چون از عالم حق بعالم خلق می آمدندے
و چشم بستہ باطن بظاہر میکشودندے و نظر بر آنکس می افتادے
میپرسیدندے کہ تو کیستی و او عرض داشتے کہ
من فلان ام باز حضرت شیخ العالم میپرسیدندے کہ فلان
کیست او عرض میداشت کہ فلان پسر فلان
تا چند پشت درمیان سوال و جواب میگذشتے
تا چون حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ معلوم
میکردندے میفرمودندے کہ ہان فلان از آن ما ست
باز حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ در حال بباطن
استغراق میرفتند باز حضرت شیخ العالم قدس اللہ
سرہ چون بہوش باز مے آمدندے ہم
بر آنجملہ تا ہنگامے کہ او پیش مے بودے
حضرت شیخ العالم قدس اللہ
سرہ بکرات و مرات مے پرسیدندے

کیسا خوب حال اور کیا خوب کمال تھا
کہ اپنے پیر اور اگلوں پچھلوں کے سردار کی راہ مین کمال
کے درجہ تک پہونچا ہوا تھا اور تمام مقامات حاصل
کیے ہوئے تھے اور یہی مقام تھا جیسا کہ پوچھا اللہ
کے رسول نے (اللہ اپنر درود وسلام بھیجے) عائشہ رض
سے جب عائشہ رض آنحضرت صلعم کے پاس آنحضرت صلعم کے
اللہ کی یاد کے سمندر مین ڈوبے ہوئے ہونے کی
حالت مین آئین کہ تو کون ہے اور روایت ہے کہ تحقیق
اللہ کے رسول صلعم نے پوچھا تو کون ہے تا فوقانیہ کے
زبر کے ساتھ اور حال کے غلبہ کے سبب مرد اور
عورت کے درمیان مین فرق فرمانے کی قدرت
باقی نرہی[1]۔ پس کہا عائشہ رض نے مین عائشہ ہون پس
فرمایا اللہ کے رسول صلعم نے کون عائشہ پس کہا
مین بیٹی ابوبکر رض کی پس فرمایا اللہ کے رسول صلعم نے
کون ابوبکر رض پس کہا بیٹے قحافہ کے پس فرمایا اللہ کے
رسول صلعم نے کون قحافہ پس بھاگین عائشہ رض اللہ کے
رسول (اللہ اپنر درود وسلام بھیجے) کے سامنے
سے اور فرمایا عائشہ رض نے اگر نہ بھاگتی مین آنحضرت
صلعم کے پاس سے تو ضرور مین جل جاتی پس جب باہر
نکل آئین آنحضرت صلعم کے حجرہ سے پس بیٹھین
اُسکے دروازہ پر اور منع کیا یاران رسول اللہ صلعم

زہے حال و زہے کمال کہ در راہ پیر خود
و حضرت سید الاولین و الآخرین بکمال رسیدہ
و تحصیل مقامات کردہ اند و ہذا کما سال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عائشۃ
رضی اللہ عنہا حین جائتہ فی حال الاستغراق
من انت ونقل ان رسول اللہ صلعم سألہا
من انتَ بفتح التاء ولم یقدر بالفرق بین
التذکیر والتانیث لغلبۃ الحال فقال
عائشۃ رضی اللہ عنہا انا عائشۃ فقال
رسول اللہ صلعم من عائشۃ فقالت انا بنت ابی بکر
فقال رسول اللہ صلعم من ابوبکر فقالت
ابوبکر بن قحافۃ فقال رسول اللہ صلعم
من قحافۃ فہربت عائشۃ رضی اللہ
عنہا من بین یدی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وقالت عائشۃ رضی
اللہ عنہا لولم ہربت من بین یدیہ
لاحترقت فاذا خرجت من حجرۃ
فقعدت فی بابہا و نہی خواص
اصحاب رسول اللہ

[1] قولہ باقی الخ اس دلیل سے کہ حضرت صلعم نے عورت کے لیے مرد کی ضمیر استعمال فرمائی ۱۲

اللہ اپر درود و سلام بھیجے) کو یعنی مصحبتون کو آنحضرت
صلعم کے گھر مین داخل ہوتے اور ان مصحبتون سے
فرمایا کہ بتحقیق محمد صلعم اور دیوانہ ہو گئے اپنے
پروردگار کے عشق مین پس جب باہر نکلے اللہ کے
رسول صلعم اپنے حجرہ سے اور آپکی اس حالت مین
کمی ہوئی کہا عائشہ رض نے رسول صلعم سے اعجم
پس فرمایا رسول صلعم نے میرے لیے اللہ کے ساتھ
ایک وقت ہے کہ نہین گنجایش رکھتا ہے مجھ مین اس وقت
کوئی نزدیکی دیا گیا فرشتہ نہ کوئی بھیجا گیا نبی۔ اور
یہ اللہ کا فضل ہے کہ کرتا ہے اللہ جسپر چاہتا ہے
اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے حضرت شیخ العالم
کے بعض کلامون اور حالون اور مقامون اور ارادتون
سے جو کچھ مین نے سنا ہے اس مختصر رسالہ کی نثر مین
بیان کرتا ہون تاکہ شاید گنہگار پڑھنے والون اور
سننے والون کو اس سے ایک درجہ کی آگاہی اور اللہ
کی طرف بازگشت حاصل ہو اور ان حالون اور
کرامتون کا پڑھنا اور سننا انکو اللہ کی طرف بازگشت
کرنے والون کے گروہ مین کہ گناہ سے بازگشت کرنے
والا اللہ کی طرف مثل اس شخص کے ہے جسنے گناہ نہین
کیا) داخل کر دے اور تواب کی درگاہ مین انکی
توبہ قبول ہو جاے کیونکہ بیشک وہ تواب رحیم کرنیوالا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم من الدخول
بیتہ وقالت لہم ان محمداً قد عشق
ربہ فاذا خرج رسول اللہ من
حجرتہ وافاق من حالہ قالت
عائشۃ رضی اللہ عنہا من الرسول
اعجم فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لی مع اللہ وقت لایسعنی
فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل ؕ
ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ
ذو الفضل العظیم ؕ آنچہ از بعضے کلمات
وحالات ومقامات وکرامات وارادات
حضرت شیخ العالم استماع دارم
در سلک نثر این مختصر منتشر گردانم تاکہ
قاریان وسامعان اہل عصیان
را انتباہے وتوبہ پدید آید ودر زمرۂ
تائبان کہ التائب من الذنب
کمن لاذنب لہ درآرند وحضرت
تواب توبۂ ایشان قبول
فرماید کہ انہ ہو التواب[لہ] الرحیم

لہ قولہ تواب بتشدید واو صیغہ مبالغہ ہے یعنے بہت بڑا
بازگشت کرنے والا اپنے بندون کی طرف ۱۲

اور زمانہ کے گنہگاروں کو حضرت شیخ العالمؒ کے مناقب
کی برکت سے بخشش پانے کا مقام نصیب ہو کیونکہ
بتحقیق وہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہی) اور حق
ڈھونڈھنے والوں کے لیے ایک درجہ قوت اور دلی
قصد زیادہ ہوا اور اس راہ کے چلنے والوں کا شوق
اور وجد ایک درجہ کی ترقی پائے اور دل کی سستی
اور حالت کی افسردگی نیست نابود ہو جائے اور طبیعت
کے آئینہ کا زنگ طریقت کی صیقل سے صاف ہو جائے
کہ اگر نامرد ہو مرد ہو جائے اور اگر مرد ہو تو مردانگی کے
موقع پہ مرد نکلے اگر چاہا اللہ پرترنے تا آنکہ اس جیسے
شعر فقیر کے اپنے شوق کی زبان سے برزبان پڑھے
جو عشق پیدا کرنے والے شعر ہیں اور بے پانی کی مچھلی
کی مانند اس راہ میں دنوں اور برسوں کے گذر جانے
طپان اور پریشان رہے اشعار یہ ہیں **نظم**
تیرا نقش جب سے میرے دل اور جان میں منقش ہو گیا
میرے دل کی اور حالت ہو گئی ٭ تجھ بن مجھکو حور کا منھ
نہیں چاہیے ٭ کہ تیرے مونہہ کا عشق میری جان کے
اندر بیٹھ گیا ٭ تیری صورت میری آنکھوں میں
ایسی جاگزین ہو گئی ٭ کہ تمام جہان اُسی نے مجھکو
یکسو کر دیا ٭ اے معشوق تیرے سوا میری نظر
میں کچھ نہیں ٭ تیری ذات کے سمندر نے مجھکو یوں گھیر لیا

و مذنبان وقت را از برکت مناقب
حضرت شیخ العالم قدس سرہ جاے مغفرت
بود کہ انہ ہو الغفور الرحیم[1] و طالبان
حق را قوتے و ہمتے در طلب حق بیفزاید
و سالکان این راہ را شوقے و وجدے
در تزاید آید و کسالت دل و فسردگی
احوال بگدازد و زنگار طبیعت بصیقل
طریقت بزداید تا اگر نامرد بود مرد آید
اگر مرد بود در مردی مرد بر آید انشاء اللہ
تعالے تا ہمچو ابیات شور انگیز این
فقیر بزبان شوق آمیز میگوید و چون ماہی
بے آب درین راہ بمرور ایام و گذور اعوام
طپان و پریشان باشد **ابیات**
انیست ❊ نقش تو تا در دل و جانم گرفت ٭
نقش دگر روے نہانم گرفت ٭ چہ
تو رخ حور نشاید مرا ٭ شوق رخت
چو تا بجانم گرفت ٭ شکل تو بنشست
بچشم چنان ٭ کز ہمہ آفاق ہمانم گرفت
غیر تو تا در نظرم ہیچ نیست ٭
بحر وجود تو چنانم گرفت ٭

---

[1] یہ آیہ کریمہ ۲۴ پارہ کے ۳ رکوع میں ہے ۱۲

محبت کا روز افزون پیدا ہو چکا ۞ نور کے چاند اور سورج
نے میری جان کو چھپا لیا ۞ اندھیری رات جو سارے
جہان میں تاریکی پھیلاتی ہے ۞ اس زلف کی بدولت
پھیلاتی ہے جسنے میرا دل چھین لیا ۞ تیرا عشق جب سے
میرے دل میں پیدا ہوگیا ۞ میری ساری جان میں
لرزہ پڑ گیا ۞ میرا دل اور جان دونوں تیرے قربان
ہوگئے ۞ جب سے تیرے چہرہ کے حسن کا عکس میرے دل پر
پڑا ۞ تیرے چہرہ کے حسن کے نور نے جب سے تیرے
قد کی تلوار نیام سے نکالی ۞ میرے دھڑ سے سر
اور میری جان سے عقل لے لی ۞ جگر کا خون گر کر سمندر
ہوگیا ۞ جب سے ابرو کے خم نے مجھکو اپنی کمان میں
گرفتار کر لیا ۞ ہمارے احمدؒ نے دل کا درد بڑھا دیا ۞
عشق کا جوش جب میرے دل میں پیدا ہوگیا ۞ اور ان
غیبی مضامین کا نام میں نے انکے سات حصے کرکے
انوار العیون فی اسرار المکنون رکھا ہے ۞ پہلا
حصہ حضرت ہاتھ پکڑنے والے پیر زمانہ کے پیر
شیخ احمد عبد الحق رح کے مناقب میں۔
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ جب سات برس کے تھے تو
جس وقت حضرتؒ کی والدہؒ آدھی رات کے بعد
تہجد کی نماز کو اٹھتیں حضرت شیخ العالمؒ بھی اس طرح
سے کہ والدہؒ کو خبر نہوتی اٹھا کرتے اور ایک گوشہ میں

روشنی روز به از مهر تافت ۞
مهر و مه نور ز دامم گرفت ۞
ظلمتی شب که بگیرد جهان ۞ زان سر
زلفست که جانم گرفت ۞ عشق تو تا
در سر من او فتاده ۞ زلزله در همه جانم
گرفت ۞ جان و دلم هر دو فدای تو
شد ۞ حسن رخت چونکه بجانم گرفت ۞
روی تو چون تیغ قدت بر کشید ۞ سر
ز تن و عقل ز جانم گرفت ۞ خون جگر
ریخته جیحون شده ۞ چون خم ابروی
کمانم گرفت ۞ احمدؒ ما درد درون بر فزود ۞
ولوله عشق چو جانم گرفت ۞ و نام این مجددات
غیبی انوار العیون فی اسرار المکنون
بر هفت فنون نهادم فن اول در مناقب
حضرت پیر دستگیر شیخ العالم شیخ احمد
عبد الحقؒ۔ نقل هست که حضرت شیخ العالمؒ
اندر آنچه هفت ساله بوده اند چون مادر
حضرت شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق قدس
الله روحه در نیم شب از جهت تهجد بر میخاستند
شیخ العالم قدس الله روحه لبشانے که
مادر را خبر نبود سے بر میخاستند و بزاویہ

مکان کے مشغول ادائے نماز تہجد ہو جاتے جب والدہ
مہربان اپنی نماز سے فارغ ہو کر حضرت رح کو خوابگاہ میں نہ
پاتین تو تلاش کرتین اور گھر کے کسی گوشہ مین پاتین اور
فرماتین کہ اے احمد رح تمہارے باپ اور دادا بھی بزرگ تھے
لیکن تم جیسے کم عمر بچہ پر تو اللہ کا فرض بھی فرض نہیں
نفل عبادت کے لیے اسقدر سعی اور کوشش کیا کرتے ہو
غرضکہ مشفقہ ماں حضرت شیخ العالم رح کو پچھلی رات کے اُٹھنے کی
نسبت منع کرتین اور باز رکھتین حضرت شیخ العالم رح پر اللہ
کی محبت کا جوش غالب آیا اور فرمایا کہ یہ ماں نہیں بلکہ راہ مار
ہین کہ اپنا کام کرتی ہین اور مجکو اللہ کے کام سے باز رکھتی
ہین اور ماں کے مکان سے نکل کھڑے ہوے اور اپنے آپ سے
بے آپ اللہ کی راہ مین سفر فرمانے کے لیے قدم مبارک اُٹھایا
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم رح کے حقیقی ایک بھائی تھے جنکا نام
شیخ تقی الدین رح تھا جو شہر دہلی مین رہتے تھے اور عقلمند تھے
جب حضرت شیخ العالم رح انکی خدمت مین علم تحصیل کرنے کا
ارادہ فرماتے اور شیخ تقی الدین ظاہری علم کی کوئی تعلیم حضرت
شیخ العالم رح کو دیتے تو آپ پڑھتے اور یون فرماتے کہ مجکو
اللہ برتر کی پہچان کا علم پڑھائیے جب شیخ تقی الدین رح نے
حضرت رح کی خواہش کو پورا کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ دیکھا
جمعہ کے روز حضرت رح کا دست مبارک پکڑ کے شہر دہلی کے
اوستادون کی خدمت مین لیگئے اور التماس کیا کہ یہ لڑکا مجکو

خانہ بادائے نماز تہجد مشغول می شدند چون مادر
مہربان بعد از الفراغ در خوابگاہ نمی یافتند
تفحص میکردند و در زاویہ از زوایائے خانہ
می یافتند و میگفتند اے احمد جد و پدر
تو ہم شیخ بودند لیکن نہ چنین کہ تو لی بر صغیر فرض
خدائے تعالی ہم فرض نیست برائے نفل
چندین جد و جہد چہ میکنی الغرض مادر مشفق
حضرت شیخ العالم را از خاستن آخر شب منع
میفرمودند و باز میداشتند حضرت شیخ العالم رح را
جوش محبت حق غالب آمد فرمودند کہ این مادر
نیست بلکہ راہزن ست کہ کار خود میکند و مرا از کار خدا
باز میدارد و سر در عالم کشیدند و از خود بیخود
پائے در راہ حق بسفر نہادند نقل است کہ حضرت
شیخ العالم رح را برادرے بود شیخ تقی الدین رح نام در
شہر دہلی سکونت داشتند و دانشمند بودند و حضرت
شیخ العالم رح بخدمت ایشان قصد تعلیم علم میکردند چون شیخ
تقی الدین رح چیزے علم ظاہری حضرت شیخ العالم رح را می آموختند
نمی خواندند و میفرمودند کہ مارا علم معرفت خدائے تعالی
بیاموزید چون شیخ تقی الدین رح را از حضرت شیخ العالم رح
رہائیش میسر نشد در روز جمعہ دست گرفتہ پیش
استادان دہلی بردند و التماس کردند کہ این بچہ مرا

پریشان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہمکو علم پڑھاؤ لیکن جب
مین کچھ پڑھاتا ہون تو نہین پڑھتا آپ حضرات بھی اس
لڑکے کو کچھ فہمایش فرمائین اور پڑھائین تاکہ شاید آپ
سب صاحبون کی فہمایش گوش دل سے سنے - شیخ
تقی الدینؒ کی اس درخواست پر شہر دہلی کے اُستادون
نے حضرت شیخ العالمؒ کے سامنے کتاب میزان لاکر رکھی
اور سبق پڑھانا شروع کیا جب میزان الصرف پڑھتے پڑھتے
مارا اُس ایک نے - مارا اُن دونے کی گردان تک پہونچے اور
اسکے معنے پڑھے کہ ضَرَبَ مارا اس ایک مرد نے اور ضَرَبَا
مارا اُن دو مرد دونے تو حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ خدا
کی راہ مین مارا اور مارا جانا اس راہ مین اکرام خاص
عام ہے نہ کہ عوض لینے کا واجب کرنے والا اسکے بعد
فرمایا کہ مجھکو اس علم کے تحصیل کرنے سے کوئی کام نہین ہے
آپ حضرات مجھکو ایسا علم پڑھائین کہ جسکی رو سے
مین اللہ برتر کی پہچان حاصل کرسکون اور اللہ برتر کے
سوا کسیکو دوست نرکھون سب اُستادون نے لطف
کے الفاظ مین کہا کہ اے بابا تقی الدینؒ آپ اس لڑکے
کو پڑھانے کے خیال مین نہ پڑین کیونکہ یہ لڑکا اللہ
برتر کی درگاہ کا پڑھایا ہوا ہے بعد اسکے حضرت شیخ
العالم کمال درجہ ادب کے ساتھ دہلی کے استادون کے
حضور مین اُٹھکر کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ اے حضرات

میرنجانند و میگوید که ما را علم بیاموز این
چون ما چیزے می آموزانم نمیخواند شما
هم این بچه را بفرمایند و بیاموزانند تا
گفتهٔ شمایان در گوش کند اُستادان
دهلی کتاب میزان پیش حضرت شیخ العالمؒ
قدس الله روحه آوردند و سبق گفتن
آغاز کردند چون بصرف ضَرَبَ ضَرَبَا
رسیدند و معنیش ادا کردند که ضَرَبَ
زد آن مرد حضرت شیخ العالمؒ فرمودند در
راه خدا زدن و زده شدن این را
اکرام خاص و عام است نه موجب انتقام
حضرت شیخ العالم قدس الله روحه
باز فرمودند که مرا بخواندن این علم
کاری نیست مرا علمی بیاموزانید که
معرفت خداے تعالے حاصل کنم و جز او را
دوست ندارم اُستادان بزبان لطف
فرمودند با با تقی الدینؒ در خیال این بچه
نیفتے که این بچه خواندهٔ حضرت اله است
حضرت شیخ العالم قدس الله روحه
بادب تمام پیش اُستادان دهلی استادم
شدند و فرمودند که اے حضرات

اساتذہ مجکو آپ سب کے خدمات مین ایک عرض کرنی ہے
اگر آپ سب صاحب اجازت دین تو عرض کرون دلی کے
اُستادون نے کمال درجہ لطف اور انتہا مرتبہ کی شفقت
کے ساتھ اپنی اپنی مبارک زبان سے فرمایا کہ اے لڑکے
کہو کیا کہتے ہو حضرت شیخ العالمؒ نے کمال مرتبہ کے شوق
اور کم نہونے والے وجد کی حالت مین اپنی گویا زبان سے
بعالم وجد و حال کمال جوش پیدا کرنے والا شعر فرمایا۔
اے مخدوم ساری عمر میزان پڑھنے مین گذر گئی ؎
حسرت تو شاید قیامت کے دن کریگا ہم دلی کے سارے
استاد اور جو لوگ کہ انکی مجلس مین موجود تھے سب کے سب
اپنے آپے سے بے آپ ہوگئے اور پھوٹ پھوٹ کر
رو دیئے اور حضرت شیخ العالمؒ سے عذر خواہی کی اور حضرت
شیخ العالمؒ کے قدم لیے اور کہا کہ نیک بخت وہ ہے جو اپنی ماں
کے پیٹ ہی مین نیک بخت ہوگیا بعد اسکے حضرت شیخ
العالمؒ اس مجلس سے نکلے اور اپنی اسی حالت کے ساتھ
اپنے کام مین مصروف واپس تشریف لائے ۔
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ اپنے بھائی شیخ تقی الدینؒ
کی زوجہ محترمہ سے جدو کد فرماتے اور اپنے بھائی کا شکوہ
کرتے کہ بھائی مجکو تعلیم نہین کرتے شیخ تقی الدین کی زوجہ
محترمہ نے اپنے خاوند سے کہا کہ آپ میان احمد کو تعلیم
کیون نہین کرتے کیونکہ وہ آپکے چھوٹے بھائی ہین اگر

اساتذہ مرا بر شما عرضے است اگر اشارت
بفرمایند عرض دارم اُستادان دہلی بلطف تمام
و شفقت عظام بلسان اکرام فرمودند کہ اے
بچہ بگو چہ میگوئی حضرت شیخ العالم قدس اللہ
روحہ بشوق کمال و وجد لایزال بزبان مقال
از سر حال این بیت شور انگیز فرمودند بیت
مخدوما عمر بخواندن میزان بگذشت ؎ حسرت
مگر روز قیامت خواہی کرد ؎ اُستادان
دہلی و آنانکہ در مجمع ایشان بودند ہمہ از
خود بیخود شدند و زار زار بگریستند و حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ را بعذر خواہی پیش
آمدند و پاے حضرت شیخ العالمؒ بگرفتند و فرمودند
کہ السعید من سعد فی بطن اُمہ حضرت شیخ العالم
قدس اللہ سرہ ازانجا بیرون آمدند بحال خود بکار خود باز گشتند
نقل است کہ حضرت شیخ
العالم قدس اللہ روحہ بر اہل بیت برادر
خود شیخ تقی الدینؒ کوشش مے نمودند و گلہ
برادر خود میکردند کہ برادر مرا تعلیم
نمی کند زن شیخ تقی الدینؒ گفتند کہ
کہ شما میان احمد را چرا تعلیم نمیکنید
کہ او برادر کہتر شما است

تعلیم نکرینگے تو وہ کسکے پاس جا تینگے شیخ تقی الدینؒ
نے جواب دیا کہ ہم کسکو تعلیم دین کیونکہ وہ تو اپنے مالک
کی طلب مین اپنے آپسے آپ ہین اور کچھ خبر
نہین ہے اب مین تمکو انکی حالت سے آگاہ کرتا ہون
ملک شیخ تقی الدینؒ نے حضرت شیخ العالمؒ کو اپنے روبرو بلایا
ور اپنی ہمیانی سے ایک سکہ چاندی کا نکالکر حضرت شیخ
العالمؒ کو دیا اور کہا کہ اے احمدؒ اس مہر کو اپنے پاس رکھو
حضرتؒ نے اس مہر کو گھر کی انگنائی کے اندر کسی مقام مین
دفن کر دیا ایک گھڑی بھر بعد شیخ تقی الدینؒ نے حضرت
شیخ العالمؒ سے وہ مہر طلب کی حضرت شیخ العالمؒ نے
فرمایا کہ بھائی دیکھو بھائی مجکو اسقدر پریشان کرتے ہین
جبکہ کب دی تھی کہ مانگتے ہین شیخ تقی الدینؒ نے کہا
کہ مین نے تمکو دی ہے اور تمنے مکان کی انگنائی مین
دفن کر رکھی حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ مجھے خبر نہین
اگر مین نے دفن کر رکھی تو آپ جا کر نکال لین شیخ تقی
الدینؒ نے چھوٹے بھائی کو اشارہ کیا کہ تمنے انکی حالت
دیکھ لی کہ ایک گھڑی بھر کا ماجرا بالکلیہ بھول گئے پھر
یہ کیسے تعلیم کیونکر پڑھ سکتے ہین یہ تو آپ ایسے علم کے
سمندر مین ڈوبے ہوئے ہین کہ ہماری اور ہمارے
علم کی کچھ پروا نہین رکھتے
نقل ہے کہ شیخ تقی الدینؒ نے واسطے عقد نکاح

شما تعلیم نکنید بر کہ رود شیخ تقی الدینؒ فرمودند
کہ با کہ تعلیم بکنم کہ او در طلب مولاے خود از
خود بیخود ست و خبر ندارد اکنون ما ترا از حال
او خبر سازیم شیخ تقی الدینؒ حضرت شیخ العالمؒ
قدس اللہ روحہ را پیش خود طلبیدند و از کیسہ
خود یک مہر سیم کشیدند و بحضرت شیخ العالمؒ دادند
و فرمودند کہ اے احمدؒ مہر خود بدار حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ آن مہر را در محلے از
صحن خانہ دفن کردند بعد ساعتے شیخ تقی الدینؒ از
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ آن مہر طلب فرمودند
حضرت شیخ العالم فرمودند بھائی ببین کہ برادر مرا چنین
میرنجانند کہ داده است کہ می طلبد شیخ تقی الدین
فرمودند کہ من ترا داده ام و تو در صحن خانہ دفن
کردہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ فرمودند
کہ مرا خبر نیست اگر دفن کردہ ام بروید و بستانید
شیخ تقی الدینؒ اشارت برادر کردند کہ دیدی حال
این را کہ ہم در ساعت فراموش کرد این علم
از ما چگونہ بخواند این در علمے مستغرق است
کہ از ما و علم ما پروا ندارد
نقل است کہ حضرت شیخ
تقی الدین از جہت کار خیر

حضرت شیخ العالم کے کسی کے ہان پیغام بھیجا تھا اور وہ
زمانہ قریب تھا کہ لڑکی والے آپکے پیغام کو قبول کر لین کہ اسی
اثنا مین حضرت شیخ العالم نے یہ خبر سن لی کہ بھائی
میرا عقد نکاح کیا چاہتے ہین لڑکی والون کے مکان پر تشریف
لیگئے اور یون کہا کہ آپ لوگ مجکو اپنی بیٹی ندین کیونکہ
مین بالکلیہ نامرد ہون ۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ نے روح انکی)
شہر دہلی مین کسی شاہزادہ سے محبت فرماتے تھے اور خلوت
اور جلوت یعنی تنہائی مین اور سب کے سامنے دونون صاحب
اللہ برتر کی یاد مین اور اللہ برتر کی عشقبازی مین مشغول
رہا کرتے تھے اتفاقاً ایک روز شیخ تقی الدین کسی مسجد
مین لیٹے ہوئے تھے اور حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ
نے انکی روح) انکے پاؤن مین مٹکیان لگا رہے تھے کہ اسی
اثنا مین شاہزادہ صاحب آ پہونچے اور دیکھا کہ حضرت
شیخ العالم (پاک کی اللہ نے انکی روح) اپنے بھائی
شیخ تقی الدین کے پاؤن دبا رہے ہین شاہزادہ صاحب
کو یہ معاملہ دیکھتے ہی غصہ آگیا اور کہا کہ اے شیخ
تقی الدین تمھارے پاؤن اور احمد دبائین چاہیے
یون کہ بارگاہ والے بادشاہ اور اللہ کی درگاہ کے
ولی احمد (پاک کی اللہ نے انکی روح) کے قدم لین
اور انکی بندگی کے سلسلہ مین داخل ہون ۔

حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ در محلے پیغام
کردند و قریب بود کہ خواستگاری کنند
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ شنیدند کہ
خواستگاری من برادر میخواہد کہ بکنند حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ بدر آن کسان
رفتند و گفتند کہ شما دختر ندہید کہ من مرد[1]

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ
روحہ در شہر دہلی با شاہزادہ محبت داشتند
و در خلا و ملا ہر دو کس عشق حق میباختند
روزے از روزہا در مسجدے شیخ تقی الدین
غلطیدہ بودند و حضرت شیخ العالم قدس اللہ
سرہ پاے ایشان گرفتہ مشت میزدند دران
اثنا آن شاہزادہ رسید چہ بیند کہ حضرت شیخ
العالم قدس اللہ سرہ پاے برادر خود شیخ
تقی الدین را مشت میزند شاہزادہ در
غضب شد و گفت کہ اے شیخ
تقی الدین احمد (رح) پاے تو بکوبد
میباید کہ شاہان بارگاہ اولیاء
حضرت آلہ پاے احمد بگیرند
و در سلک عبودیت او در آیند۔

[1] قولہ نامرد ۱۲

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ نے انکی
روح) جس زمانہ میں کہ دل کے سوز اور زبان دل کی
تشنگی کے سبب سے اپنے شیخ وقت کی تلاش میں جنکا
ملنا سرخ گندھک ملجانے کا حکم رکھتا ہے اور جسکا سینہ
سبز رنگ کا سمندر ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا ہے ترجمہ نظم
کا پیر و مرشد سرخ رنگ گندھک ہے٭ اور اسکا سینہ سبز
رنگ کا سمندر ہے٭ کمال درجہ کے شوق اور کم نہونے
والے وجد و حال کے ساتھ عالم کے گرداگرد سیر فرماتے پھرتے
تھے اور کوئی نشان اپنا قیامگاہ بنانے کے قابل مقام کا
نہیں پاتے تھے کہ اتفاق سے یکایک مقام پانی پت
میں شیخوں کے شیخ ولیوں کے قطب حق اور دین کے
جلال حضرت جلال الدین (پاک کی اللہ نے روح انکی)
کی قدمبوسی میسر ہوئی اور شیخوں کے شیخ ولیوں کے
قطب حق اور دین کے جلال حضرت جلال الدین
(پاک کی اللہ نے انکی روح) نے حضرت شیخ العالم (پاک
کی اللہ نے انکی روح) کو درگاہ صمدیت کی اجازت
اور درگاہ احدیت کے اذن سے اپنی بیعت کے
سلسلہ میں داخل کرلینا قبول فرمایا اور اپنے سر مبارک
کا طاقیہ اتار کر حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ نے
انکی روح) کے مبارک سر پر رکھدیا اور یوں ارشاد
فرمایا کہ یہ سب معاملہ (یعنی بیعت کے سلسلہ میں داخل

کلاہ ۱۲

نقل است کہ حضرت شیخ العالم
قدس اللہ سرہ اندر آنچہ بحرارت
و عطش باطن در طلب پیر وقت
کہ کبریت احمر ست و سینہ او بحر
اخضر ست چنانچہ گفت بیت
پیر رہ کبریت احمر آمدہ است٭
سینہ او بحر اخضر آمدہ است٭
از شوق کمال و وجد ذوق لا یزال در گرد
عالم میگردیدند و نشانے بہر آشیانہ
خویش نمی یافتند ناگاہ در مقام
پانی پت پابوس حضرت شیخ المشائخ
قطب الاولیا حضرت شیخ
جلال الحق والدین قدس اللہ روحہ
حاصل شد شیخ المشائخ قطب
الاولیاء شیخ جلال الحق والدین
قدس اللہ روحہ حضرت
شیخ العالم را باذن حضرت
صمدیت و باجازت حضرت
احدیت قبول فرمودند و طاقیہ از سر
خود کشیدہ بر سر حضرت شیخ العالم
قدس اللہ سرہ نہادند و فرمودند کہ

کرتا اور طاقیہ اپنے سر مبارک کا اُتار کر آپکے سر مبارک پر رکھدیا) اللہ برتر کے حکم کے موافق ہوا ہے اور اس درجہ کرم مبذول فرمایا جو حیز تحریر مین نہین آسکتا اور نہ احاطہ بیان مین لایا جا سکتا ہے بعد اسکے حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ نے انکی روح) کو شیخون کے شیخ ولیون کے قطب حق اور دین کے جلال حضرت جلال الدین (پاک کی اللہ نے انکی روح) کے بعض مریدون نے اپنا مہمان کیا اور سیخ کے کباب اور نیز دیگر بعض عمدہ عمدہ کھانے پیشکش کیے جب حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ نے انکی روح) کی نظر ان سب کھانون پر پڑی تناول فرمانے سے انکار کیا اور یون فرمایا کہ یہ کیسے لوگ ہین اور اسی وقت شیخون کے شیخ ولیون کے قطب حق اور دین کے جلال حضرت جلال الدین (پاک کی اللہ نے انکی روح) کی خدمت مین تشریف لیگئے اور انکا عطا فرمایا ہوا طاقیہ انکو واپس دیا اور وہان سے روانہ ہوگئے یہانتک کہ شہر کے باہر جا پہنچے اور بے تامل ایک سمت کو چلے جاتے تھے کہ اسطرف سے حق اور دین کے جلال حضرت جلال الدین (پاک کی اللہ نے انکی روح) بھی آپکے پیچھے نکل کھڑے ہوئے تھے اور ایک مقام پر کھڑے ہوئے حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ نے انکی روح) کے تشریف لانے کا انتظار

بر حکم فرمانست وچندان کردند که در تحریر نگنجد و در تقریر نیاید بعده حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ را بعضے مریدان شیخ المشائخ حضرت جلال الحق والدین قدس اللہ سرہ بمہانی گرفتند و سیخ کباب آوردند و از بعضے محظورات ہم آوردند حضرت شیخ العالم راچون نظر بر محظورات افتاد در حال تبری نمودند و فرمودند این چہ شیخے است دہمدران وقت بر شیخ المشائخ شیخ جلال الحق والدین آمدند و طاقیہ بازگردانیدند و روان شدند و بیرون شہر افتادند و بیرفتند حضرت شیخ جلال الحق والدین قدس اللہ سرہ نیز در عقب ایشان بیرون آمدند و استادہ منتظر ایشان

[۱] محظورات سے مراد وہ کھانے ہین جو کسی گروہ مخلوق کے لیے خاص ہون ۱۲

گذار رہے تھے کہ اتفاق سے حضرت شیخ العالمؒ یکایک ایسے
جنگل مین جا پہونچے کہ کسیطرح اس جنگل کی راہ ذہن
مین نہین آتی تھی کہ اسی اثنا مین ایک درخت نظر
آیا آپ اس درخت پر چڑہ گئے جب پھنگی تک پہونچے تو
کیا دیکھا کہ دو شخص دور پر چلے آرہے ہین انھین دیکھکر
حضرت شیخ العالمؒ اتر آئے اور اُنکی طرف چلے چنانچہ وہ
بھی حضرتؒ ہی کی طرف آرہے تھے یہانتک کہ اُن کے
قریب پہونچکر دوچار ہوئے اور پوچھا کہ سیدھی راہ کدھر سے
انھون نے جواب دیا کہ تو سیدھی راہ شیخون کے شیخ حق اور دین
کے جلال شیخ جلال الدینؒ کے دروازہ پر بھولا حضرت شیخ العالمؒ
نے اُن صاحبون سے سوال کیا کہ کیا واقعی امر یہی ہے تو آپنے
فرمایا جواب دیا کہ ہان ایسا ہی ہے اسکے بعد حضرت شیخ العالمؒ نے پھر یہی
سوال کیا انھون نے پھر وہی جواب دیا یہانتک کہ تین بار حضرت
شیخ العالمؒ اور اُن مین باہم یہی سوال جواب ہے بعد اسکے دونون
صاحب نظر سے غائب ہوگئے اسوقت حضرت شیخ العالمؒ
نے یقینی طور پر جان لیا کہ یہ اللہ برتر کے بھیجے ہوئے تھے
جو خاص اللہ برتر کے بھیجے ہوے اس فقیر کے پاس تشریف
لائے تھے اور دل مین مخاطرہ فرمایا کہ اے احمدؒ تیرا مقصود
سوا شیخون کے شیخ حق اور دین کے جلال شیخ جلال الدینؒ
کے دروازہ کے حاصل نہوگا یہ مخاطرہ کر کے جب امر سے
حضرت شیخ العالم نے روگردانی فرمائی تھی توبہ کی اور دریا مین

بودند ناگاه در بادیه افتادند که هیچ راه
دران بادیه نمے یافتند بر درختے نظر افتاد
وبران درخت رفته و بالاے آن سوار شدند
چه بینند که دو کس از دور مے آیند حضرت
شیخ العالم قدس اللہ سره از درخت فرود
آمدند و جانب آن دو کس روان شدند و
آن دو کس نیز جانب حضرت شیخ العالمؒ می آیند
تا آنکه بیکدیگر پیوستند حضرت شیخ العالم قدس
اللہ سره ازان دو کس پرسیدند که راه کدام طرف
است ایشان جواب دادند که راه بردر شیخ المشائخ
شیخ جلال الحق والدین گم کردی حضرت شیخ العالمؒ
پرسیدند که همچنین است آن هر دو کسان گفتند
همچنین است باز حضرت شیخ العالمؒ پرسیدند
همچنین است ایشان گفتند همچنین است تا سه کرت
میان ایشان حضرت شیخ العالم قدس اللہ سره سوال
وجواب رفته و غائب شدند حضرت شیخ العالم قدس اللہ
سره بیقین دانستند که ایشان رسولان خدا تعالی
اند که فرستاده حق برین فقیر آمده اند و بخود فرمودند که
اے احمد مقصود و مقصد تو جز بر در شیخ المشائخ شیخ
جلال الحق والدینؒ نیست ازانچه اعراض
نموده بودند توبه کردند و بدریاے

گریہ وزاری کے غسل فرمایا اور اُسی مقام سے واپس ہوکر
اور شیخوں کے شیخ حق اور دین کے جلال شیخ جلال الدینؒ
کی طرف دوڑے اور یہاں شیخوں کے شیخ شیخ جلال
الدینؒ اپنے آستانہ شریف پر کھڑے ہوئے حضرت
شیخ العالمؒ کی تشریف آوری کا انتظار فرمارہے تھے
حضرت شیخ العالمؒ آستانہ شریف پر پہونچتے ہی اپنے پیر مرشد
کے قدموں پر گر پڑے شیخوں کے شیخ حق اور دین کے
جلال شیخ جلال الدینؒ انتہا درجہ کی خاطرداشت
اور کمال درجہ کی شفقت کے ساتھ خاص اپنے مبارک
ہاتھ سے حضرت شیخ العالمؒ کو گود میں لے لیا اور ظاہر
لطف اور دل کی توجہ کے ساتھ اپنی زبان مبارک سے
یوں ارشاد فرمایا کہ اے عبدالحقؒ آج کے روز تو ہمارا
یہاں مہمان رہیگا حضرت شیخ العالمؒ نے یہ ارشاد سنکر
نیازمندی کا سر زمین پر جھکادیا اور غلامی کے اقرار
میں مصروف ہوگئے شیخوں کے شیخ حق اور دین کے
جلال شیخ جلال الدینؒ نے اپنے خادم کو حکم فرمایا کہ آج
ہر طرح کا کھانا جو ممکن ہو اور ہر قسم کی عمدہ نعمتیں
جو کھائی جاتی ہوں بہم پہونچاو بعد اسکے جو وقت کھانا
طیار ہوگیا شیخوں کے شیخ حق اور دین کے جلال
شیخ جلال الدینؒ نے حضرت شیخ العالمؒ کو طلب فرمایا
اور اپنے روبرو بٹھایا اور بعض بعض دوست جو اس

بدریاے انابت غسل کردند و باز گشتند و
سوے شیخ المشائخ شیخ جلال الحق والدین
بشتافتند شیخ المشائخ شیخ جلال الدین قدس
اللہ روحہ ایستادہ بر آستانۂ خود منتظر قدوم حضرت
شیخ العالم قدس اللہ سرہ بودند مادام کہ حضرت
شیخ العالمؒ برسیدند در زیر پاے پیر خود
افتادند شیخ المشائخ جلال الحق والدین از
قدس اللہ سرہ بتعظیم تمام و بشفقت
عظام بدست اکرام شیخ العالم رح را کنار
گرفتند و بلطف ظاہر و نظر باطن بزبان مبارک
فرمودند کہ اے عبدالحق امروز تو مہمان من
باشی حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ سر
بر زمین بردند و باعتراف عبودیت پیوستند
شیخ المشائخ شیخ جلال الحق والدین خادم
خویش را فرمودند کہ امروز ہر جنس طعام کہ ممکن
باشد واز ہر جنس محظورات کہ مستعمل
باشند موجود کن بعدہ چون طعام
موجود کردہ شد شیخ المشائخ شیخ
جلال الحق والدین حضرت
شیخ العالم را طلبیدند و پیش
خود نشاندند و بعضے یاران کہ

موقع پر حاضر ہونیکی قابلیت رکھتے تھے وہ بھی حاضر
ہوئے شیخون کے شیخ شیخ جلال الدینؒ نے خادم کو
اشارہ فرمایا کہ جو کچھ تو نے طیار کیا ہے لے آؤ القصہ
ہاتھ دھونے کے بعد ایک کشتۂ زری اور
طرح طرح کے کھانے جسقدر کہ طیار کیے گئے تھے ایک
ایک کرکے علیحدہ علیحدہ سب چنے گئے اور بعض ناجائز
کھانے بھی لائے اور لگائے گئے اسوقت شیخون کے شیخ
حق اور دین کے جلال حضرت شیخ جلال الدینؒ نے مقصود
اور شہود اور مشہود کے طلوع ہونے کے مقام سے اللہ کی
طرف اشارہ کرتے ہوئے اور اللہ کی یگانگی کی طرف
ترکتان حضرت شیخ العالم سے یون ارشاد فرمایا کہ اے
عبد الحق جس برتن کو اللہ کی یگانہ اور یکتا سے درگاہ سے
علیحدہ جانو اور دور گمان کرو اس برتن میں ہاتھ نہ ڈالو
بلکہ اس برتن اور اسکے کھانے سے منھ پھیر لو حضرت
شیخ العالمؒ کی نظر انور اس ارشاد کے سنتے ہی اللہ کی
وحدت اور یگانگت کے حسن جمال پر جا پڑی اور
(ہر آئینہ آسمانون اور زمینون کے پیدا کرنے مین اور
رات اور دن دونون کی حالتین ایک دوسرے کے
خلاف کرنے مین کھلا نشان ہے) نے عبرت اور خوف دلایا اور (اللہ
نور ہے زمینون اور آسمانون کا) کی تجلی کی فوجون نے
حضرت شیخ العالمؒ کے دل پر دھاوا کردیا یہانتک کہ

شایان آن بودند نیز حاضر شدند
و خادم خویش را اشارت فرمودند
که آنچه موجود کردهٔ بیار الغرض بعد
از دست شستن کشتۂ و سیپه فراز کردند
طعام از هر جنس که موجود بود یگان یگان آوردند
و بعضی محظورات هم آوردند و پیش نهادند
شیخ المشایخ شیخ جلال الحق والدین
از مطلع مقصود و شهود و مشهود مشیراً
الی اللہ و مستبشراً الی وحدة اللہ شیخ
العالم را فرمودند که ای عبد الحق از رحم
جدا آوندی را که از حضرت احدیت او
جدا دانی و بعید پنداری بر آن آوند
دست مزن و از وی اعراض کن حضرت
شیخ العالم قدس اللہ سره را بمجرد
این اشارت نظر بر جمال وحدت حق
افتاد و (ان فی خلق
السموات والارض واختلاف
اللیل والنهار) عبرت و خوف
در داد و افواج تجلی (اللہ نور السموات
والارض) دل شیخ العالم قدس
اللہ سره را تاختن آوردو

حضرت شیخ العالمؒ اپنے آپ سے بے آپ ہو گئے اور حیرت
کے عالم میں پہونچ گئے اور پھوٹ پھوٹ کے روتے تھے
اور خون کے دو چشمے دریائے جیحون کے چشمہ کی مانند
حضرت شیخ العالمؒ کی دونوں آنکھوں سے رواں
ہوگئے اور یہ حالت ہوگئی کہ کچھ دیر تک اپنے ہاتھ
پکڑنے والے پیر و مرشد کے کمال کے حسن جمال کی
خانقاہ کے ایک گوشہ میں بیٹھے روتے اور نظارہ فرماتے
رہے اور ماسوائے اللہ سے بیزار ہو گئے بعد اس کے
شیخوں کے شیخ حق اور دین کے جلال شیخ جلال الدینؒ
نے انتہا درجہ کا لطف اور کمال مرتبہ کی شفقت مبذول
فرمائی اور حضرت شیخ العالمؒ کے قریب تشریف لائے
اور فرمایا کہ اے عبد الحقؒ کوئی چیز پسند کرو اور ہوش
میں آجاؤ حضرت شیخ العالمؒ عشق کے کمال اور دل کی
آگ کے باعث جو اللہ کے عشق و محبت کی آگ تھی اور
بجھتی ہی نہ تھی کسی چیز کو پسند نہ کرتے اور فرماتے تھے
کہ اب تک میں یہ نہ جانتا تھا کہ میں کیا کھاتا ہوں کہاں سے
کھاتا ہوں کس چیز کو کھاتا ہوں اور اب تو میں تامل
کرتا ہوں کہ کیا کھاؤں اور کدھر متوجہ ہوں اور کس سے
منہ پھیروں اور پاک اور ناپاک میں تمیز کرنے والا
کیونکر ہوں چونکہ شیخوں کے شیخ حق اور دین کے جلال
شیخ جلال الدینؒ بار بار کہتے اور انتہا کی کوشش

حضرت شیخ العالمؒ از خود بیخود شدند
و در عالم حیرت افتادند و زار زار میگریستند
و چشمہائے خون چون جیحون از دو چشم
مبارک حضرت شیخ العالمؒ روان شدند تا مدتے
در زاویہ خانقاہ جمال کمال پیر دستگیر خویش
نشستہ شب و روز میگریستند و مے نگریستند
و از اطلاع ماسوی اللہ بیزار بودند بعدہ شیخ
المشائخ شیخ جلال الحق و الدین بلطف عظیم
و شفقت عمیم کرم فرمودند و بسر وقت
حضرت شیخ العالم رح آمدند و فرمودند اے
عبد الحقؒ چیزے اختیار کن و بہوش باز آ
حضرت شیخ العالمؒ از کمال درد آتش
باطن کہ نار اللہ است از دل سر زدنی شد
در ہیچ چیز اختیاری افتاد و میفرمودند
تا غایت نمیدانستم کہ چہ مے خوردم
و از کجا و کرا مے خوردم و اکنون چہ
خورم و بکہ رو آرم و از کہ اعراض کنم و
فارق پاک و ناپاک چون شوم
چون شیخ المشائخ شیخ جلال الحق
والدین رح بکرات و مرات ہمچنین
مے فرمودند و کوشش بلیغ

رہا تے تھے کہ کوئی چیز پسند کرو حضرت شیخ العالمؒ نے
اپنے ہاتھ پکڑنے والے پیر و مرشد کے حضور میں عرض
کیا کہ اگر تھوڑی سی خود رو شاماخ کی روٹی ہو تو یہ
غلام کھائے شیخوں کے شیخ حق اور دین کے جلال
شیخ جلال الدینؒ نے اسیدم لوگوں کو شہر کے باہر بھیجا
اور شاماخ کی روٹی بہم پہونچائیں المقصود برنج شاماخ
کی سفید اور پاکیزہ روٹیاں طیار کرا کے حضرت شیخ
العالم کے سامنے رکھیں حضرت شیخ العالم نے فرمایا
کہ یہ برنج شاماخ کی روٹی ہے نہ کہ شاماخ کی روٹی
الغرض شیخوں کے قطب حق اور دین کے جلال نے
حضرت شیخ العالم کو روٹی کھلائی اور فرمایا کہ اے
عبد الحقؒ خدا پاک ہے اور پاک کو پاک پہونچاتا ہے
اور ناپاک سے پاک کو ہمیشہ پاک رکھتا ہے تو بھروسا
اور توجہ کرنے والا پاک درگاہ کا اور پاک رہ اور
اپنے آپ کو اور اپنے کام کے حال کو ناپاک سے
پاک رکھ تا کہ سوا پاک ۔ نہ دکھائی دے اسوقت
تو جانے اور دیکھے کہ دو جہان مین سوا حضرت پاک
کے کچھ نہیں اور ہرگز نہو گا یہ ارشاد سنکر حضرت
شیخ العالمؒ کو دلی تسکین اور قلبی اطمینان حاصل
ہو گیا (اور اللہ کی حمد ہے اس ماجرا پر)۔
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم جس زمانہ مین بمقام

میفرمودند حضرت شیخ العالم در حضرت پیر
دستگیر خود عرض کردند که اگر قدرے نان
شاماخ خودرو یا شد این بنده بخورد شیخ
المشائخ شیخ جلال الحق والدینؒ در حال مردمان
را بیرون شهر فرستادند شاماخ آوردند
المقصود نانهاے سپید و پاکیزه از برنج شاماخ
مذکور راست کنانیده پیش حضرت شیخ العالمؒ
آوردند حضرت شیخ العالم فرمودند این نان برنج
شاماخ است نه نان شاماخ الغرض قطب
المشائخ شیخ جلال الحق والدینؒ حضرت شیخ العالم
را نان خورانیدند و فرمودند که اے عبد الحقؒ
خداے پاک است و پاک را پاک رساند و از ناپاک
پاک راهمیشه پاک دارد تو متوکل و متوجه بحضرت
پاک و پاک باش و خود را و حال کار خود را از
ناپاک پاک دار تا جز پاک هیچ ننماید و آنگاه
بدانی و ببینی که در دو جهان جز حضرت پاک
هیچ نیست و هرگز نباشد آنگاه شیخ
العالم را تسکین قلب و اطمینان
باطن پیش آمد والحمد لله علی
ذلک ۔
نقل است که حضرت شیخ العالم قدس الله سره اندر آنچه دو

ستام رونق افروز تھے ایک بیوہ بی بی فاطمہؒ نام
تھین اُن کے کئی فرزند تھے جو نوربافی کرتے تھے
اور وہ بیوہ بی بی ہر وقت مشغول بخدا رہا کرتی تھین
اور اللہ کے ولیون سے ایک ولیہ تھین اور حضرت
شیخ العالمؒ سے محبت رکھتی اور مثل اپنے فرزند کے
سمجھتی تھین اور حضرت شیخ العالم بھی اُنسے بہت محبت
رکھتے تھے یہانتک کہ اُنکے گھر مین رہتے تھے اور
یون ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اس فقیر کو رات کی
عبادت اور بیدار ہونے مین بی بی فاطمہؒ پر کبھی سبقت
میسر نہوئی مین ہر چند قصد کرکے رات کو ایسے
وقت اُٹھتا کہ بی بی فاطمہؒ کو خبر نہو تا کہ میری کسی
خدمت کی تکلیف اُٹھائین نہو لیکن اسپر بھی جب
مین اُٹھتا بی بی فاطمہؒ نہایت درجہ مہربانی کے ساتھ
اپنی اُردو زبان مین فرماتین کہ بیٹا احمد گرم پانی
موجود ہے ایسا نہو کہ تم ٹھنڈے پانی سے وضو کرلو
کیا خوب پارسا بی بی تھین جو عورت ہو کر مردون پر
شفقت مبذول فرمایا کرتین

نقل ہے کہ مقام ستام مین ایک دیوانہ بزرگ
تھے کہ حضرت شیخ العالمؒ اُن بزرگ سے محبت رکھتے
تھے اور وہ صاحب حال اور صاحب کمال تھے
ایک مسجد مین رہتے تھے اور اُسی مین پڑے رہا کرتے

در ستام بودند عورتے بیوہ نام او بی بی فاطمہؒ
بود و آن عورت پسران داشت کہ کسب
سفید بافی میکردند و آن عورت مشغول بحق میبود
و ولیہ از اولیاے حق بود و حضرت شیخ العالمؒ
قدس اللہ سرہ را دوست میداشت و بفرزندی
میخواند حضرت شیخ العالم را بآن بی بی فاطمہؒ
محبت افتادہ بود در خانہ بی بی فاطمہ میماند
حضرت شیخ العالمؒ میفرمودند کہ این فقیر
از بی بی فاطمہ ہیچ وقتے در قیام شب
سبقت نیافتہ است و ہر وقتے کہ این
فقیر میخواست کہ بی بی فاطمہ را مزاحمت نبود
این فقیر بی بی فاطمہؒ را نشستہ مشغول بحق
مے یافتے و بی بی فاطمہؒ این فقیر را بلطف
بزبان ہندی میفرمودند بیٹا احمد
آب گرم موجود ست نباید کہ از آب سرد
وضو کنی زہے عورت پارسا کہ دامنے
بر سر مردان انداختے ۔

نقل است کہ در ستام دیوانہ
بود حضرت شیخ العالمؒ را بآن دیوانہ
محبتے بود و او حالے و کمالے داشت
در مسجد میبودے و او فتادہ میماندے

اور جو لوگ انکے لیے جو کھانے لایا کرتے وہ سب کھانے حضرت شیخ العالمؒ کے واسطے رکھ چھوڑا کرتے جب حضرت شیخ العالمؒ انکے پاس تشریف لیجاتے تو رکھے ہوے کھانے حضرت شیخ العالمؒ کے سامنے رکھدیا کرتے اور یون فرماتے کہ اے احمدؒ یہ خدا کی نعمت ہے کھاؤ اور کھلاؤ چنانچہ حضرت شیخ العالمؒ وہ کھانے آپ بھی نوش فرماتے اور اُن ہوشیار سے بہتر دیوانہؒ کو بھی نوش کراتے اتفاق سے ایک روز ایک خراسانی دیوانہ گورے چیٹے لمبے قد کے آئے اور ان دیوانہ بزرگ سے غضبناک ہوکر کہا کہ تو میری ولایت ویران کرآیا اب مین تیری ولایت ویران کرتا ہون ان دیوانون مین یہ گفت وشنود پیش آنے کے ایک مدت بعد اتفاق سے ایک رات بی بی فاطمہؒ نے فرمایا کہ بیٹا احمدؒ آج رات کو اس ضعیفہ نے خواب دیکھا کہ ایک حوض مین لوگ مچھلیان مار رہے ہین حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ اے بی بی اس فقیر نے بھی آج ہی رات کو یہ خواب دیکھا کہ ایک بہت بڑے حوض سے جو ایک دریا کے مانند ہے بڑی بڑی مچھلیان لوگ شکار کر رہے ہین اسقدر افراط سے جو شمار مین نہین آسکتین۔ اسکے بعد حضرت

خلق او را طعام مے آوردے واو آن طعام را از جہت حضرت شیخ العالمؒ میداشتے حضرت شیخ العالمؒ چون مے آمدے دیوانہ میگفتے کہ اے احمد نعمت خداست بخور و بخوران حضرت شیخ العالمؒ آن طعام خود خوردے واو را خورانیدے روزے از روزہا دیوانہ خراسانی دراز قد وسپید پوست پیدا شد باین دیوانہ بغضب میگفت تو ولایت ما را خراب کردہ آمدی اینک ما ولایت تو خراب میکنم بعد از مدتے ناگاہ شبے از شبہا بی بی فاطمہؒ فرمودند کہ بیٹا احمد امشب این ضعیفہ خواب دیدہ است کہ در حوضے ماہیان میزنند حضرت شیخ العالمؒ فرمودند کہ بی بی فاطمہ این فقیر ہم امشب خواب دیدہ است کہ در حوض بزرگ کہ چون دریاست ماہیان بزرگ میزنند چندانکہ در عدد وحصر نیاید بعد از آن حضرت

شیخ العالمؒ نے فرمایا تمہارے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ تمام شام ویران ہو جائیگا اور میرے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ شہر دہلی ویران ہو جائے گا ان تعبیروں پر چند روز سے زیادہ نہ گذرے تھے کہ یکایک غلغلہ بلند ہوا کہ مغل آپہونچے اتفاق سے یہ شور اور غلغلہ شروع ہونے کا وہ وقت تھا کہ بی بی فاطمہؒ کھچڑی کی ہنڈیا چولہے پر چڑھی ہوئی چھوڑ کر سوت مول لینے بازار گئی تھیں اور ہنوز واپس نہ آئی تھیں تاچار حضرت شیخ العالمؒ بی بی فاطمہؒ کی محبت سے بازار تشریف لیگئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ قیامت کے دن کا سا زلزلہ پڑا ہوا ہے بی بی فاطمہؒ ڈھونڈے نہیں ملیں اسی انتشار میں حضرت شیخ العالمؒ اتفاق سے اُس مسجد میں تشریف لیگئے جسمیں دیوانہ بزرگ رہتے تھے تو دیکھا کہ وہ بزرگ دیوانہؒ موجود ہیں حضرت شیخ العالمؒ ایک گھڑی بھر ان بزرگ دیوانہ کے پاس بیٹھے بزرگ دیوانہؒ نے فرمایا کہ اے احمدؒ خدا کا قہر اوتر چکا ہے حضرت شیخ العالمؒ نے پوچھا کہ آپکا کیا حال ہے جواب دیا کہ میں بھی اس قہر میں داخل ہوں اس گفتگو کے بعد حضرت شیخ العالمؒ پھر

شیخ العالمؒ تعبیر خواب فرمودند کہ خواب شما آنست کہ شام خراب شود و خواب من آنست کہ شہر دہلی خراب شود چند روز نگذشتہ بود کہ شور انتاد کہ مغلان رسیدند بی بی فاطمہؒ دیگ طعام کھچڑی پزیدہ ہم بر دیگدان گذاشتہ در بازار جہت خریدن ریسمان رفتہ بود بی بی فاطمہؒ از بازار نیامدہ بود کہ حضرت شیخ العالمؒ در خیال بی بی فاطمہؒ سوے بازار رفتند چہ بینند کہ زلزلۂ روز قیامت افتادہ است با بی بی فاطمہؒ ملاقات نشدہ بعدہ در آن مسجد رفتند چہ بینند کہ آن دیوانہ موجود است ساعتے با او نشستند دیوانہ گفت اے احمدؒ قہر خدا نازل شدہ است حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ فرمودند کہ حال شما چیست دیوانہ گفت ما نیز مے آیم بعدہ حضرت شیخ العالمؒ قدس اللہ سرہ بانہ

بی بی فاطمہ رح کے گھر مین تشریف لیگئے تو معلوم ہوا
کہ فاطمہ بی بی رح ابھی تک بازار سے گھر مین واپس
نہین آئین اور گھر مین کوئی نہین ہے اور کھچڑی
کی پتیلی پر سنور جو لھے پر چڑھی ہوئی ہے حضرت
شیخ العالم رح نے ایک لقمہ کھچڑی اس پتیلی سے
نکالی اور تکبیر فرمائی اور اُسی عالم حیرت مین
زبان مبارک سے یہ ارشاد فرمایا کہ (آج کے روز
ملک کس شخص کا ہے۔ اللہ یگانہ قہر کرنے والے
کا ہی) اور یہ ارشاد فرماکر فاطمہ بی بی رح کے گھر سے
تشریف لیگئے۔

نقل ہے کہ ایک بار حضرت شیخ العالم رح مقام سُنام
سے پانی پت کو اپنے پیر و مرشد شیخون کے شیخ
حق اور دین کے جلال حضرت شیخ جلال الدین رح کی
خدمت مین تشریف لیگئے اور دیکھا کہ حضرت
شیخ جلال الدین رح کے خادم اسباب باندھتے اور
کسی پہاڑ کی جانب سفر کی طیاری کرتے ہین حضرت
شیخ العالم رح کو دیکھتے ہی حضرت شیخ جلال الدین رح
نے ایک طبق چانولون کا حضرت شیخ العالم کو عطا
کیا اور فرمایا کہ اے عبد الحق رح یہان سے چلے جاؤ کیونکہ
خدا کا قہر نازل ہوا ہی حضرت شیخ العالم رح یہ ارشاد
سُنتے ہی روانہ ہوگئے اتفاق سے چند حاجی

در خانۂ بی بی فاطمہ رح آمدند چہ بینند
کہ در خانۂ بی بی فاطمہ رح کسی نیست
و دیگ کھچڑی بچیان بالاے دیگدان است
حضرت شیخ العالم رح یک لقمہ از میان
دیگ بر گرفتند و تکبیر گفتند و از سر
حیرت بزبان حال فرمودند لمن الملک
الیوم - للّٰہ الواحد القہار و بیرون
آمدند -

نقل است کہ حضرت شیخ العالم رح
قدس اللہ سرہ از سُنام در پانی پت
آمدند پیش پیر خود شیخ المشائخ شیخ
جلال الحق والدین قدس اللہ سرہ
چہ بینند کہ خدمتگاران شیخ المشائخ حضرت
شیخ جلال الحق والدین قدس سرہ رخت
مے بندند و مستعد مے شوند و مے خواہند کہ
سوے کوہے روان شوند یک طبق
برنج آوردند و شیخ المشائخ رح حضرت
شیخ العالم رح را دادند و فرمودند کہ اے
عبد الحق برو کہ قہر خدا نازل شدہ
ہست حضرت شیخ العالم رح از آنجا روان
شد تا چند نفر از حاجیان

حضرت شیخ العالمؒ کے ہمراہ ہوگئے اور وہ سب دہلی
کی جانب چلے لیکن حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا
کہ دہلی پر اللہ کا قہر ہے ہم دہلی نہین جائینگے
اور یہ عذر کرکے حضرت شیخ العالم بدایون مین
رونق افروز ہوئے۔

نقل ہے کہ سفر فرمانے کے زمانہ مین حضرت
شیخ العالمؒ نے ایک رات کسی مسجد مین مقام فرمایا
اور وہ جمعہ کی رات تھی آپ نے دیکھا کہ جو مسلمان
اس مسجد مین داخل ہوتا سات اذانین دیتا
حضرت شیخ العالمؒ سے بھی لوگون نے کہا کہ اے
مسافر تم بھی اذانین دو کہ آج جمعہ کی رات ہے
حضرت شیخ العالمؒ نے لوگون سے سوال کیا کہ
جمعہ کی رات مین فی مسلمان سات اذان کہنے سے
آپ سب کی غرض اور نیت کیا ہے سب نے جواب دیا
کہ یہ غرض اور نیت ہے کہ جمعہ کی رات متبرک ہے
اس رات مین اگر ہر شخص سات اذانین دیگا تو
اللہ تعالیٰ ہفتہ بھر کی تمام بلاؤن سے اس مقام
اور اس کی مخلوق کو جو یہان موجود ہین محفوظ
رکھیگا اور امن وامان قائم رہیگی حضرت شیخ العالمؒ
نے جواب دیا کہ مجھسے ہرگز یہ نہو سکیگا کہ مین اس
نیت سے بار بار اذانین دون جس نیت سے

مصاحب شدند ایشان در دہلی رفتند حضرت
شیخ العالمؒ فرمودند کہ قہر خدا نازل شدہ
است ما در دہلی نرویم حضرت شیخ العالم
در بدایون آمدند۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالمؒ
در ایام مسافرت شبے از شبہا در مسجدے
فرود آمدند و آن شب جمعہ بود مسلمانان
کہ مے آمدند ہفت بانگ نماز
میگفتند حضرت شیخ العالمؒ را ہم میگفتند
کہ اے مسافر تو ہم بانگ نماز بگوے
امشب جمعہ است حضرت شیخ العالمؒ
فرمودند شما را در گفتن ہفت بانگ نماز
در شب جمعہ چہ نیت است تا بدانیم
ایشان گفتند از بہر آنکہ تا از برکت
ہفت بانگ نماز کہ درین شب متبرکہ
بگوییم اللہ تعالیٰ از بلا ہاے تمامی
ہفتہ ازان مقام و ازان بندگان کہ در آن
مقام اند دور کند و در امن و امان
خویش نگاہ دارد حضرت شیخ العالمؒ
فرمودند کہ مرا بدین وجہ نیت دست
نمیدہد کہ تکرار بانگ نماز بگوییم

آپ سب لوگ دیتے ہین لوگون نے دریافت کیا کہ آخر
اس نیت سے آپ کیون نہیں دے سکتے حضرت
شیخ العالمؒ نے جواب دیا کہ جو بندہ اللہ برتر کی عبادت
اپنا بھلا ہونے کی امید پر کرتا ہے اور اللہ برتر کے
امتحان اور آزمائش سے دوری چاہتا ہے وہ بدی
اور نیکی کا بندہ ہوتا ہے نہ کہ خدا کا بندہ۔ اور خدا کا
بندہ مخلص (یعنی صاحب خلوص) ہوتا ہے نہ کہ
دو رو۔ اور خلوص اخلاص اسکا نام ہے کہ بندہ
کا مقصد اور مطلب اللہ کی عبادت سے سوا اللہ
پاک کی ذات کے اور کوئی شے نہو اور صرف
اللہ کے اس ارشاد کی تعمیل کے لیے عبادت کرے
کہ (اور عبادت کرتے ہین اللہ کی اپنے دین اور
روش کو خاص اللہ ہی کے لیے خالص کرکے)
حضرت شیخ العالمؒ کا یہ جواب سنکر سب کے سب حیران
رہ گئے کہ یہ فقیر کیا کہتا ہے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ مقام پنڈوہ مین تشریف
لیگئے اور یہ ارادہ فرمایا کہ شہر پنڈوہ کے لوگون سے
ملاقات کرین ایک شخص سے دریافت فرمایا کہ
اس شہر مین سب سے زیادہ عقلمند اور صاحب
فضیلت کون بزرگ ہے اس شخص نے جواب دیا
کہ فلان عقلمند سب سے فاضل و بزرگتر ہے حضرت

ایشان گفتند چرا نیت درست نمیدارید
حضرت شیخ العالمؒ فرمودند بندہ
کہ خدای تعالی را از جہت نیکی
پرستد و از بلای او دوری جوید
آن بندۂ نیکی و بدی باشد نہ بندۂ
خدا و بندۂ خدا مخلص بود نہ منافق
و اخلاص آنست کہ مطلوب
و مقصود او جز ذات حضرت
صمدیت نباشد واعبدوا اللہ مخلصین
پارہ (۲۳) رکوع (۱۲) ۱۲
لہ الدین ایشان حیران ماندند
کہ درویش چہ میگوید۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالمؒ
قدس اللہ سرہ در پنڈوہ
رفتند و خواستند کہ اکابران
شہر را ملاقات فرمایند
پرسیدند از کسی کہ دانشمند
درین شہر از ہمہ فاضل تر
و بزرگتر کیست آن کس
جواب داد کہ فلان دانشمند
از ہمہ فاضل و بزرگ تر
است حضرت شیخ العالمؒ

پاک کی اللہ نے انکی روح اس عقلمند کے پاس تشریف
لیگئے اور ملاقات کی اتفاق سے وہ اسوقت
سبق پڑھانے مین مصروف تھا اور سب طالبعلم
پڑھ رہے تھے سبق پڑھانا انھوں نے کچھ دیر تک موقوف
رکھا اور حضرت شیخ العالم سے باتین کرنے لگے
حضرت شیخ العالم نے اون بزرگ سے اللہ تبارک کی
بے نیاز ذات کے پہچاننے کے علم کی خواہش کی
اور یون ارشاد فرمایا کہ آپ عقلمند بزرگ ہین اور
آپکا بہت کچھ نام اور شہرہ ہے مین خدا کی معرفت کے
پانی کا پیاسا آپکے پاس آیا ہون تاکہ آپ مجکو
اللہ کی معرفت کا پانی پلائین وہ عقلمند حضرت
شیخ العالم کا یہ ارشاد سنکر اپنے آپے سے باہر
ہوگئے اور بیتابی کا عالم طاری ہوگیا بعد ایک
گھڑی کے جب ہوش آیا اپنی پگڑی اپنے گلے
مین ڈالکر حضرت شیخ العالم کے قدموں پر گر پڑے
اور عرض کیا کہ قسم ہے اللہ کی مین نے اتنی مدت
تحصیل علم کی اور اللہ برتر کے بندوں کو پڑھایا
لیکن اس علم کا ایک حرف بھی نہین سمجھا اور کچھ
خبر بھی اللہ کی پہچان کے علم کی نہین ہوئی
حضرت شیخ العالم نے اُن عقلمند کے حال پر
شفقت فرمائی اور واپس تشریف لیگئے۔

قدس اللہ تعالیٰ روحہ
بر آن دانشمند رفتند و ملاقات
کردند دانشمند مشغول بسبق بود
و طالب علمان سبق میخواندند از شغل
سبق قدرے باز ایستاد و با
حضرت شیخ العالم بحکایت
مشغول شد حضرت شیخ العالم
از علم معرفت ذات صمدیت
حق تعالیٰ طلب کردند و فرمودند
کہ شما دانشمند بزرگ اید و نام
و بانگ شما بسیار است از عطش
این طلب بر شما آمدہ ام کہ از علم
مذکور خبر کنید دانشمند از سخن شور
انگیز حضرت شیخ العالم از خود بیخود شدہ
بیتاب گشت و بعد دیرے کہ بہوش
آمد دستار در گلو کردہ در پاے حضرت
شیخ العالم افتاد و گفت واللہ کہ چندین عمر
علم تحصیل کردم و بندگان خداے تعالیٰ را
سبق گفتم اما ازین علم ہیچ فہم نکردم و ہیچ
خبر نیافتم حضرت شیخ العالم بران دانشمند
شفقت فرمودند و باز گشتند

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم مقام پنڈوہ مین ایک
کوتوال کے یہان رہا کرتے تھے اور کوتوال کی
مان حضرت شیخ العالم کی بہت خدمت کیا کرتین اور
بہت عقیدت اور محبت رکھتی تھین۔ اور ایک دیوانہ
بھی حضرت شیخ العالم کے برابر ہی رہا کرتے تھے
الغرض اتفاق سے ایک روز بادشاہ وقت فقیرون
کا بھیس بدلکے شکستہ حال لوگون کی مانند گشت کرنے
نکلا اور اتفاقاً وہان گیا جہان ایک گروہ فقیرون
کا اترا ہوا تھا اور ایک گوشہ مین بیٹھ رہا فقیرون نے
جب کھانا پکا کر طیار کیا تو کھاتے وقت بادشاہ سے
کہا کہ اے فقیر دور ہو تو ہمارے کھانے مین نظر
لگا رہا ہے بادشاہ نے شکستہ حالون اور غریبون
کی طرح جواب دیا مین ایک غریب ہون تم سب
صاحبون کا کیا بگاڑ رہا ہون تم کھانا نوش کرو لیکن
فقیرون نے بادشاہ کے نرم جوابی کا کچھ لحاظ نکیا
اور برابر وہی کہتے رہے جو پہلے کہا تھا یہانتک
کہ بادشاہ کو اپنے پاس سے ہٹا کر رہے الحاصل
بادشاہ وہان سے اٹھکر اس مقام مین پہونچے
جہان ایک گروہ ہندو فقیرون کا اترا ہوا تھا
اتفاق سے وہ سب جوگی فقیر اسی وقت کھانا لائے
اور سب کے حصے کھانے مین برابر لگائے چنانچہ

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ
روحہ در پنڈوہ در خانۂ کوتوال میماندند
و مادر کوتوال خدمت حضرت شیخ العالم
قدس اللہ روحہ بسیار میکرد و اعتقاد
و محبت تمام میداشت و با حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ یک دیوانۂ
دیگر برابر بود الغرض شبے سلطان
سکہ غریبان پوشیدہ طریق[1] شکستگان
بیرون آمدند و جماعت قلندران
فرود آمدہ بود آنجا رفت و در گوشہ نشست
و قلندران طعام پزیدند وقت خوردن
سلطان را گفتند کہ اے فقیر دور شو طعام
ما نظر میکنی سلطان طریق شکستگان و غریبان
شکستگی و غریبی مینمود و میگفت کہ من
غریبم از آن شما چہ میکنم شما
بخورید ایشان باز نماندند مادام
کہ سلطان را دور نکردند سلطان از انجا
روان شد جائے رفت کہ جوگیان
فرود آمدہ بودند ایشان طعام آوردند
و میان خود ہا قسمت برابر نہادند

[1] قولہ طریق یعنی بطریق ۱۲

بادشاہ کا حصہ بھی سب کے برابر لگایا اور سلطان کے
سامنے لاکر رکھا سلطان نے کہا میں ایک اجنبی
غریب ہوں میرا حصہ سب کے برابر کیونکر ہوسکتا ہے
جوگیوں نے کہا اے بابو ہم لوگوں کا معمول ہی یوں ہے
کہ اگر کھانے کے وقت ایک کتا آجائے اس کا حصہ
بھی سب کے برابر اسکو دیکر کھاتے ہیں نہ کہ آپ تو
انسان ہیں پھر آپکو کیونکر نہ دیں القصہ سلطان جب
گشت سے واپس آئے اور دن ہوا تو یہ حکم جاری
کیا کہ قلندر اور درویش ہمارے شہر میں نرہیں یہ حکم
جاری ہوتے ہی قلندروں کو تلاش کر کر کے کشتیوں کے
ذریعہ سے دریا پار اتارنا شروع کردیا سارے شہر میں
شہرہ ہوگیا کہ بادشاہ قلندروں اور درویشوں کو اپنے
شہر سے نکلوا رہا ہے حضرت شیخ العالمؒ نے ان دیوانہ
مجذوب سے فرمایا کہ آؤ ہم تم سلطان کے در دولت
پر چلیں اور دیکھیں کہ بادشاہ قلندروں اور درویشوں
کو کیوں شہر سے نکلوا رہا ہے کوتوال اور کوتوال کے پیادوں نے
روکا کہ اے مخدوم آپ نہ جائیں کیونکہ ایک ایک فقیر کو
ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر لاتے ہیں اور شہر سے نکال رہے ہیں
لیکن حضرت شیخ العالمؒ نے انکا کہنا مطلق نہ سنا بے تامل
ان دیوانہ مجذوب کو اپنے ساتھ لیکر سلطان کے
در دولت پر جا بیٹھے اور اپنے سر مبارک پر خاک ڈال

یک بخش از سلطان هم کردند و سلطان
دادند سلطان گفت که ما از شما بیگانه ام
مرا یک بخش برابر چگونه باشد جوگیان گفتند
که اے بابو ما را رسم است اگر سگ باشد
ما سگ را هم قسمت برابر دهیم خاصه تو که آدمی
هستی ترا چرا ندهیم سلطان چون باز آمد
و روز شد فرمان شد که قلندران و درویشان
در شهر ما نباشند و قلندران را می آوردند
و بر کشتی سوار کرده آن روے لب آب
میکردند شور در شهر افتاد که سلطان
قلندران و درویشان را از شهر
دور میکند حضرت شیخ العالمؒ فرمودند
اے دیوانه بیا تا بر در سلطان برویم و
ببینیم که سلطان چون قلندران و درویشان
را از شهر دور میکند ما در کوتوال و کوتوال
منع کردند که اے مخدومؒ مروید که درویشان
را یک یک شخص کنانیده مے آرند و از
شهر بیرون میکنند حضرت شیخ العالمؒ
گفته ایشان را در گوش نکردند
آن دیوانه را برابر خود بر در سلطان
بردند و نشستند و خاک بر سر

ڈال لی اور دیر تک اسی انتظار میں بیٹھے رہے
کہ دیکھیں ہمارے ساتھ لوگ کیونکر پیش آتے ہیں جب
زیادہ دیر ہوگئی اور حضرت شیخ العالم سے کسی نے مزاحمت
نہ کی کہ کون ہیں اور کیا کر رہے ہیں اُس وقت حضرت
شیخ العالم نے دیوانہ مجذوب سے فرمایا کہ اے دیوانہ
بادشاہ شہدوں اور بیخبروں کو شہر سے نکلوا رہا ہے
نہ کہ درویشوں کو اور یہ فرما کر اپنے قیام گاہ میں واپس
تشریف لائے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم ایک روز شہر پنڈوہ میں
دریا کنارہ کھڑے تھے اور اسی اثنا میں یہ ارادہ ہوا کہ
شیخوں سے شیخ دین اور حق کے نور قدس سرہ سے
ملاقات کریں اور اس ارادہ کے ساتھ ہی دل میں
مخاطرہ فرمایا کہ درویش کی ملاقات کو خالی ہاتھ نجائیں
کہ اسی میں ایک قسم کی گھاس نہایت سبز اور شاداب
اور دراز دریا کنارے نظر آئی آ۔۔ نے جی میں کہا کہ
لاؤ یہی گھاس بطور ہدیہ کے ساتھ لیکر ملاقات کو جائیں
اور اپنے مقصد کے طلبگار رہیں الغرض وہ گھاس لیکر
حق اور دین کے نور حضرت شیخ نور الدینؒ کی خدمت
میں پہونچے شیخ نور الدینؒ اپنے فیض کا دسترخوان
بچھائے یاروں کے ایک گروہ میں رونق افروز تھے
حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ نے انکی روح) نے

انداختند مدتے درینحال منتظر احوال
بودند چون ہیچ کس حضرت شیخ العالم
قدس اللہ سرہ را نپرسید کہ این کیست
و چہ میکند حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
فرمودند اے دیوانہ سلطان لوندان و بیخبران را
از شہر دور میکند نہ درویشان را
این سخن گفتند و بقرارگاہ خود باز
آمدند۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ
روحہ روزے در کنارۂ لب آب در شہر
پنڈوہ ایستادہ بودند خواستند کہ ملاقات
شیخ المشائخ نور الحق والدین قدس اللہ
روحہ بکنند در خاطر آوردند کہ بملاقات درویش
خالی نروند گیاہے بدرجۂ غایت سبز و تر و
دراز بر کرانہ آب دیدند با خود گفتند کہ ہمین
گیاہ در ہدیہ بریم و ملاقات کنیم و از مطلوب
مقصود بجوئیم آن گیاہ را بر گرفتند و بہ شیخ
نور الحق والدین بردند شیخ[سلہ] (رح) بر مائدہ
فائدہ خود با جمعے یاران نشستہ
بودند حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ

سلہ قولہ شیخ یعنی شیخ نور الدین رح ۱۲

آن گیاه را برزانوے حضرت شیخ نور الحق
رح نهاده فرمودند که بابا صفاست شیخ
نور الحق والدین رح فرمودند بابا عزتست هردو
اولیار بایکدیگر ساعتے مشاهده کردند وهیچ
تکلمے نفرمودند حضرت شیخ العالم قدس الله روحه
بعد از ساعتے بازگشتند و از کمال عطش[1]
باطن اگرچه بحوض وحدت از دولت
پیر دستگیر خویش شیخ المشائخ شیخ
جلال الحق والدین رح نوش میکردند فاما
سیراب نمیشدند و هردم دم هل من مزید
برمے آوردند و هرچند که عروج بمقامات
کبرے میکردند و عبور از همه مے یافتند
اما بهر مانده فائده خود که طلب آن میکردند
وقوفے نے یافتند دم شورانگیز برمی آوردند
و میگفتند اے احمد (رح) پنجاه سال شد که
در گرد عالم میگردی و طلب ذات حقیقی
میکنی بمقصد دلی نرسیدے

شیخ نور الحق والدین کے زانوے مبارک پر وہ گھاس رکھکر
یون خطاب فرمایا کہ بابا صفاہے حق اور دین کے
نور حضرت شیخ نور الدین رح نے جواب مین فرمایا کہ بابا
عزت ہے بعد اس گفتگو کے دونون اللہ کے ولیون
نے آپس مین ایک دوسرے کا دیدار ایک گھڑی بھر تک
کیا اور کوئی کلام باہم نہین ہوا بعد ایک گھڑی کے
حضرت شیخ العالم رح واپس تشریف لیگئے اور حالت
حضرت شیخ العالم رح کی یہ تھی کہ حقیقت کے صاف پانی
کی انتہا مرتبہ کی پیاس کے سبب سے اپنے ہاتھ پکڑنیوالی
پیر شیخون کے شیخ حق اور دین کے جلال حضرت شیخ
جلال الدین رح کی بدولت اگرچہ وحدت کے حوض سے
حقیقت کا صاف پانی برابر نوش فرماتے تھے لیکن
پیاس نہ بجھتی تھی اور سیراب نہوتے تھے اور ہردم
(ترجمہ - ہان اور زائد) کا دم مارتے تھے اور
ہرچند کہ بلند مقامون مین ترقی کرتے تھے اور سب سے
زیادہ آگے بڑھے ہوئے رہتے تھے لیکن اپنے فائدہ
کے میدان مین جسکے حاصل کرنے مین سرگرم تھے کمال شوق
طلب سے یہ امتیاز نہوتا کہ فلان درجہ کے فائدہ کی
منزل تک پہونچے اندا فرماتے کہ اے احمد رح پچاس
برس گذر گئے کہ تو عالم کے گرد پھرتا ہے اور ذات
حقیقی کی تلاش کر رہا ہے لیکن دل کے مقصد تک نہ پہونچا

[1] قوله واز کمال الخ لفظی ترجمہ یہ ہے اور دلکی
کمال تشنگی کے باعث اگرچہ وحدت کے حوض سے
اپنے ہاتھ پکڑنے والے پیر شیخون کے شیخ شیخ جلال الحق
والدین کی بدولت نوش کرتے تھے ۱۲

اور سارے عالم مین کسیکو ایسا نہ پایا جو تجکو مقصد کی
خبر دیتا اے احمدؒ تو نے پچاس برس بیکار ہی گنوا دیے
اور نہ اپنا مقصد ہی پایا نہ اپنی ذات ہی کو آرام دیا اب
تو اپنے اصل وطن مین چل اور دنیا کی لذتون اور
نعمتون سے اپنی ذات کو آسایش دے اور یہ شعر
فرماتے ؎ دنیا کی باریکی سے ایک بات بھی
سمجھ مین نہ آئی ٭ نہ دین[1] اور نہ دنیا ہم نکمے ہی رہے ٭
الغرض شہر پنڈوہ سے اپنے وطن روانہ ہوے
اثنا سے راہ مین مقام بہار کے رونق افروز ہوئے بہار مین
دو مجذوب تھے ایک کا لقب سلطان علاء الدینؒ
تھا جو ننگے رہا کرتے دوسرے نیم لنگوٹے کر کے
مشہور تھے یہ آگے وار ایک لنگوٹی رکھتے تھے اور
پیچھے کچھ بھی نہین اتفاقاً سلطان علاء الدین دیوانہ
ایک لکڑی ہاتھ مین لیے نمودار ہوے اور حضرت
شیخ العالمؒ کا سر راہ روک کھڑے ہو گئے بلکہ حضرت
شیخ العالمؒ سے لپٹ گئے اور فرمایا کہ بابا احمد جوانمردون
نے دیگ پکائی کھانے کے وقت کیون چھوڑ گئے
اور یہی جملہ تین بار فرماکر اپنی راہ لی اُسکے بعد نیم لنگوٹے
نمودار ہوے اور اسی طرح راہ روک کر کھڑے
ہو رہے اور حضرت شیخ العالمؒ کو گلے لگا لیا اور یہی کہا
کہ اے احمد جوانمردون نے دیگ پکائی کھانیکے وقت

و در عالم کسے را نیافتی کہ خبر بمقصود کند اے
احمد (رح) عمر پنجاہ سال ضائع کردی نہ
مقصود یافتی و نہ بپرورش خود داشتی
اکنون در موطن اصلی خود بخرام و تنعم
و لذات دنیاوی بیارام و این بیت
از سر حال فرمودند - بیت

از نکتۂ مقصود نشد فہم حدیثے
لا دین[1] ولا دنیا بیکار بماندیم

الغرض از شہر پنڈوہ باز گشتند سوے وطن خود مے
آمدند و در شہر بہار رسیدند و در آنجا
دو دیوانگان بودند یکے را سلطان
علاء الدین میگفتند او برہنہ میماند دوم
را نیم لنگوٹے میگفتند او لنگوٹہ پیش داشتی
و پس نہ افراشتی ناگاہ سلطان
علاء الدین دیوانہ چوبے در دست
گرفتہ پیدا شد و راہ حضرت
شیخ العالم رح بگرفت و شیخ العالم رح
را در کنار خود کشید و فرمود
بابا احمد مردان دیگ بپزیدند وقت خوردن

[1] قولہ لا دین الخ یعنے نہ تو دین ملا نہ دنیا ہی کا
عیش کیا ۱۲

کس سے لیے چھوڑ گئے اور تین بار یہی جملہ فرماکر اپنی راہ
لی حضرت شیخ العالمؒ نے اپنے دل مین کہا کہ اے احمدؒ بے نیاز
کی درگاہ کے دیوانے خبر اور گواہی دیتے ہین شاید تو
اپنے مقصد تک پہونچے اور اپنے فائدہ کی نعمت سے
آگاہ ہوجائے اس مخاطرہ سے آپ کے حال کی افسردگی
اور سردی گرمی سے بدل گئی اور طلب کا شوق بڑھ گیا
وہان سے روانہ ہوکر شہر اودھ مین رونق افروز
ہوئے اور دل مین کہا کہ اے احمد زندہ لوگون سے
تجکو مقصد کی خبر ملتی ہے شاید کہ مُردون سے بھی مل جائے
آؤ اب مُردون سے دریافت کرین یہ اندیشہ کرکے
حضرت شیخ العالمؒ کئی برس تک گورستان مین غریبون کے
اور بزرگون کے مقبرون پہ شہر اور جنگل مین پیاسے
کی مانند درد سے بھرے ہوئے اور ہمیشہ یکسان حالت
کے ساتھ دن رات پھرتے اور یہ فرماتے رہے کہ ای
راہ دکھانے والے اے راہ دکھانے والے جب
ایک مدت گذرچکی تو حضرت شیخ العالمؒ نے جی مین کہا کہ
اے احمدؒ اب مرجا اور مُردون کی مانند جیتے جی قبر مین
داخل ہوکر دفن ہورہ یہ اندیشہ کرکے حضرت شیخ العالم
نے ایک قبر کھودکر اُس مین گھس رہے اور مُردونکی
مانند اپنے آپ کو دفن کرادیا اور دنیا کے لوگون سے
جدا اور اللہ مین مشغول ہوئے اور چھ مہینہ کامل

چرا اگذاشتند سہ کرت این لفظ بر زبان
خود راندو برفت بعدہ نیم لنگوٹے ہم پیدا شد
وہمچنین راہ گرفت و حضرت شیخ العالمؒ را درکنار
خود کشید و فرمود بابا احمد مردان دیگ پزیدند وقت
خوردن چرا گذاشتند این نیز سہ کرت ہمچنین فرمود
و رفت حضرت شیخ العالمؒ باخود گفتند کہ اے احمد
دیوانگان حضرت صمدیت خبر میگویند و گواہی
میدہند مگر کہ بمقصد و مقصود خود برسی و بر فائدہ
فائدۂ خود وقوف یابی از افسردگی بگرمی حال افتادند
و در طلب بیفزودند و از آنجا در شہر اودھ رسیدند و در
خاطر گفتند کہ اے احمد از زندگان خبر مقصود نمی یابی
مگر کہ از مردگان ہم بیابی اکنون از مردگان بطلب
حضرت شیخ العالمؒ چند سال در مقابر اکابران و در
گورستان غریبان و در شہر و در بیابان تشنہ وار پر درد
و بیقرار دائم استحال روز و شب میگشتند و میگفتند یا ہادی
یا ہادی چون مدتے مدید بر آمد حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
باخود گفتند احمدؒ اکنون بمیر و چون مردگان ہم در زندگی
در قبر در آئے و دفن شو بعدہ حضرت شیخ العالمؒ بدست
خود قبرے کاویدند و در آن قبر خزیدند و چون مردگان
دفن بکنانیدند و از دنیا و اہل دنیا جدا شدند
و مشغول بحق گشتند تا مدت شش ماہ

آپ اس قبر میں رہے وہ حالت یہ تھی کہ جو حال باطن کے
عالموں سے طاری ہوتا اس حال سے خوش اور سرور
ہوتے اور سرمہ (شبھری نظر اور نہ جھپکے) کا آپ کی
آنکھوں میں لگا ہوا تھا اور فرمایا کرتے کہ اے احمد یہ
حالت لائق پرستش کے نہیں ہوشیار رہ اور اس
حالت سے گزر کر آگے بڑھو یہاں تک کہ ایسے حال کے
عالم اور ایسے دریا پر پہونچے جو کیفیت اور کمیت سے
پاک تھا اور کنارہ پر پہونچکر آواز آئی جہاں تو ہے کہ میرے سوا
نہیں کوئی معبود مگر میں) کی بے واسطہ حرف اور آواز کے
بے واسطہ منہ اور زبان کے سنی اور جھک گئی اسلیے کہ
جب جلوہ گر ہوا اللہ کسی شئے میں جھک گیا اس شئے
کے واسطے) اور اپنے آپ سے بیہوش آپ قبر سے نکلے
اور محو ہو جانے اور بیہوشی کے سرور اور نشہ سے
مست ہو گئے اور معشوق سے مل جانے کے
مرتبوں میں کمال کے درجہ تک پہونچ گئے اور
مخلوق کو اللہ کی طرف بلانے اور مشیخت کی طرف
متوجہ ہو گئے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم نے شہر اودھ میں ایک
کتیا پالی تھی جب اس کتیا نے بچے جنے حضرت شیخ العالم
نے ان کے پیدا ہونے کی خوشی کا کھانا کیا اور شہر کے
تمام بزرگوں کو اور فیروز خان کو بھی مدعو کیا جو شہر کے مقطع تھے

حضرت شیخ العالم در آن قبر بودند بہر حالے از
عالم باطن میگذاشت التفات نمیکردند و سرمہ ما زاغ
البصر و ما طغی در چشم داشتند و میفرمودند
اے احمد این عالم لائق پرستیدن نباشد بہوش
دار و ازین عالم بگذر و بگذار تا با عالمی و دریا
رسیدند کہ از کیفیت و کمیت پاک بود و آواز فاعلم
انہ لا الہ الا انا بے حرف و بے صوت از بیکام و از
بیزبان شنیدند و خاضع شدند کہ اذا تجلی
اللہ لشئی خضع لہ و از خود بیخود از ان قبر بیرون
آمدند و در سکر محویت و سرور مستیت
افتادند و در معارج وصول بکمال
رسیدند و با خلق بدعوت و مشیخت مشغول
شدند۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ
روحہ در شہر اودھ مادہ سگ پرورده بودند
بعد آن مادہ سگ بچہ آورد حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ طعام
میزبانی ولادت آن مادہ سگ کردند
و ہمہ اکابران شہر را طلب
فرمودند و فیروز خان مقطع شہر بود
او را نیز طلب فرمودند

چنانچہ اکثر بزرگ اور عام مخلوق آئے اور کھانا
کھایا بعد چند روز کے شیخ جمال الدین رح گوجری اور
حضرت شیخ العالم سے باہم ملاقات ہوئی شیخ
جمال الدین گوجری رحمہ نے کہا کہ اے مخدوم آپنے کھانا
کیا اور کتنی ہی مخلوق کو بلایا لیکن مجکو نہ بلایا حضرت
شیخ العالم نے فرمایا کہ کتے کی بھائی تھی میں نے کتوں
ہی کو بلایا اے جمال الدین تم منجملہ آدمیوں کے ہو تمھیں
کیونکر کتوں کی بھائی میں بلاؤں یہ نقل ادھر کے
بزرگوں میں مشہور ہے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم ایک روز شیخ فتح اللہ
ودھی کے سامنے سایہ چتر دکھ ہندی میں پودری کہتے
ہیں) (جو بچوں کا کھیل ہے) کھیلے شیخ فتح اللہ سایہ
چتر کو دیکھ کر حیران رہ گئے اور کچھ کہہ نہ سکے اور ایک
روایت یوں ہے کہ سایہ چتر کا کھیل کسی دوسرے
کو کھیلتے دیکھ کر حضرت فتح اللہ نے کہا کہ یہ ایک
کاریگر ہے جسنے اپنے کام کو کمال کی حد تک پہنچا دیا ہے
شاید اس جملہ سے مراد یہ ہو کہ شیخ فتح اللہ اس وقت
کے زاہد تھے اور زہد خدا کے عاشقوں کے نزدیک
لڑکوں کا کھیل ہے چنانچہ ارشاد علیہ السلام (ان پر
سلام) کا کہ تم پر لازم ہے دین بوڑھیوں کا اسکی
طرف اشارہ ہے ناچار حضرت شیخ العالم نے اس طرف

اکثر بزرگان و عامہ خلق حاضر شدند و طعام خرج
کردند بعد چند روز شیخ جمال الدین گوجری با حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ ملاقات شد شیخ جمال الدین
گوجری گفتند ای مخدوم شما طعام کردند و چندین خلق را طلبیدند
اما مارا نطلبیدند حضرت شیخ العالم رح فرمودند
میزبانی سگ بود سگان را طلبیدم ای جمال الدین
تو از جملہ آدمیان ہستی ترا چون بمیزبانی سگ
طلب کنم این حکایت بمیان بزرگان اودھ
مشہور است۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس سرہ
روزے پیش شیخ فتح اللہ اودھی سایہ چتر کہ
بہندی پودری گویند چون بازی بچگان کردند
شیخ فتح اللہ حیران شدند و ہیچ گفتن نتوانستند
دیگر روایتیست کہ این مرقوم براے دیگرے
میکردند و حضرت شیخ العالم شیخ فتح اللہ را
این سخن فرمودند کہ این کارگر کیست کہ کار خود بنہایت
رسانیدہ است شاید کہ مراد این باشد کہ شیخ
فتح اللہ زاہد وقت بودند و زہد نزدیک
عاشقان و طالبان حق چون بازی طفلانست
چنانچہ قول علیہ السلام علیکم بدین العجائز اشارت
بدین دارد لاجرم حضرت شیخ العالم ہمین

اشارہ فرمایا تاکہ شیخ فتح اللہ کو کچھ شعور حاصل ہو اور کچھ
بھید اللہ کے عشق کا کھل جائے کہ بزرگون (رحمہم اللہ
تعالی) نے فرمایا ہی مشغول ہونا شریعت کے علمون مین
اور قرآن کا پڑھنا نیک کام ہین لیکن طالب کی اور ہی
کچھ شان ہے) اور اللہ ہی خوب جانتا ہی کہ اسکی
مراد کیا ہو اور یہ نقل بھی اودھ مین مشہور ہے۔
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ شیخ زین الدین اودہی
کے پاس تشریف لیگئے اور شیخ زین الدینؒ کے
دروازہ پہ دربان بیٹھا رہا کرتا تھا اگر آنے والا
کوئی چیز لیکر آتا تو جانے دیتا اور اگر نلاتا تو نہ جانے دیتا
دربان نے حضرت شیخ العالمؒ کو نہ جانے دیا حضرت
شیخ العالمؒ واپس آئے اور اپنی گدڑی اتار کر اچھی
اور سفید پوشاک پہنی اور ایک طباق ڈھیلون اور پتھر کے ٹکڑون
سے بھرا اور اسپر خوان پوش ڈالا اور ایک آدمی
کے ہاتھ مین دیا اور اپنے ہمراہ لیکر پھر انکے دروازہ
پر گئے اس دربان نے فورًا حضرت شیخ العالمؒ کو جانے کی
اجازت دی حضرت شیخ العالمؒ نے شیخ زین الدینؒ سے
ملاقات کی اور باہم باتون مین مشغول ہوے بعد اسکے
جب شیخ زین الدینؒ نے طباق کھولا اور کنکر پتھر دیکھے
تو فرمایا کہ اے مخدوم یہ کیا ہے حضرت شیخ العالمؒ
نے فرمایا کہ جس کے پاس یہ ہون وہ آپکی پاس آئے

اشارت کردند تا مگر شیخ فتح اللہ را شعورے
پدید آید و رموزے در عشق الٰہی بکشاید کہ گفتہ اند
الاشتغال بالعلوم الشرعیۃ وتلاوۃ القرآن امور حسنۃ
ولکن شان الطالب شان آخر واللہ اعلم مراد
این چہ باشد و این خبر در اودھ
مشہور است۔
نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
بر شیخ زین الدین اودہی رفتند و شیخ زین الدین را
پردہ دار بر در نشستے اگر آیندہ چیزے می آورد
میگذاشتے و اگر نمی آوردے نمیگذاشتے پردہ دار
حضرت شیخ العالمؒ را نگذاشت حضرت شیخ العالمؒ
باز آمدند و خرقۂ خود فرود آوردند و جامہاے
نیک و سفید پوشیدند و طبقے را از سنگ و کلوخ
پر کردند و دستارچہ بالاے آن انداختند و بدست
نفرے دادند و باز بر در رفتند پردہ دار
مذکور حضرت شیخ العالمؒ را فی الحال بگذاشت حضرت
شیخ العالم با شیخ زین الدین ملاقات کردند و با یکدیگر بصحبت
مشغول شدند بعدہ چون شیخ زین الدین طبق وا کرد
در سنگ و کلوخ دیدند گفتند ای مخدوم این چیست
حضرت شیخ العالمؒ قدس اللہ روحہ
فرمودند ہر کہ این باشد او بر تو باز آید

اور جسکے پاس یہ نہون نہ آئے بدا سکے حضرت
شیخ العالم نے دو ہزار تنگہ سونے کے حضرت
شیخ زین الدینؒ سے طلب فرمائے اور یون فرمایا
کہ مین قرض حسنہ چاہتا ہون اگر آپ دے دینگے
تو مین ادا کر دونگا اور اگر نہ دیجیے گا تو آپ سے لینگے
شیخ زین الدینؒ نے کہا کہ ہم درویش ہین ہمارے
پاس مال کہان الغرض حضرت شیخ العالم ہر چند تکرار
فرماتے تھے کہ دے دو اور نہین تو لے لینگے لیکن
شیخ زین الدینؒ نے مال نہین دیا اور حالانکہ شیخ
زین الدینؒ کے پاس کامگاری کا مال جمع ہوگیا
تھا اور وہ آپ حضور تھے اور بھتیجے
شاہزادون کے مانند رہا کرتے تھے چند روز
اس ماجرا پر نہ گذرنے پائے تھے کہ شیخ
زین الدینؒ رح بیمار پڑے اور اسی
بیماری مین پھر اس عالم آخرت ہوکر اللہ کی رحمت
سے جا ملے شیخ زین الدین کے انتقال کے بعد
قاضی رضی اور دوسرے متقطع نے شیخ زین الدینؒ کے
بھتیجون کو گرفتار کرکے سارا مال اُنسے چھین لیا
اور مفلس کرکے چھوڑ دیا۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ نے جب کہ سلطان
ابراہیم قصبۂ الیسولی مین فروکش تھا

وہر کرا این نیا شد او ہر تو باز نیاید بعدہ
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
دو ہزار تنگہ زر از شیخ زین الدین طلب
فرمودند وگفتند کہ قرض حسنہ میطلبم اگر میدہی
از آن شما خواہم وا دوالا نہ خواہند
گرفت شیخ زین الدین گفتند کہ ما درویشانیم
بر ما مال کجا الغرض حضرت شیخ العالم ہر چند
کوشش میکردند کہ بدہند والا نہ خواہند گرفت
شیخ زین الدین مال نداوند و شیخ زین الدین
را مال کامگاری جمع شدہ بود وخود حضور
بودند وبرادرزادگان طریق شاہزادگان
میماندند چند روز ازان نگذشتہ بود کہ شیخ
زینؒ الدین مریض شدند وبرحلت
ورحمت حق پیوستند بعد نقل شیخ
زینؒ الدین قاضی رضی مُقطع او دہ
برادرزادگان شیخ زین الدین را
گرفت وکل مال از آنہا گرفت ومفلس
گذاشت۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم
قدس اللہ روحہ اندر آنچہ سلطان ابراہیم
در قصبۂ الیسولی فرود آمدہ بود

ملاقات کا ارادہ کیا اور بولے فرمایا کہ اگر ابراہیم مسلمان
ہوجائے جو آج بادشاہ ہے تو ایک عالم کی مخلوق
اسلام مین داخل ہوجائے اور اسکے عشق اور محبت
کا دم بھرے کیونکہ لوگ اپنے بادشاہون کے
دین پر ہوتے ہین الغرض سب لشکر کے قریب
پہونچے قاضی رضی نے سنا کہ حضرت شیخ العالم تشریف
لاتے ہین پیشوائی کو آئے اور لپنے برابر اپنے
ہمراہ لیگئے رات کا وقت تھا رات ہی کو سلطان
کے پاس گئے اور کہا کہ اے صاحب عالم کے ایک
فقیر آیا ہے جو آج اپنے وقت کا قطب ہے اور
اس زمانہ کے تمام ولی اسکی حکم بجا لانے کی رسی مین
بندھے ہوئے ہین سلطان ابراہیم نے کہا کہ اے
قاضی مین ملاقات کرون قاضی نے کہا کہ اے عالم کے
صاحب وہ ملاقات کے قابل نہین کیونکہ اسکی ملاقات
کے بعد بادشاہی کا انتظام رہے یا نرہے اس لیے
کہ بہت بڑا فقیر ہے لہذا پہلے اسکا امتحان کرلیا جائے
سلطان نے پوچھا کہ کیا امتحان کرنا چاہیے قاضی
رضی نے جواب دیا کہ عالم کے صاحب کوئی مستقل
رقم اور کوئی مستقل تجویز انکی خانقاہ کے مصارف
کے واسطے کیجیے اگر قبول کرلین تو ملاقات کے
قابل ہین اور اگر قبول نکرین تو انکے سامنے جانا

قصد ملاقات کردند و فرمودند کہ
اگر ابراہیم مسلمان شود کہ امروز بادشاہ
است خلق عالم در اسلام در آیند و بعشق
او دم زنند کہ الناس علی دین ملوکہم چون
قریب لشکر شدند قاضی رضی شنید کہ حضرت
شیخ العالم می آیند استقبال کرد و برابر
خود برد وقت شب بود ہم در شب پیش سلطان
رفت و گفت اے خداوند عالم درویشے
رسیدہ است کہ امروز قطب وقت
است و اولیاء وقت ہمہ در سلک عبودیت
او منسلک اند سلطان ابراہیم گفت اے
قاضی ملاقات کنم قاضی گفت اے خداوند
عالم شایان ملاقات نیست کہ[1] بعد ملاقات
او انتظام بادشاہی ماند یا نماند کہ درویشی
است نخست امتحان کنند سلطان گفت
چہ باید کرد قاضی رضی گفت کہ خداوند
عالم فتوحے و استقامتے برائے خرچ
خانقاہ او بکنند اگر قبول بکند پس
شایان ملاقات است والا نہ پیش ایشان رفتن

[1] قولہ کہ بعد ملاقات الخ یہ کاف علت ہے
بمعنی زیرا کہ یعنی اسلیے کہ ۱۲

خوب نہین سلطان نے کہا کہ بہتر تجویز ہے اسوقت
منشیون کو بلوایا اور چارگانون اور ایک بیگہ ارضی
کے فرمان اور سندین قصبہ رودلی کے نواح مین
کھیتی کے واسطے اسی دم لکھکر مرتب کرائے اور
اپنی جیب مین رکھکر او کچھ نقدی لیکر اور ایک خوان
پر کھانا رکھوا کر قاضی رضی سلطان ابراہیم کے
دردولت سے حضرت شیخ العالم کی خدمت مین
حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے مخدوم آج سلطان
ابراہیم نے آپ کے لیے وہ بندوبست کیا جو کسی
کے واسطے کمتر کیا ہے اور کمتر کرتا ہے حضرت
شیخ العالم نے فرمایا کہ اے قاضی رضی ہمارے حق مین
سلطان ابراہیم نے آج کیا کیا ہے قاضی رضی نے
عرض کیا کہ اے مخدوم آپ کے فرزندون کیواسطے
چارگانون مسلم اور ایک ہزار بیگہ اراضی قصبہ رودلی
کے اطراف مین دی اور فرمان سند کا جیب سے
نکالکر مع نقد کے جو ہمراہ لائے تھے سامنے رکھدیا
حضرت شیخ العالم نے فرمایا کہ اے قاضی کلمہ پڑھو (نہین
کوئی معبود مگر اللہ محمد اللہ کا بھیجا ہوا ہے) کیونکہ
اسوقت تو کافر ہوگیا قاضی نے کلمہ پڑھا اور کہا کہ ای
مخدوم ہم سے کونسا کلمہ کفر کا سرزد ہوا حضرت
شیخ العالم نے فرمایا کیا یہ کلمہ کفر کا نہین ہے کہ تو اور

خوب نیست سلطان گفت نیک باشد
فی الحال نویسندگان راطلبیدند و فرمان ہا
و حجت ہاے چہار دیہ و ہزار بیگہ زمین
در سواد قصبہ رودولی براے زراعت
دران ساعت مرتب گردانید و در بغل
خود انداختہ و چیزے نقد و یک بارکش
طعام از خانہ سلطان ابراہیم بہ شیخ العالم
قدس اللہ روحہ قاضی رضی آوردند و گفتند
حضرت مخدوم امروز سلطان ابراہیم
در حق شما چیزے کردہ کہ کمتر در حق کسے کردہ
است و کمتر میکند شیخ العالم فرمودند ای قاضی
رضی امروز سلطان در حق ما چہ کردہ است
قاضی گفت حضرت مخدوم براے فرزندان
شما چہار دیہ ہزار بیگہ زمین در سواد قصبہ
رودولی دادہ است و فرمان حجت از بغل
کشیدہ و آنچہ نقد بود پیش نہاد حضرت شیخ
العالم فرمودند اے قاضی کلمہ بگو لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کہ درین ساعت کافر شدی
قاضی کلمہ بر زبان راند و گفت اے مخدوم
از ما چہ کلمہ کفر واقع شدہ حضرت شیخ العالم
فرمودند این کلمہ کفر نیست کہ تو و

ابراہیم دو خدا دوسرے پیدا ہو گئے جو رزق دینے
کا دعوی کرتے ہین جو خدا ابراہیم اور ابراہیم کے
نوکرون چاکرون اور ابراہیم کے گھوڑون اور
ابراہیم کے ہاتھیون اور تیرے گھوڑون اور تیری
نوکرون چاکرون کو رزق دیتا ہے مین کہ اس خدا کی
درگاہ کا ایک فقیر ہون میرے فرزندون کو رزق
نہ دیگا اگر تو اور ابراہیم بیچ مین ہون قاضی نے عرض کیا
کہ ان گاؤن کو لیجیے اور میری عرض اور التماس قبول
کیجیے - الحاصل ہرچند قاضی نے کوشش کی حضرت
شیخ العالم نے اس سے انکار ہی کیا اور قبول نفرمایا
اور یون جواب دیا کہ لڑکے فقر کی قدر نجانینگے کیونکہ
(محتاجی ایک خزانہ ہے اللہ برتر کے خزانون سے)
اور سنجھیار سے جو آپکے مرید تھے اور انکی ذات
کو انکی نام کی طرح کشایش حاصل ہوئی تھی پچھلی رات کا وقت تھا
حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ نے انکی روح) نے
ہندی زبان مین یون ارشاد فرمایا (ترجمہ
دوہرہ کا) کنوان ہو تو پاٹون سمندر پاٹنے کون جاوے
گڑھ ہو تو رہون جھیل کے اندر کون رہنے جاوے ۔
اور ایک حالت طاری ہوگئی اور سنجھیار کو گلے لگالیا
اور اسی وقت روانہ ہوگئے اور کسیکو اس ماجرا کی
اطلاع نہین ہوئی اور اپنے مقام فیض مین یعنے

ابراہیم خدایان دیگر پیدا شدہ اند کہ دعوے
رزاقی میکنند خدائے کہ ابراہیم را و حشم
ابراہیم را و اسپان ابراہیم را و فیلان
ابراہیم را رزق میدہد و اسپان ترا و حشم
ترا رزق میدہد منکہ یک فقیر درگاہ اویم
فرزندان مرا رزق نخواہد داد کہ تو و ابراہیم
درمیان آیند قاضی گفت این دیہات را
بستانند و عرض و التماس این بندہ قبول فرمایند
ہرچند کہ قاضی کوشش نمود حضرت شیخ العالم
تبرا فرمودند و اختیار نکردند و فرمودند کہ اولاد
قدر فقر نخواہند دانست کہ الفقر کنز من
کنوز اللہ تعالی و سنجھیار مرید بود کہ ذاتش
ہمچو اسمش کشود آخر شب بود کہ حضرت
شیخ العالم بزبان ہندی فرمودند

دوہرہ

کنوان ہوے تو پاٹون سمند کہو پاٹن جاے
بارا ہو تو رہون جھیل کہو برجن جاے

و در حالت شدند و سنجھیار را کنار گرفتند و
ہمان ساعت روان شدند کسی را ازین حال
اطلاع نشد در بہ ماندہ فائدہ

اپنے وطن مین واپس تشریف لائے۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ اور قصد مذکورہ نقل بالا
سے شہر جونپور مین سلطان ابراہیم شرقی کے پاس
حضرت شیخ العالم تشریف لیگئے اور وہان عالمون
کے صدر فاضلون کے راہ کامل پورب اور پچھم کے
استاد خدائی علم جاننے والے اپنے زمانہ کے نعمان
قاضی شہاب الدین لہریا (نور اﷲ کیا اﷲ نے انکا
خوابگاہ) سے ملاقات ہوئی اور باہمدگر باتون مین
مشغول ہوئے حضرت شیخ العالم رح اﷲ کی پہچان کے
علم کی قبیل سے کچھ ارشاد فرماتے تھے مخدوم قاضی
شہاب الدین لہریا نے عرض کی کہ اے شیخ العالم ہم ظاہر کے لوگ
ہین واسطے ہمارے علم کہ خدا کا علم ہے قاصر ہین حضرت شیخ العالم نے فرمایا کہ ہان تو
بیچارہ لہریا کا رہنے والا ہے اس حال و اس قال کی کیا خبر الغرض
مخدوم قاضی شہاب الدین رح کو کامل عقیدت حاصل ہوئی اور
ایسا اتفاق پیش آگیا کہ حضرت شیخ العالم اور سلطان ابراہیم مین باہم
ملاقات کرادی اور یہ حکایت لوگون سے صدر جہان سے
کہی میر صدر جہان نے بھی ایسا ہی کہا کہ اے مخدوم
قاضی شہاب الدین جب سلطان ابراہیم اور حضرت
شیخ العالم رح سے باہمدگر ملاقات ہوجائے تو پھر تم دل سے
یہ طمع دور رکھنا کہ سلطان ابراہیم اور تم اور یہ انتظام
بادشاہی کا جوکہ اب ہے اسی طرح اور اسی طریق پہ

وسکن بالوف خود باز آمدند۔

نقل ست کہ شیخ العالم رح بارے دیگر ہم بدین
قصد در شہر جونپور بر سلطان ابراہیم شرقی
رفتند آنجا با صدر العلماء بدر الفضلاء استاد
المشرق والمغرب عالم ربانی نعمان ثانی مخدوم
قاضی شہاب الدین لہریا نور اﷲ مرقدہ
ملاقات شد و یکدیگر بحکایت مشغول شدند
حضرت شیخ العالم قدس اﷲ روحہ از علم معرفت
حق چیزے مفسر بودند مخدوم قاضی شہاب الدین
لہریا عرض کردند کہ اے شیخ العالم قدس اﷲ روحہ
ما ارباب ظاہر واز علم شما کہ علم اﷲ است قاصر
حضرت شیخ العالم رح فرمودند آرے تو بیچارہ
لہریا باشی ترا ازین حال و ازین قال چہ خبر الغرض
مخدوم قاضی شہاب الدین را اعتقاد تمام حاصل
شد و اتفاق افتاد کہ حضرت شیخ العالم رح را
با سلطان ابراہیم ملاقات وہانید و اینحکایت
بر میر صدر جہان گفتند میر صدر جہان ہمچنین
فرمودند کہ اے مخدوم قاضی شہاب الدین
چون سلطان را با حضرت شیخ العالم رح ملاقات شود
شما این طمع از دل دور دارید کہ باز سلطان
و ما و شما و این انتظام بادشاہی بدین طریق و ہیئت آئین

اس گھر مین رہیگا۔ حاشا وکلا کیونکہ حضرت شیخ العالمؒ ایک
بڑے فقیر ہین صاحب حال اور کمال والون سے
جنکی نظر قطعی اکسیر ہے جو ایک تانبے کو سونے سے
ایک دم مین بدل دیتی اور جہان کی تدبیرون سے
یکسو کرتی ہے مخدوم قاضی شہاب الدینؒ نے کہا کہ سچ
ہے اور ایک روز حضرت شیخ العالمؒ شہر جونپور مین
کسی دروازے کے میدان مین سیر کر رہے تھے بعض
لوگون نے عرض کی کہ یہ مکان مخلص خان کا ہے
اور خان حضرت شیخ العالمؒ کا ارادتمند تھا لوگون نے اسکو
خبر دی کہ حضرت شیخ العالمؒ تشریف لائے ہین اسکو وضو
کرنے مین بہت وسوسہ ہوا کرتا تھا اس وجہ سے اسکے
حاضر ہونے مین کچھ دیر ہو گئی جلد حاضر نہ ہو سکا حضرت
شیخ العالمؒ روانہ ہو گئے اثنا ے راہ مین کیا دیکھتے ہین
کہ ملک خالص اپنے نوکرون چاکرون سمیت دبدبہ اور
تجمل کے ساتھ سوار سلطان کے در دولت کی جانب
گھوڑا کوداتا ہوا اور باگ ہاتھ مین چلا جا رہا ہے بعض لوگون
نے عرض کی کہ ملک خالص جا رہا ہے حضرت شیخ العالمؒ کی نظر
دوسری اسپر پڑی اور فرمایا کہ مخلص کا حال تو اور خالص کا
حال یہ تو پھر دیگرون کا حال کیا ہوگا پھر فرمایا کہ بیچارے دنیا
کی شراب کے نشہ مین ایسے مست اور بیخبر ہو رہے ہین کہ اپنے آپ کی
بے آپ ہو رہے ہین اور دوسرون کی خبر بھی نہین رکھتے

بماند درین بیت حاشا وکلا حضرت شیخ العالم
قدس اللہ روحہ درویشی است صاحب حال
واز اہل کمال کہ نظر او اکسیر مطلقست کہ حال نحاسی
بحال ذہبی در حال بدل گرداند واز تدبیر جہان
برآرد مخدوم قاضی شہاب الدین فرمودند کہ راست
ورودی حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ در شہر
جونپور در میدان دروازہ گشتندے بعضے
عرض کردند کہ این خانہ مخلص خانست و او معتقد
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ بود او را خبر
کردند کہ شیخ العالم قدس اللہ روحہ رسیدند او را
وسواس در وضو بسیار بود ساعتے درنگ شد رسیدن
نتوانست حضرت شیخ العالمؒ روان شدند چہ بینند کہ
ملک خالص با کبکبہ و دبدبہ بجانب حضرت سلطان سوار
شدہ بود اسپ در جولان انداختہ و عنان را
بر دست آوردہ میرفت بعضے کسان عرض کردند
ملک خالص میرود نظر حضرت شیخ العالمؒ از دور
افتاد حضرت شیخ العالمؒ فرمودند حال مخلص آن
حال خالص این تا حال دیگران چہ خواہد بود دوبار
فرمودند بیچارگان در مستی شراب دنیا
چنان مدہوش اند کہ از خود بیخود اند
واز دیگران خبر ندارند

بعد اسکے یون فرمایا کہ اے احمد خدا کا ملک ہے اور ایک
میسر اسی کے لیے ہے جسکے لیے پیدا کیا گیا۔ اللہ کی تقدیر مین دخل
نہ دینا چاہیے جسکو بلاتا ہی وہی بلاتا ہے جسے ہکاتا ہے
وہی ہکاتا ہی (نہ پائیگا تو اللہ کے قاعدہ مین بدلنا) واپس
چل اور اپنے فیض کے مقام مین اور اپنے پیارے وطن مین
قیام کر بعد اس اندیشہ کے حضرت شیخ العالم (پاک کی
اللہ نے انکی روح) نے وہ میوہ جو بیل پر لا دلیا تھا
اسیوقت فقیرون کو دے دیا اور شاہون کی صحبت
کے لائق لباس جو پہن گئے تھے اُتار کر اپنی گدڑی
پہن لی اور سواری کی گھوڑے میان خضر معروف
خداکو توال شہر قنوج کو لا کر دے دی اور خدا اس
زمانہ مین محتاج اور پاپیادہ تھے اور بعد اسکے
اللہ بہتر کے کرم سے عمر بھر کبھی پاپیادہ نہین ہے
اور بادشاہون کے مانند عیش اور فراغت
حاصل رہی الغرض حضرت شیخ العالم رح تکبیر
فرماتے ہوئے اپنے فیض کے مقام مین واپس
تشریف لائے۔

بعده فرمودند اے احمد ملک خدا است کل
میسر لما خلق له در تقدیر اللہ نباید افتاد
ہر کرا خواند او خواند و ہر کرا راند او راند لا تجد
لسنة اللہ تبدیلا باز گرد بہ مائدۂ فائدۂ
خود بیا و در مسکن مالوف خود قرار نما حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ چیزے میوہ بر ستور
بار کردہ بودند و جامہ لایق صحبت بادشاہان
پوشیدہ رفتہ بودند فی الحال میوہ را بفقیران
دادند و جامہ فرود آوردند و ژندۂ خود را
در بر کردند و مادیان سواری برائے میان
خضر معروف بجدا کوتوال شہر قنوج آوردند
و دادند و او دران وقت فقیر بود و پیادہ و بعد
ازان بکرم اللہ تعالیٰ در عمر خود گاہے
پیادہ نشد و فراغتے و عیشے چون ملوکان
داشت الغرض تکبیر فرمودند و بر مائدۂ
فائدۂ خود باز آمدند۔

نقل ہے کہ ایک روز مقام ردولی کا مقطع محمد خان
حضرت شیخ العالم رح کی ملاقات کو آیا حضرت شیخ العالم رح
کے داماد نے شیخ برہان کے کان مین جو حضرت
شیخ العالم کے مریدون مین تھے کہا۔ حضرت

نقل است کہ روزی محمد خان مقطع مقام ردولی
برای ملاقات حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ آمد
داماد حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ در گوش شیخ برہان
کہ مریدے از مریدان حضرت شیخ العالم رح بود گفتند کہ حضرت

مخدومؒ سے عرض کردو کہ محمد خان آیا ہے مجکو
تھوڑی زمین دے تاکہ کھیتی کرکے اوقات بسر کرون
شیخ برہانؒ نے حضرت شیخ العالمؒ کی خدمت مین
آہستہ عرض کیا۔ حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ
محمد خان یہ مردک کہتا ہے مخدوم سے کہدو مجکو کہ
آیا ہے مجکو کچھ زمین دے تاکہ کھیتی کر کھاؤن
الغرض جب محمد خان واپس گیا تو حضرت
شیخ العالمؒ کے داماد کو جنکا نام جہان شاہ تھا
اپنے ہمراہ لیگیا اور اپنے عہدہ دارون کو
بلاکر سات سو بیگھہ زمین کا پروانہ اپنے موضع
کلوہ مین لکھوا کر جہان شاہ کو دے دیا اور
عہدہ دارون کو حکم دیا کہ تم لوگ آج ہی جاؤ
اور اسقدر زمین پیمائش اور حدبست کرکے
اور کھیت بناکر اور آباد کرکے دید و جہان شاہؒ
نہایت خوشی کے ساتھ حضرت شیخ العالمؒ کی
خدمت مین واپس آئے اور عرض کیا کہ آج
محمد خان نے ہم پر بہت کچھ مہربانی کی حضرت
شیخ العالمؒ نے یہ سب ماجرا سنکر پوچھا کہ کوئی نوشتہ
بھی دیا یا نہین جہان شاہؒ نے عرض کیا کہ ہان دیا
حضرت شیخ العالمؒ نے وہ نوشتہ اُنسے مانگ لیا اور
بہرامؒ نام ایک مرید جو سامنے کھڑے تھے انکو حکم فرمایا

بہ مخدومؒ بگوئید کہ محمد خان آمدہ است مرا
چیزے زمین بدہند تا زراعت کردہ بخورم
شیخ برہانؒ بحضرت شیخ العالمؒ آمدہ ساکتک
عرض کرد حضرت شیخ العالم فرمودند کہ اے
محمد خان این مردک را اشارت برداماد
بود یا این مردک اشارت شیخ برہانؒ بود)
میگوید کہ بہ مخدوم بگوئید کہ محمد خان آمدہ است
مرا زمین بدہد تا زراعت کردہ بخورم الغرض
چون محمد خان بازگشت داماد حضرت شیخ العالمؒ
کہ نام میان جہانشاہ بود برابر خود برد عہدہ داران
خود را طلبیدہ ہفتصد بیگہ زمین در موضع کلوہ خود
پروانہ نویسانیدہ نشان کردہ داد و تسلیم عہدہ داران
کرد کہ شما امروز بروید پیمودہ و محدود کردہ و
مزروعہ بستہ و آبادان کردہ بدہند داماد حضرت
شیخ العالمؒ خوشان بحضرت شیخ العالم رح آمد
و اینحکایت عرض کرد و گفت امروز محمد خان بر ما بسیار
مرحمت کردہ حضرت شیخ العالمؒ فرمودند چیزے
نوشتہ ہم دادہ یا نہ ایشان گفتند آری نوشتہ
داد حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
آن نوشتہ را طلبیدند وانہ ایشان گرفتند مریدی
بود بہرام رح نام پیش استادہ بود اورا فرمودند

فرماتے کہ قصبہ ردولی شیخ صلاحؒ درویش کی ولایت
ہے اور ان کی قبر شریف دگہ حوض کھند وکھر
پر ہے۔ یہ فقیر جب اس مقام مین آیا تو اگرچہ
میرے پیدا ہونے کی جگہ اور میرا وطن یہی مقام
تھا لیکن اسپر بھی اس مقام مین رہنے کی اجازت
مین نے شیخ صلاح درویشؒ سے مانگی اس آداب
سے کہ اُن کے روضہ شریف مین گیا اور فاتحہ
پڑھا اور حضرت رسالت پناہ دان پر اور انکی
آل پر اللہ نے درود اور سلام بھیجا) پر درود
بھیجا بعد اسکے روضہ کے اندر بیٹھا اور یہ آرزو
کی کہ اگر مجکو ایک جانماز اور ایک لوٹا میسر جائے
تو یہان سکونت اختیار کر لون شیخ صلاحؒ
درویش کی قبر شریف سے آواز آئی کہ اے
شیخ احمدؒ کھند وکھر کے حوض مین اترو جانماز اور
لوٹا لے لو حضرت شیخ العالمؒ شیخ صلاحؒ درویش
کی اجازت سے حوض مذکور مین داخل ہوئے
اور جیسے ہی ہاتھ ڈالا تو سب سے پیشتر
لوٹے ہی پر ہاتھ پڑا اور لوٹا حضرت مخدومؒ نے
اٹھا لیا دوبارہ ہاتھ ڈالا تو ایک جھلنگا
پورانی چارپائی کا ہاتھ آیا اور بجائے خود فرمایا
کہ جانماز یہی ہوگی اور دونون چیزین لیے ہوئے

میفرمودند قصبہ ردولی ولایت شیخ صلاح
درویش ست وقبر ایشان بالای دگہ حوض کھند وکھر
است این درویش چون دریمقام آمد
اگرچہ وطن قدیم و مولد این فقیر بود اما
اجازت سکونت از شیخ صلاح خواستم
و در روضہ شیخ صلاح رفتم و فاتحہ
خواندم و درود بحضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم فرستادم و آنجا
نشستم و طلب کردم کہ اگر مرا یک مصلی
ویک سبوچہ باشد اینجا سکونت
گیرم از قبر شیخ صلاح آواز بر آمد
اے شیخ احمدؒ در حوض کھند وکھر
در آ سے مصلی و سبوچہ برگیر حضرت
شیخ العالمؒ باجازت شیخ صلاح در حوض
مذکور در آمدند دست انداختند اول
دست بر سبوچہ افتاد برگرفتند
بعدہ دوم بار دست انداختند
یک جھلنگا سے چارپائی کہنہ
یافتند و فرمودند کہ مصلی ہمین
باشد وہر دو برگرفتند

اپنے والد بزرگوار کے مکان مین تشریف لاے
اس زمانہ مین وہان ملکوٹیا کا جنگل بکثرت تھا
قصبہ کی آبادی کچھ نہ تھی حالانکہ اس زمانہ مین
آبادی اسقدر ہو گئی ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ
کا مقام سکونت قصبۂ ردولی کا وسط ہو گیا ہے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ ایک روز اپنی
خانقاہ مین بیٹھے تھے کہ پورب کی جانب دیکھکر
فرمایا قصبۂ ردولی کیسا آباد ہے تا جوگہ باغ تک
مین برابر آباد دیکھتا ہون اور حالانکہ جس روز
یہ جملہ ارشاد فرمایا تھا اس روز تک حضرت
شیخ العالم کی خانقاہ کے قریب سے لیکر پورب
کی طرف آبادی نہ تھی مگر اس ارشاد کے بعد اللہ
پر تھسکے حکم سے رفتہ رفتہ آبادی شروع ہوئی
اور تا جوگہ باغ تک آباد ہو گیا۔ بعد اُسکے
قصبۂ ردولی سلطان حسین کے انتظامات سے
کئی بار اُجڑا اور بسایا تاآنکہ اب ساری آبادی
اور بزرگون کے فیض اسی حصہ مین ہے جس کی
نسبت حضرت شیخ العالم نے یون فرمایا تھا
کہ کیسا آباد ہے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم کی نوعمری ہی مین تاکہ
اُسو ضلع کا گبر دیپا نام قصبہ ردولی پر چڑھ آیا

و در خانۂ پدر خود آمدند و آنجا در آن
وقت جنگل کھولی بسیار بود آبادانی قصبہ
ہیچ نبود و امروز مقام حضرت شیخ العالم
ناف قصبۂ ردولی شدہ
است۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس
اللہ سرہ روزے در خانقاہ خود نشستہ
بودند و طرف مشرق دیدند فرمودند کہ قصبۂ
ردولی چہ آبادان است تا باغ تاجو آبادان
مے بینم و آن روز قصبۂ ردولی از
قریب خانقاہ حضرت شیخ العالم رح
طرف مشرق آبادان نبود بفرمان اللہ تعالیٰ
تدریج آبادانی پدید آمد تا باغ تاجو آبادی
شد بعدہ قصبۂ ردولی در شہور عام از
نصرت سلطان حسین چندکرت خراب
شد و آبادان گشت اکنون آبادانی
تمام در روائح عظام ہمدران
طرفست کہ حضرت شیخ العالم رح فرمودہ
بودند۔

نقل است کہ در صدر حیات حضرت شیخ
العالم دیپا گبر موضع الہ تبہ قصبۂ ردولی سوار شدہ آمدہ بود

اور قصبہ بھر مین یہ غلغلہ بلند ہوگیا کہ گبر آگئے
جب حضرت شیخ العالمؒ کو اطلاع ہوئی عصا
دست مبارک مین لیے ہوے قصبہ کے باہر
تشریف لیگئے اور قصبہ کی اوتر جانب جو
قاضی سلیمان کا بہت بڑا باغ تھا اس کے
اندر قدم رنجہ فرمایا اور باغ کے درختون سے
ایک درخت کے تنہ پر عصا مارکر فرمایا کہ مین نے
اللہ بہ ترے کے حکم سے دویچا کا سرکاٹ ڈالا نقل
کرتے ہین کہ دویچا مذکور قہر زدہ ہو کر مقام کھرلیسہ
کی جانب راہی ہو گیا اور کھرلیسہ کے راے
سے لڑا اور شکست کھائی ساتوین روز
کھرلیسہ کے راجہ نے دویچا کا سرکاٹ کر قصبۂ
ردولی مین بھیج دیا اور بہیر کا دھڑ شہر اودھ کو روانہ
کرادیا بعد اس کے یہ خبر سنی گئی کہ وہ باغ بھی
کاٹ ڈالا گیا اور یون کاٹا گیا کہ اب اس باغ
کا کوئی نشان بھی باقی نہین۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ کے چوپائے کئے
آئے ہوے گماشتہ کے حکم سے لوگ کھول لیگئے
میران سید قطبؒ دلوانہ قصبہ ردولی مین ایک
دوست اللہ کے دوستون سے تھے ہمیشہ شراب
پیا کرتے تھے اور میان خضر جو خدا کر کے مشہور ہین

وشور در قصبہ افتاد کہ کافران آمدند حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ عصا بدست
کردہ بیرون شہر شدند وطرف شمال قصبہ
باغ قاضی سلیمان باغے بزرگ بود دران باغ
رفتند وعصا بتنۂ درختے از درختہاے باغ مذکور
زدند وفرمودند کہ سر دویچا بریدم بفرمان
باری تعالی دویچا مسطور از قصبہ مقہور شدہ
وطرف کھرلیسہ رفت وبا راے کھرلیسہ جنگ
کردہ ہزیمت خورد راے کھرلیسہ سر دویچا
کافر را در ہفتم روز بریدہ در قصبۂ ردولی
فرستاد وتن آن گبر در شہر اودھ
فرستاد بعدہ شنیدہ شد کہ بعد
از چندگاہ آن باغ را نیز
بریدند بنوعے کہ ہیچ علامتے
از ان باغ نماندہ است۔

نقل است کہ چارپاے حضرت شیخ العالم
قدس اللہ روحہ بفرمان گماشتہ توبہ آمدہ
بود کشانیدہ بردند میران سید قطبؒ دیوانہ
در قصبۂ ردولی ولیے از اولیاء حق بود دائم
شراب میخورد ومیان خضر
کہ معروف بخدا است

قنوج کے کوتوال ہو گئے تھے اور اس زمانہ
مین میان خضر کی نوجوانی تھی میران سید قطب رح
نے انکو بلایا اور فرمایا کہ سلے خدا یہ پیالہ
شراب کا لیجاؤ اور میرے بھائی شیخ احمد رح سے
کہو کہ مین مارون میان خدا سنکر کانپ گئے اور
اپنے جی مین کہا کہ شیرون سے کام پڑ گیا ہے
بارے اس شیر کے سامنے سے سلامتی کے
ساتھ ہٹ کر جاؤن اور پیالہ شراب کا سید قطب رح
کے ہاتھ سے لیکر روانہ ہو گئے جب حضرت
شیخ العالم رح کی خانقاہ شریف کے آستانہ پر پہونچے
تو کھڑے ہو رہے اور یہ جسارت نہ تھی
کہ حضرت شیخ العالم کے حضور مین اس طریقہ
سے جائین اور حضرت شیخ العالم رح اسوقت
اپنی خانقاہ شریف مین اکیلے بیٹھے تھے
حضرت رح نے خود ہی فرمایا کہ کیا خدا ہے میان
خدا نے جواب مین عرض کیا کہ لبیک حضرت
شیخ العالم نے فرمایا کہ جس ہیئت مین ہو اسی
ہیئت سے چلے آو میان خدا شراب کا
بھرا ہوا پیالہ حضرت شیخ العالم رح کے حضور مین
لے گئے اور عرض کیا کہ میران سید قطب رح نے
یہ پیالہ شراب کا دیا ہے اور فرمایا ہے

کوتوال شہر قنوج شدہ بود و در آنوقت میان خضر
آغاز جوانی بود میران سید قطب رح اورا طلبیدند
و گفتند سلے خدا این قدح شراب ببر و
برادرم شیخ احمد رح بگو کہ بزنم میان
خدا برخود لرزید و گفت کہ کار میان
شیران افتادہ است بارے از پیش
این شیر سلامت بیرون آیم قدح مذکور
از دست سید گرفت و روان شدہ
بر در خانقاہ حضرت شیخ العالم رح آمد
و بایستاد و طاقت نداشت کہ پیش حضرت
شیخ العالم قدس اللہ سرہ باین طریق
رود حضرت شیخ العالم آنوقت تنہا
در خانقاہ خود نشستہ بودند فرمودند
کہ خدا است میان خدا جواب داد
لبیک[1] شیخ العالم فرمودند چنانچہ
ہستی ہمچنان بیا میان خدا قدح
پر از شراب پیش شیخ العالم رح
برد و عرض کرد کہ میران سید قطب رح این
شراب دادہ اند و فرمودہ اند

[1] جب کوئی بزرگ یا معزز شخص عرب مین کسی کو پکارتا ہے تو اسکے جواب مین جسکو پکارتے ہین وہ لبیک کہتا ہے ۱۲

کہ جاؤ حضرت مخدوم العالم رح سے کہو کہ مین مارون
حضرت شیخ العالم رح نے پیالہ میان خدا کے ہاتھ
سے لیکر نوش کر لیا اور فرمایا جاؤ اور کہدو کہ
حاجت نہین ہے اس ماجرا پر دو گھڑی کا زمانہ
بھی نہ گذرنے پایا تھا کہ وہ گماشتہ مرگیا اور اسکا
جنازہ باہر نکالا گیا۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم رح اپنی خانقاہ شریف
مین اپنے فیض کے دسترخوان پر بیٹھے تھے کہ
خواجہ ہدا خطہ اودھ کے رئیس قاضی رضی کے
بیٹے آئے انہین کسیقدر شوق کا ولولہ بھی اور
دنیا کی شراب کے نشہ کی مستی بھی تھی خواجہ ہدا نے
آتے ہی یہ عرض کرنا شروع کیا کہ اے حضرت
شیخ العالم رح مین سنتا ہون آپ فرماتے ہین کہ مین
خدا کے بندون کو خدا کے جمال کا جلوہ دکھاتا ہون
حضرت شیخ العالم رح نے فرمایا کہ تو دیکھیگا خواجہ
ہدا نے عرض کیا کہ ہان مین دیکھونگا لیکن خواجہ
ہدا جو کچھ کہتا گستاخانہ کہتا تھا الغرض حضرت
شیخ العالم رح نے فرمایا کہ دیکھ خواجہ ہدا نے نظر ڈالی
تو کیا دیکھتا ہے کہ حضرت شیخ العالم رح کی خانقاہ مین
ایک ستون کھڑا ہے جو آفتاب کا مقابلہ کر رہا تھا
خواجہ ہدا نے کہا اے شیخ العالم رح بیل کو خدا کہتے ہو

کہ برو بر حضرت مخدوم العالم بگو کہ بزنم
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
قدح از دست او بستاندند و نوشیدند
و فرمودند برو بگو کہ حاجت نیست
یک دو ساعت نگذشتہ بود کہ گماشتہ
مذکور مرد و جنازہ او بیرون آمد۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ
روحہ در خانقاہ بر مائدہ فائدہ خود نشستہ
بودند خواجہ ہدا پسر قاضی رضی امیر خطہ
اودھ آمد او را قدرے ولولہ بود و مستی
شراب دنیا ہم داشت آغاز کرد کہ اے
حضرت شیخ العالم میشنوم کہ شما میگوئید کہ
خدا اے را بہ بندگان خدا می‌نمایم حضرت
شیخ العالم رح فرمودند کہ خواہی دید گفت
آرے خواہم دید اما ہر چہ میگفت بگستاخی
میگفت حضرت شیخ العالم رح فرمودند بہبین
او نظر کرد چہ بیند کہ در خانقاہ حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ
ستون ایستادہ است تاب آفتاب
میکرد خواجہ ہدا گفت اے
شیخ العالم (رح) ستون را خدا میگوئی

فوراً اسی گلے مین ڈالکر کھینچنے لگا شیخ العالمؒ سب
مریدون کے ساتھ حق حق کا لفظ فرماتے تھے
اور اسی رسی مین گھسٹتے چلے جاتے تھے الغرض
جب خواجہ ہدا نے حضرت شیخ العالمؒ کو نہین چھوڑا
تو حضرت شیخ العالمؒ نے اسکے کفارہ کی روٹی پکوائی
اور اپنے مرید شیخ بڑہان کے ہاتھ مین دی اور
فرمایا کہ یہ روٹی قاضی رضی خواجہ ہدا کے باپ کو دیجیو
شیخ بڑہان نے وہ روٹی لیجا کر قاضی رضی کے سامنے
رکھدی قاضی رضی کو بھوک بہت تھی قاضی نے
فوراً روٹی لے لی اور چاہتے تھے کہ کھائین
کہ اتفاق سے میران سید قطبؒ موجود تھے
انھون نے قاضی کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ
اے قاضی مت کھاؤ کیونکہ حضرت شیخ احمدؒ نے
تیرے بیٹے کو مارا ہے اور یہ کفارہ کی روٹی بھیجی
ہے قاضی رضی نے تعجب کیا تمام کیفیت معلوم کی
تو تعجب مین رہ گئے اس ماجرا پر ایک گھڑی بھی
نہ گذری ہوگی کہ خواجہ ہدا نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے
قضا کی قاضی نے حضرت شیخ العالمؒ کی خدمت
مین حاضر ہو کر گریہ وزاری کی کہ مین بھی ایک آنکھ
رکھتا ہون معاف فرمایئے حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا مین
کیا کرون تیر نشانہ پر پہونچ چکا - الحاصل قاضی جی اسی روز

در حال قفا[1] در گلو انداخته میبرد حضرت
شیخ العالمؒ با جمیع مریدان لفظ حق حق میگفتند
و میرفتند الغرض چون حضرت شیخ العالمؒ
را نگذاشت حضرت شیخ العالمؒ فی الحال
نان کفارت او پزانیدند و بدست شیخ
بڑہانؒ مرید خود دادند و فرمودند این نان
پیش قاضی رضی پدر خواجه ہدا ببرد شیخ بڑہان
نان مذکور پیش قاضی رضی نهاد قاضی رضی را گرسنگی
بسیار بود در حال نان بگرفت و خواست
که بخورد میران سید قطبؒ حاضر بودند دست
قاضی گرفتند و فرمودند اے قاضی مخور که
حضرت شیخ احمد قدس الله روحه پسر
ترا زده اند و نان کفارت فرستاده اند
قاضی چون کل کیفیت معلوم کردند تعجب
شدند ساعتے نگذشته که خواجه ہدا مذکور
بفرمان الله تعالی وفات یافت قاضی پیش
حضرت شیخ العالمؒ آمده گریه وزاری
کرد که یک چشم دارم عفو فرمایند فرمودند
که چکنم تیر بهدف رسید قاضی عاجز شده
بازگشت -

[1] قوله قفا الخ قفا در گلو سے مراد رسی کا پھندا ہی ۱۲

نقل ہے کہ ملک زکو نے شیخ فریدؒ کو کہ حضرت
شیخ العالمؒ کے داماد تھے بہت رُلایا اور ظلم کیا
حضرت شیخ العالمؒ کو لوگون نے خبر کی کہ میان
شیخ فریدؒ کو ملک زکو کے آدمیون نے پکڑ لیا ہے
حضرت شیخ العالمؒ مریدون کی ایک جماعت
کے ساتھ ملک زکو کے پاس گئے لیکن ملک زکو نے
حضرت مخدومؒ کی سفارش کا کچھ لحاظ نکیا بلکہ شیخ
فریدؒ پر سختی اور ظلم بڑھا دیا بعد اسکے ملک زکو
سوار ہو کر چلا اثنائے راہ مین ایک خندق تھی اس
خندق سے گھوڑے کو پھندایا گھوڑا پھاندتے ہی
بہت تیز ہو گیا ملک زکو کی ران اوکھڑ گئی اور
گھوڑے کی پیٹھ پر ڈگمگا رہا تھا کہ حضرت شیخ العالمؒ
نے ہندی زبان مین یہ دوہا ارشاد فرمایا ترجمہ
دوہا جھول رے بیٹے جھول رے پھر کون جھولنے لگیگا
اور وہان سے اپنی خانقاہ شریف مین واپس
تشریف لے آئے کوٹھے پر ایک بالاخانہ تھا
رات کو وہین ذکر و شغل مین مصروف ہوئے یہانتک
کہ روز روشن ہو گیا اور حجرہ کا دروازہ حضرت مخدومؒ
نے نہین کھولا جبکہ مریدین اور علاوہ مریدون کے
اور لوگ حاضر ہوئے اور حجرہ نہ کھلنے کا سبب دریافت
کیا تو حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ آج ماتم ہے

نقل است کہ ملک زکو شیخ فریدؒ را کہ داماد
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ بود بسے
گریانید و تعدی نمود حضرت شیخ العالمؒ را خبر
کردند کہ میان شیخ فریدؒ را کسان ملک زکو گرفتہ اند
حضرت شیخ العالمؒ با جمعی از مریدان پیش
ملک زکو رفتند و او فرمودہ حضرت شیخ العالمؒ
نشنید بلکہ شیخ فریدؒ را الغرض از سابق زیادہ نمود
وظلم میکرد بعدہ ملک زکو سوار شد درمیان راہ خندق
بودہ است اسپ را بران خندق راند وجست
زدہ روان ترشد ملک زکو از زین خنبید بعدہ
حضرت شیخ العالمؒ این مصرعہ بزبان ہندی
فرمودند

مصرعہ دوہرہ

جھول رے پوت جھول رے پھر کہ جھولائی

وازانجا بازگشتند و در خانقاہ خود آمدند بربام
بالاخانہ بود شب آنجا مشغول شدند الغرض
چون روز شد طبق حجرہ وانکردند چون
مریدان و مردمان دیگر آمدند پرسیدند امروز
طبق حجرہ چرا وا نیست حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ
فرمودند امروز ماتم است

الغرض دوپہر نہین ڈھلی تھی کہ دروازہ حجرہ کا کھلا
اور شیخ برہانؒ کو حکم دیا کہ اے برہان جاؤ دیکھو حرامخوار کا
جنازہ آگیا شیخ برہانؒ گئے تو کیا دیکھین کہ ملک زکو کا
جنازہ چلا آرہا ہے اور شور بلند ہوگیا کہ ملک زکو آج
درد ناسے کانون مین شہید ہوگیا شیخ برہان نے
حضرت شیخ العالمؒ کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا
کہ جنازہ ملک زکو کا آگیا حضرت شیخ العالمؒ حجرہ سے
برآمد ہوئے اور جہان جنازہ رکھا ہوا تھا وہین تشریف
لیجا کر نماز جنازہ پڑھی۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ اور شیخ زکریاؒ ابن
سلیمان جامع مسجد مین یکجا بیٹھے تھے حضرت
شیخ العالمؒ ہمیشہ مراقبہ مین رہتے اور ماسوی
اللہ پر تبرا فرمایا کرتے اور اللہ برتر کے
جمال کے دیدار کی منزل تک پہونچ جایا کرتے
چنانچہ جامع مسجد مین بھی اپنے اسی حال کے ساتھ
بیٹھے تھے اور شیخ زکریاؒ بلند آواز سے قرآن شریف
کی تلاوت فرما رہے تھے حضرت شیخ العالمؒ
نے فرمایا کہ آہستہ پڑھنا چاہیئے اور پھر اپنی
حالت مین مستغرق ہوگئے شیخ زکریاؒ نے جانا کہ
حضرت شیخ العالمؒ کو نیند آگئی ہے اور دوبارہ تنبیہ
یون خطاب فرمایا کہ میرے بھائی شیخ احمدؒ کیا سوتے ہین

الغرض دو پاس نگذشته که طبق حجره واز شد[1]
و شیخ برهان الدین رح را فرمودند اے برهان
برو ببین که جنازهٔ حرامخوار آمد شیخ برهان رح
رفت چه بیند که جنازهٔ ملک زکو مے آید و شور افتاد
که ملک زکو امروز درموضع دردو شهید شد شیخ برهان رح
آمد و بحضرت شیخ العالم رح عرض کرد که جنازهٔ
ملک زکو آمد حضرت شیخ العالمؒ از حجره آمدند
و رفتند و نماز جنازهٔ ملک زکو
بگزاردند۔

نقل است که حضرت شیخ العالم قدس الله روحه
و شیخ زکریاؒ ابن شیخ سلیمان در مسجد جامع یکجا نشسته
بودند حضرت شیخ العالم رح دائم در مراقبه میبودند
و از ماسوی الله تبرا میفرمودند و بمشاهدهٔ جمال
حق تعالے مے پیوستند سے آنجا هم در خیال
خود نشسته بودند شیخ زکریاؒ تلاوت قرآن شریف
با آواز بلند میکردند حضرت شیخ العالمؒ فرمودند
آهسته باید خواند و باز در خیال خود شدند الغرض
شیخ زکریاؒ دانستند که حضرت شیخ العالمؒ را
خواب آمده است فرمودند برادرم شیخ احمد رح
خواب میکنند یک دو کرت همچنین فرمودند

[1] قوله واز اور وا دونون کھلنے کے معنون مین آتا ہے ۱۲

اور اپنا ہاتھ آپکے زانو پر رکھکر ہوشیار کیا حضرت
شیخ العالم رح نے فرمایا کہ کتنے میرے سامنے سو جاینگی
الغرض جب نماز سے فارغ ہو چکے واپس آئے۔
شیخ زکریا رحکے پاؤن زمین پر سیدھے نہ پڑتے تھے
لوگون کے کندھے پکڑ کر چلتے تھے جب اس حالت
پر چند روز گذرے حضرت شیخ العالم رح انکی عیادت کو
تشریف لیگئے اور حضرت رح کا دستور تھا کہ جب
کسیکی عیادت کو جاتے اگر بیمار کو کوئی چیز کھلاتے
تو اسکی صحت اور زندگی کی امید کیجاتی الغرض شیخ
زکریا رح سے کوئی شے کھانے کو پوچھا اور کچھ
کھلانا چاہتے تھے کہ طبیب اور عورتون نے
منع کیا یہانتک کہ حضرت شیخ العالم رح نے تھوڑا
پانی پلانا چاہا مگر اُن سبنے پانی بھی نہ دیا حضرت
شیخ العالم نے فرمایا کہ مہلت تمام ہوگئی اللہ برتر کے
حکم سے دوسرا جمعہ بھی نہ گذرنے پایا کہ دنیا سے
آخرت کی جانب روانہ ہو گئے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم رح کوٹھے پر اپنے
حجرے مین تشریف رکھتے تھے ایک مرید جو بقال تھا
شراب پیئے ہوئے حضرت شیخ العالم کی خانقاہ
مین آیا اور شراب کی مستی مین یہ کہتا تھا کہ حق پیر
میرا پاک حق پیر میرا پاک حق پیر پاک پاک

و دست خود بر زانوے حضرت شیخ العالم رح
نہادند و ہوشیار کردند حضرت شیخ العالم رح
فرمودند کہ کسان پیش من خواہند خفتید الغرض
چون از نماز فارغ شدند باز گشتند پاے شیخ زکریا
بر زمین راست نمی افتاد دست بر کتف مردان
انداختہ میرفتند چون چند روز گذشت حضرت
شیخ العالم رح با مریدان براے عیادت شیخ زکریا
رفتند و طریق حضرت شیخ العالم رح میبود کہ چون
براے عیادت مریض میرفتند اگر چیزے اورا
میخورانیدند امید بر صحت و حیات مریض میشد
الغرض چون پیش زکریا رح رفتند پرسیدند و میخواستند
کہ چیزے تناول بکنانند طبیب و عورتان ہمہ مانع شدند
بحدیکہ حضرت شیخ العالم رح فرمودند قدرے
آب بدہند ایشان آب ہم ندادند فرمودند مہلت
تمام شد بفرمان اللہ تعالے جمعہ دوم نگذارند
کہ از دنیا بآخرت شتافتند و رحلت فرمودند۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
بالاے بام در حجرۂ خود نشستہ بودند مریدے بقال بود
شراب خوردہ در خانقاہ حضرت شیخ العالم رح
آمد و بمستی شراب میگفت حق پیر من پاک
حق پیر من پاک حق پیر پاک پاک

ہرچند کہ اسکو منع کیا گیا لیکن وہ اس کہنے سے
باز نہین آتا تھا جب دیر ہوگئی تو حضرت شیخ العالم رح
کوٹھے سے نیچے تشریف لائے اور فرمایا کہ تیرا
پیر کیونکر پاک ہے اس لیے کہ تیرا پیر بندہ ہے اور
بندہ سر سے پاؤن تک پلید ہے پھر پاک
کس طرح ہوا پاکی تو خاص اللہ برتر ہی کے واسطے
ہے اسکی ذات کے سوا اور کیسکے لیے پاکی کی صفت
صادق نہین ہوسکتی الغرض وہ اُن کلمون سے
باز نہ آتا تھا اور اسی طرح برابر کہتا چلا جاتا تھا
آخرکار حضرت شیخ العالم رح نے اپنا عصا اس زور سے
زمین پر مارا کہ عصا ٹوٹ گیا اور اسکی شراب
کی مستی دور ہوگئی اور موت کی مستی طاری ہوگئی
اور اپنے آپے سے بے آپ ہوگیا۔ شیخ برہان رح
اس بقال کے گاؤخانہ سے ایک گاؤ حضرت شیخ العالم رح
کی خانقاہ مین لائے اور عرض کیا کہ آپ ہاتھ پکڑ لیجیے
پیر حکم ہوجائے تاکہ گاؤ کو ذبح کرکے خرچ کرین مگر حضرت
شیخ العالم رح حکم نہین دیتے تھے جب عرض کرنیکی
انتہا ہوگئی اور اسکی حالت غیر ہونے لگی تو شیخ بجھتیا رح
کو جو حضرت شیخ العالم رح کے بہت بڑے دوست تھے کہا کہ
آپ حضرت مخدوم رح سے سفارش کرین شاید قبول ہوجائے شیخ
بجھتیا نے حاضر ہوکر زمین پر سر رکھدیا اور کمال تعظیم سے

ہرچند اورا منع کردند او از ان خیال نمیگذشت
چون بسیار شد حضرت شیخ العالم رح از بام فرود
آمدند و فرمودند بگو پیر چگونہ پاک باشد کہ پیر تو
بندہ است و بندہ تمام پلید است پاک چون
شد پاکی مر حق تعالےٰ را است بجز او را پاکی رست
نیاید الغرض او از ان گفتن باز نمی آمد چنانچہ
میگفت ہمچنان میگفت حضرت شیخ العالم رح عصا
بر زمین زدند عصا بشکست مستی شراب او
فرود آمد مستی مرگ در گرفت از خود بیخود شد
شیخ برہان رح گاؤ از خانہ او در خانقاہ
حضرت شیخ العالم رح آوردہ و عرض کردہ کہ اے
پیر دستگیر فرمان شود کہ تا گاو را ذبح
کنند و خرج[1] فرمایند حضرت شیخ العالم رح
نمیفرمود چون نہایت شد و کار بغایت
رسید بر شیخ بجھتیا رح کہ یار بندگی حضرت
شیخ العالم رح بود ہر ہمہ مزاحم شدند کہ شما
عرض کنید شاید قبول افتد شیخ بجھتیا
رح آمد سر بر زمین نہاد و بتعظیم تمام

[1] قولہ خرج فرمایند یعنی اس گاؤ کے گوشت کو خدا کی راہ مین خرچ کرین یا جسطرح شیخ العالم رح فرمائین اس طرح خرچ کرین ١٢

حضرت ہاتھ پکڑنے والے پیر کے سامنے کھڑے
ہو کر عرض کیا کہ حکم ہو جائے تاکہ گاؤ ذبح کریں اور
بقال نجات پاوے حضرت شیخ العالم رح نے فرمایا
کہ اے بختیار رات کو پاک رب العزۃ نہیں معبود
مگر اللہ کی درگاہ میں میں ذبح کیا گیا تھا اب تیر
نشانہ پر پہونچ گیا اور کام تمام ہو چکا اے بختیار کہ نکلو
اور اس خیال کو چھوڑو الغرض تین روز نہیں گذرے
تھے کہ بقال مرید انتقال کر گیا اور مستی سے ہوشیاری
کیجانب کوچ کیا۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم رح نے ایک روز اپنے
گھر والوں سے فرمایا کہ اس فقیر نے اپنے معبود کی درگاہ
میں بہت گستاخی کی اے گھورے کی ماں ہوشیار ہو جاؤ
اور گھورے کے کار خیر کے سامان میں کوشش کرو
کیونکہ رب العزۃ کی درگاہ کے قاصد چند مرتبہ اس
فقیر کے پاس بلانے کی غرض سے آئے کہ اے احمد
تو چلا آ اور اس فنا ہو جانے والے جہان سے باقی رہنے والے
گھر کی جانب کوچ کر اور اس فقیر نے ہر مرتبہ روگردانی کی
اور کہتا تھا کہ ہم ایک ہی بیٹا رکھتے ہیں جب تک میں اسکی
شادی نہ دیکھ لونگا ہرگز نہ آؤنگا مگر اب بہت دیر ہو گئی
تم کو اس سے غافل نہ رہنا چاہیئے اور شیخ العالم رح کے فرزند کا
نام شیخ المشائخ شیخ عارف احمد روشن کی سند انکی دلیل تھا

پیش حضرت پیر دستگیر استادہ شد و عرض کرد کہ
فرمان شود تا گاو را ذبح کنند و او نجات یابد حضرت
شیخ العالم رح فرمودند اے بختیار در درگاہ
سبحان رب العزت حضرت لا الہ الا اللہ من
کشتہ شدہ بودم حالا تیر بہدف رسید کار
باتمام انجامید اے بختیار بگذر و بگذار الغرض
مدت سہ روز نگذشت کہ آن مرید
وفات یافت و از مستی بہوشیاری
شتافت۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ
روحہ روزے با اہل بیت خود گفتند این فقیر
در حضرت معبود خود بسیار گستاخی کرد اے
مادر گھورے ہوشیار شو و در استعداد کار خیر گھورے
کوشش کن کہ رسولان حضرت رب العزت
چند بار بر این فقیر بطلب آمدند کہ اے احمد رح
بیا و از این جہان فانی بمکان باقی رحلت
فرما و این فقیر ہر بار اعراض کردہ میگفت
یک پسر داریم تا دامیکہ عروسش نہ بینم ہرگز
نیایم تا اکنون بسیار شد باید کہ از این غافل نشوی
و پسر حضرت شیخ العالم رح شیخ المشائخ شیخ
عارف احمد انار اللہ برہانہ نام بود

حضرت شیخ العالم کمال شفقت سی گھوڑے کہا کرتے تھے
الغرض بعد اسکے ایک روز حضرت شیخ العالمؒ نے
شیخ نور الدین ابدالی سے جو میران سید موسیٰؒ کے
خلیفہ تھے اور حضرتؒ کے ساتھ کمال درجہ عقیدت
رکھتے اور اخلاص سے حضرت کی حضور مین حاضر ہوا کرتے
تھے یون فرمایا کہ اے شیخ نور الدینؒ اپنی
بیٹی اس فقیر کے بیٹے گھوڑے سے منسوب کر دے
شیخ نور الدین کو انکار کی قوت نہ تھی اور اسی وقت
قبول کر لیا حضرت شیخ العالم مریدون کے ایک
گروہ اور شیخ نور الدین ابدالیؒ کے ساتھ اُٹھکر
روانہ ہوئے کہ آج عقد نکاح سے فارغ ہوجاؤن
یہانتک کہ شیخ نور الدینؒ کے دروازہ پر پہونچ کر
مع مریدون کے بیٹھے اور شیخ نور الدینؒ نے اپنے
گھر مین جاکر اور تمام گھر والون کو بلا کر ساری حقیقت
بیان کی۔ سب لوگون نے سنکر خموشی اختیار کی
لیکن قاضی ہمن نے جو شیخ نور الدینؒ کے خسر اور
ایک ذی مقدرت شخص تھے قبول نکیا اور آئے
بھی نہیں بلکہ یون کہا کہ ہماری اور فقیرون کی کیا
قرابت اور کیا نسبت خصوصاً ایسے شخص کمال درویش
کے ساتھ جسکے مقابلہ مین کسی کو دم مارنیکی مجال نہین جسکی
ایک کلہ مین آگ ہو ایک مین پانی الغرض وہ نہ آئے

حضرت شیخ العالم رح از بسیاری شفقت گھوڑے
میگفتند بعد ازین روزے از روزہا شیخ
نور الدین ابدالی کہ خلیفہ میران سید موسیٰ بودند
و با حضرت شیخ العالم رح اعتقاد تمام داشتند
و با خلاص مے آمدند حضرت شیخ العالم رح فرمودند
اے شیخ نور الدین دختر خود پسر این فقیر گھوڑے
را خواہی داد شیخ نور الدین امجال اعراض نماند
فی الحال قبول کردند حضرت شیخ العالم رح بجمعے
مریدان با شیخ نور الدین رح در حال برخاستند
روان شدند کہ امروز عقد نکاح فارغ گردانیم
حضرت شیخ العالم بر در شیخ نور الدین رفتند و با
مریدان نشستند شیخ نور الدین رح درون رفتند
کل خیلخانہ را طلبیدند و کیفیت تمام مشرح بیان
کردند ہر یکے ساکت شدند اما قاضی ہمن خسر
شیخ نور الدین کہ مردے صاحب دستگاہ
بود قبول نکرد و حاضر ہم نشد بلکہ گفت ما را با
درویشان چہ قرابتے و چہ نسبتے خصوصاً
با چنین درویش صاحب حال کہ کس را
مجال دم زدن نیست کہ یک کلہ آتش
دارد و یک کلہ آب الغرض نہ آمدند

سلہ تو بہک کلہ الخ یعنی ایک مین غضب ہے ایک مین رحم ۱۲

اور نہ قبول کیا حضرت شیخ العالمؒ نے جب قاضی ثمن شیخ
نور الدینؒ کے خسر کا منشار بکاشفۂ باطن کے ذریعے
معلوم فرمایا تو قاضی ثمن کی نسبت حضرتؒ کے دل مین
کدورت پیدا ہوگئی الغرض شیخ نور الدینؒ نے
گھر والون سے مشورہ کیا اور کہا کہ ہمنے یہ لڑکی حضرت
شیخ العالمؒ کے فرزند کو دے دی لیکن بغیر کسی کدورت کے
حضرت شیخ العالمؒ سے چند روز کی مہلت مانگنی
چاہیے تا کہ شادی کا سامان بہم کیا جائے۔ بعد اس
مشورہ کے تمام گھر والون کے اتفاق سے کئی کتخدا
لڑکیان بنا سنوار کر حضرت شیخ العالمؒ کے حضور مین اپنے
ساتھ لیکر حاضر ہوئے حضرت مخدوم العالمؒ نے
فرمایا کہ اے شیخ نور الدینؒ یہ کیا ہے شیخ نور الدینؒ نے
عرض کیا کہ یہ لڑکیان تھوڑی مہلت مانگتی ہین تا کہ شادی
کا سامان اور درستی کی جائے حضرت شیخ العالمؒ نے
شفقت مبذول فرمائی اور فرمایا کہ اے شیخ نور الدینؒ
ہمنے چھ مہینے کی مہلت دی جاؤ سامان کرو اسکے
بعد حضرت شیخ العالمؒ وہان سے واپس تشریف
لائے اور خانقاہ شریف مین آکر اس حجرہ کے
اندر جو کوٹھے پر تھا جاکر اپنے شغل مین مشغول
ہوئے ایک گھڑی نہ گذری تھی کہ قاضی ثمن کا
خون جاری ہوگیا یہانتک کہ جان کے لالے پڑگئے

و نہ قبول کردند قاضی ثمن خسر نور الدینؒ رح را
حضرت شیخ العالم رح بضمیر باطن دریافتند
مکدری باطن درحقش واشتند الغرض شیخ
نور الدین رح با خیلخانہ مشورت کردند کہ این
دختر بہ پسر حضرت شیخ العالم رح دادیم اما سبب
بے مکدری حضرت شیخ العالم رح چند روز
مہلت باید خواست کہ استعداد کردہ آید باتفاق
خیلخانہ چند دختر آراستہ کردہ پیش حضرت
شیخ العالم رح آوردند حضرت شیخ العالم رح
فرمودند اے شیخ نور الدین (رح) این چیست
شیخ نور الدین رح عرض کردند ایشان
چندے فرصت میخواہند تا عیش وجیش کردہ
آید حضرت شیخ العالم رح را شفقت در کار شد
فرمودند اے شیخ نور الدین رح شش ماہ
مہلت دادیم بروید و استعداد[1] او شوید
الغرض حضرت شیخ العالم رح از آنجا بازگشتند
و در خانقاہ خود آمدند و بحجرہ کہ بالائے بام
بود رفتند و در آن مشغول شدند ساعتے
نگذشتہ بود کہ قاضی ثمن را خون روان
شد بحدیکہ کار بجان رسید

[1] قولہ استعداد الخ مہیا کرنا ۱۲

ناچار قاضی ثمن کو حضرت شیخ العالم رح کی خانقاہ مین لائے
اور کیفیت عرض کی حضرت شیخ العالم رح نے کچھ توجہ نفرمائی
جب بیماری انتہا کو پہونچ گئی اور قاضی ثمن کی حالت
بہت غیر ہوئی شیخ بختیار رح حاضر ہوئے اور عرض کیا
کہ اے ہاتھ پکڑنے والے پیر قاضی ثمن کو چند روز کے
لیے بیماری سے مہلت مل جائے تاکہ حضرت شیخ عارف
احمد کا کار خیر انجام کو پہونچ جائے حضرت شیخ العالم نے
شیخ بختیار رح کی سفارش قبول فرمائی کیونکہ وہ حضرت
مخدوم رح کے مقبول تھے اور کوٹھے سے نیچے اتر آئے
اور بارہ گز کپڑا منگوا کر قاضی ثمن کو خلعت دیا اور
فرمایا کہ جاؤ گھورتے رح کی شادی تک ہمنے مہلت دی
اللہ برتر کے حکم سے یہ پیام پہونچتے ہی قاضی ثمن
کا خون بالکلیہ بند ہوگیا او صحت کامل حاصل
ہوگئی اور اپنے گھر واپس گئے بعد اسکے جب
حضرت شیخ عارف احمد کی شادی کا کام انجام
ہوچکا اور مقصود پورا ہولیا قاضی ثمن کا خون
پھر اسی طرح اسی مقدار کے ساتھ جاری ہوگیا
لوگون نے پھر حضرت شیخ العالم رح کی خدمت مین عرض
کیا اور قاضی ثمن کی صحت چاہی حضرت مخدوم رح
نے فرمایا کہ تیر نشانہ پر پہونچ چکا اور کام تمام ہوگیا
کہنے اور نجات چاہنے کا موقع نہین ہے

قاضی ثمن را در خانقاه حضرت شیخ العالم
رح آوردند کیفیت قاضی ثمن را عرض کردند
حضرت شیخ العالم رح قبول نمیفرمودند چون نهایت[ل]
شد کار بنهایت رسید شیخ بختیار رح آمدند و
عرض کردند اے پیر دستگیر قاضی ثمن را چند روز
مہلت شود تا کار خیر حضرت شیخ عارف احمد
باتمام رسد حضرت شیخ العالم رح سخن بختیار رح
اختیار فرمودند که او مقبول آنحضرت
رح بود و از بام فرود آمدند و دوازده
گز جامه آوردند و تشریف پیش قاضی ثمن داشتند
و فرمودند برو تا کار خیر گھورتے رح ترا فرصت
دادیم بفرمان اللہ تعالی خون درحال
بایستاد قاضی ثمن را صحت کلے شد
و در خانه رفت چون کار خیر حضرت شیخ
عارف احمد الصرام شد و مقصود باتمام
رسید باز خون ہمچنان بیامد و قدیم روان شد
پیش حضرت شیخ العالم رح عرض کردند و نجات
خواستند فرمودند که تیر بهدف رسید
و کار باخر انجامید محل گفتن و نجات جستن نیست

ل قوله نهایت شد یعنی جب قاضی ثمن کی حالت غیر ہوگئی اور مرنے کے قریب پہونچ گئے ۱۲

المختصر چند روز نہ گذرے تھے کہ قاضی ثمن نے
قضا کی ۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم کے یہان ایک
فرزند پیدا ہوا جسکا شیخ عبدالعزیز نام رکھا اللہ تعالیٰ کے
حکم سے پیدا ہوتے ہی لفظ حق زبان پر لایا اور سب نے
اپنے کانون سُنا شیخ عبدالعزیز غیر معمولی نشو و نما رکھتے تھے
اور خلافِ دستورِ دنیا امور انسے ظاہر ہوتے دس مہینے
کی عمر مین سات آٹھ برس کے بچون کی مانند باتین
کرتے اور چلتے اور دوڑتے اور بچون کے ساتھ
کھیل مین مشغول ہوتے تھے حضرت شیخ العالم رح نے
فرمایا کہ یہ کیسا شور ہے ہماری درگاہ مین شور لائق
نہین ہستی سے فنا کے ساتھ بدل جانا چاہیے بعد اسکے
قصبہ کے باہر پورب طرف کی ڈگی تشریف لیگئے اور
اُس ٹیلہ پر جو روضہ مخدوم چوڈی رانا اور روضہ مخدوم
سعید رانا کے درمیان مین حوض کے اوپر ہے فرمایا
کہ اس بچہ کا مقام یہ جگہ ہے الغرض جب گھر مین
تشریف لائے تو حضرت شیخ العالم کے گھر والون نے
پوچھا کہ کہان تشریف لیگئے تھے فرمایا قبر کی جگہ دیکھنے
گیا تھا حضرت شیخ العالم کے گھر والے کانپ گئے اور
عرض کیا کہ بی بی اور سب گھر والا اور سب عزیز صحیح اور
سلامت ہین قبر کی حاجت کسکے لیئے ہے حضرت

چند روز نگذشت که قاضی ثمن مذکور وفات
یافت ۔

نقل است که در خانه حضرت شیخ العالم رح فرزندی تولد
شد نام فرزند شیخ عبدالعزیز نهادند بفرمان اللہ تعالیٰ
بمجرد آمدن اینجهان لفظ حق بزبان راندند و همه خلق
بگوش ظاهر شنیدند شیخ عبدالعزیز روز بروز بزرگ
میشد و خوارق های عادت از ایشان ظاهر میشدند
در ده ماه راشده بودند که همچو بچگان هفت و هشت
ساله حکایت میکردند و میدویدند و دوان میشدند
با بچگان بلعب مشغول میگشتند حضرت شیخ العالم رح
فرمودند که چه شور ست در حضرت ما شور نشاید
از هستی بفنا مبدل میباید بعده رفتند بیرون قصبه
طرف شرق ڈگی بر سر بلندے که میان روضه
مخدوم چوڈی رانا و میان روضه سید مخدوم سعید رانا
بالاے حوض است فرمودند مقام این بچه اینجاست
الغرض چون در خانه آمدند اہل بیت حضرت
شیخ العالم رح پرسیدند کجا رفته بودند فرمودند
مقام قبر دیدن رفته بودم اہل بیت حضرت
شیخ العالم بلرزیدند و گفتند که اہل خانه
و جمله طفلانه و جمیع عزیزان بصحت و سلامت
اند مقام قبر برای که حاجتست حضرت

نام شیخ عارف رکھا یہ فرزند پروردگار کے پہنچانے والے
اور اللہ کے تحقیق کرنے والے اور کامل درکامل تر زمانہ
کے جیسا کہ چاہیئے اور لائق ہے اللہ برتر کے ولیوں سے
ایک ولی ہوئے اور حضرت شیخ العالم رح کے قائم مقام
یہی فرزند تھے اور ان کی عمر چالیس برس کی ہوئی
جو گروہ ان سے ملاقات کرتا یہ کہتا کہ شیخ عارف
احمد رح ہم سے جسقدر محبت الفت شفقت رکھتے ہیں دوسرے
سے نہیں رکھتے اس فقیر نے اپنی تمام عمر میں کسی
سے نہیں سنا ہے کہ ہمکو حضرت شیخ عارف احمد رح
سی محبت نہ تھی یا مجھ پر شفقت نہ فرماتے تھے بلکہ یون
کہتا کہ حضرت شیخ عارف احمد رح کو جیسی محبت اور دوستی
ہم سے ہے دوسرے سے نہیں اور یہ عنایت
انکی ولایت کے کمال کے سبب سے تھی کیا خوب
کمال اور کیسا اچھا پیارا وصف تھا جو حضرت
شیخ عارف احمد رح کو میسر تھا ہمنے صرف یہی مختصر لکھا

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم رح کبھی کبھی فرماتے
مین اپنی جان کا مالک ہون موت کا فرشتہ بغیر
اجازت میری روح نہین نکال سکتا (تیرے کوچہ
مین عاشق یون جان دیتے ہین ✽ کہ وہان پہنچنے
فرشتہ کی گنجایش ہرگز نہین) میری موت میرے
اختیار مین ہے اگر چاہون مرجاؤن اور نچاہون

شیخ عارف رح نام نہادند عارف ربانی محقق سبحانی
کامل واکمل وقت چنانچہ باید وشاید ولیے من
اولیاء اللہ تعالی شدند ودر مقام حضرت شیخ العالم
قدس اللہ روحہ این ایشان بودند ومواز نہ عمر چہل
سال یافتند ہر طائفہ کہ با ایشان ملاقی میشدے
میگفتی کہ چنانچہ شیخ عارف احمد رح با ما محبت والفت وشفقت
میداشتند با دیگرے نیست این فقیر تمامت
عمر خود از کسی نشنیدہ است کہ ما را با حضرت
شیخ عارف احمد رح محبت نبود یا برمن شفقت نمیداشتند
بلکہ ہمچنان میگفت کہ چنانچہ شیخ عارف احمد رح را با ما
محبت موتست با دیگرے نیست واین عنایت از کمال
ولایت ایشان بود زہے کمال وزہے وصف الاشمال
کہ حضرت شیخ عارف احمد رح را میسر آمدہ بود ہم بدین
اختصار افتاد۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم گاہ وبیگاہ
میفرمودند کہ مالک جان خویشم ملک الموت نتواند
کہ بے رخصت جان ما را قبض کند **بیت**

در کوے تو عاشقان چنان جان بدہند
کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز

موت من باختیار من است اگر بخواہم بمیرم واگر نخواہم

تو ہمیشہ اسی طریقہ اسی انتظام سے رہوں مگر یان
اپنے اختیار سے یون چلا جاؤں کہ اسکو خبر بھی نہو
یا مین مراقبہ مین ہون کوئی سر تن سے جدا کرے
اور یہ اسکا اشارہ ہے کہ حضرت شیخ العالم رح کی موت
ظاہر کی موت سے پیشتر ثابت ہو چکی تھی جیسا کہ فرمایا
نبی نے انپر اللہ کا درود اور سلام (مرو تم اس سے
پہلے کہ مرو گے تم)

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم رح نے مریدوں کے
ایک گروہ کے ساتھ سفر فرمایا ایک جنگل مین پہونچے
اس جنگل مین ایک درخت پکریا کا بہت خوشنما تھا
اور اس درخت کے نیچے نہایت پر صفا فضا و مقام
وفا تھا حضرت شیخ العالم رح وہان اُترے اور اپنے
شغل مین مشغول ہوئے ایک گھڑی گذری تھی کہ
حضرت شیخ العالم رح کی پاک جان کی چڑیا خاک کے
قالب کے پنجرہ سے اُڑی اور حقیقی منزل مقصود مین
پہونچ گئی مرید گریہ و زاری کرنے لگے اور کہا کوئی
اعتبار نکریگا کہ حضرت شیخ العالم رح نے فنا کے گھر سے
بقا کے گھر کی جانب کوچ فرمایا بلکہ یون گمان کرینگے
کہ کوئی بہت بڑی نذر کی رقم آئی ہوگی ان سب نے
اسکے لالچ سے حضرت شیخ العالم کو مار ڈالا حضرت
شیخ العالم رح اس مخاطرہ کے ساتھ ہی زندہ ہو گئے

تا ابدالآباد بدین طریق و بدین انتظام باشم مگر آنکہ باختیار
خود بروم کہ او را خبر نباشد یا در مراقبہ باشم کسے سر از تن
جدا گرداند و این اشارت برآنست کہ موت حضرت
شیخ العالم رح پیش از موت ظاہری ثبوت یافتہ
بود کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم موتوا قبل
ان تموتوا۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
با جمعے از مریدان مسافر شدہ[۱] بودند در جنگلے
رسیدند در آن جنگل درختے از پکریا باحسن و زیب بود
و زیر آن درخت صحن غایت صفا و مقام وفا داشت
حضرت شیخ العالم رح آنجا نزول فرمودند و در کار
و بار خود مشغول شدند ساعتے گذشتہ بود کہ مرغ
جان حضرت شیخ العالم رح از قفس قالب خاک
پرید و بمقصود حقیقی رسید مریدان در گریہ و زاری
شدند و گفتند کسے استوار نخواہد شت کہ حضرت
شیخ العالم رح از دار فنا بدار البقا رحلت فرمودند
بلکہ گمان خواہند کرد کہ فتوحے بزرگ رسیدہ
باشد ایشان حضرت شیخ العالم رح را کشتند حضرت
شیخ العالم رح ہمان زمان زندہ شدند

[۱] قولہ مسافر شدہ بودند یعنی سفر کیا تھا ۱۲

اور فرمایا کہ فقیر کی روح کے واسطے یہ مقام بہت ہی اچھا تھا لیکن جب تم لوگ ایسا کہتے ہو تو آؤ اٹھو روانہ ہو۔ اور اُس مقام سے روانہ ہو گئے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم جب بہار شریف کے مقام سے شہر اودھ مین رونق افروز ہوئے شیخ پورہ مین دریا کے کنارے عین لب آب پر ایک مسجد مین اُترے جاڑے کی ہوا نے انتہا کا اثر کیا یہانتک کہ جن لکڑیون ہندوون کے مردے پھونکے گئے تھے اُنھین کے سوختہ جو وہان پڑے تھے حضرت شیخ العالم رح وہ لکڑیان اٹھالائے اور اُسی جلاتے اور تاپتے تھے ایک سید جو نماز کو آئے تھے کیا دیکھین کہ یہ درویش مسجد مین ناپاک لکڑیان لایا ہے سید نے بہت ناگوار طریقہ سے کہا کہ اے درویش یہ ناپاک لکڑیان تو مسجد مین کیون لایا حضرت شیخ العالم نے فرمایا مین مرد فقیر ہون میرے پاس کپڑا نہین ہے جسمین یہ لکڑی پاک ہے الغرض سید مذکور نماز پڑھکر گھر چلے گئے رات مین اُنکو غسل کی حاجت ہوئی تڑکے دریا کنارہ غسل کیا جب مسجد مین آئے اسقدر سردی معلوم ہوئی کہ ہلاک ہونے لگے اس آگ کے نزدیک آئے حضرت شیخ العالم نے فرمایا اے سید تم کیون اس آگ کے نزدیک

و فرمودند کہ این مقام خوب بود واح فقیر بود و فقیر را بغایت خوش آمدہ بود اما چون شما یان ہمچنان میگوئید بیائید و برخیزید روان شوید بعدہ ازان مقام روان شدند بمسافرت آمدند۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم رح از خطہ بہار چون در شہر اودھ رسیدند در شیخ پورہ مسجد در کنارہ لب آب سرد بود آنجا فرود آمدند ہوا سے سرما سخت گرفت تا بقیہ ہیزم سوختگان مردگان کافران کہ آنجا افتادہ بود حضرت شیخ العالم رح آن ہیزم آوردند و میسوختند و دفع سرما میساختند سیدے بود کہ از جہت نماز آمدہ بود چہ بیند کہ این درویش ہیزم ناپاک در مسجد آوردہ است سید با نکار تمام گفت اے درویش این ہیزم ناپاک چرا در مسجد آوردی حضرت شیخ العالم رح فرمودند من مرد فقیرم جامہ ندارم مرا این ہیزم پاک است الغرض سید مذکور بعد الفراغ نماز در خانہ رفت شب او را حاجت غسل افتاد علی الصباح در لب آب غسل کرد چون در مسجد در آمد چنان سرما گرفت کہ در معرض ہلاک شد نزدیک این آتش آمد حضرت شیخ العالم رح فرمودند اے سید چرا نزدیک این آتش

آتے ہو رات کو کہتے تھے کہ یہ لکڑی ناپاک
ہے سید نے یون کہنا شروع کیا کہ اے
درویش میرے واسطے اسوقت یہ آگ
پاک ہے اور جان سے زیادہ عزیز
ہے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ اور شیخ جمال گوجری
ایک روز جنگل گئے اور مذکورۂ بالا لکڑی کو تلاش
کرتے پھرتے تھے مگر کہین کوئی لکڑی نہ پائی صرف
ایک انگلی برابر لکڑی ایک جگہ پڑی تھی جسمین سے
نصف حصہ حضرت شیخ العالمؒ نے اپنی پگڑی مین کرلیا
اور نصف حصہ حضرت شیخ جمال گوجری نے اپنی
پگڑی مین اور مسجد مین آکر دو رکعت اسپر پڑھکے
شکر الٰہی ادا کی اور کہا اللہ پاک اور برتر نے اپنے
کرم سے اس لکڑی کو عزیز گردانا اور ناپاک سے
پاک کیا جو آج اسقدر عزیز ہوگئی ہے کہ کہین نہین
پاتا ہون اور قصہ یون تھا کہ اس زمانہ مین اس
لکڑی کو کوئی قبول نکرتا تھا اور تمام مخلوق کو اسکے
ناپاک ہونے کا اقرار تھا۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم ایک روز اپنے حجرہ
مین بیٹھے تھے شیخ بختیار سامنے تھے فرمایا اے بختیار
کوئی چیز دیکھ رہے ہو شیخ بختیار نے عرض کیا ہان

می آئی شب میگفتی کہ این ہیزم ناپاک ست
سید آغاز کرد اے درویش این
آتش مرا درینوقت پاک و عزیز تراز
جان ست۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم رح و شیخ
جمال گوجری روزے در صحرا بیرون آمدہ
بودند و آن ہیزم تفحص میکردند جائے نیافتند
در محلے مقدار انگشت افتادہ بود نصفے ازان
حضرت شیخ العالم رح بہر دستار خود گرفتند
و نصفے ازان شیخ جمال گوجری بہر دستار خود
گرفتند در مسجد آمدند دوگانہ شکرانہ خدا تعالی
بجا آوردند و گفتند حق سبحانہ تعالے
بکرم خود این ہیزم را عزیز گردانید از ناپاکی بپاکی
آورد کہ امروز چنان عزیز شدہ است
کہ جائے نیابم و قصہ چنان بود کہ دران ایام
آن ہیزم را کسے قبول نمیکرد و جملہ خلق بانکار
اقرار میکردند۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم رح
روزے در حجرہ خود نشستہ بودند شیخ بختیار
پیش بودند فرمودند اے بختیار چیزے
می بینی شیخ بختیار عرض کرد آرے

ہاتھ پکڑنے والے پیر کو دیکھتا ہوں فرمایا کیا دیکھتے ہو
عرض کیا کہ ہاتھ پکڑنے والے پیر کا سارا حجرہ سونیکا
دیکھ رہا ہوں فرمایا کچھ کام آئیگا شیخ بختیار رح نے اسی
حکمت سے عرض کرنا شروع کیا کہ سارے ہاتھ پکڑنیوالے
پیر اسمین خاص اختیار مختار کا اور بختیار کو مختار کے
اختیار سے کام حضرت شیخ العالم نے فرمایا ہم دیکھو
تو کیا دیکھتے ہین کہ پاک حجرہ بالکلیہ خاک کا ہے

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم اپنے مقام مین بیٹھے تھے
شیخ بختیار رح ایک مرد تھا جو ایک جواہر کے سوداگر
کا غلام تھا اسکا مالک اس قصبہ مین سوداگری کو
آیا تھا شیخ بختیار رح کی نظر حضرت شیخ العالم رح پر پڑی
اور کامل اعتقاد ہوگیا اور خدمت پر کمر باندھی چنانچہ
ہمیشہ صبح و شام آکر کھڑے ہوتے اور سلام کرکے چلے جاتے
اور اپنے مالک کی خدمت مین جا پہونچتے اسیطرح
چھ مہینہ گذر گئے اور حضرت شیخ العالم رح نے کچھ التفات
فرماتے نہ پوچھتے کہ تم کون ہو اور کہاں سے
ہو اور کس کام کے لیے آتے ہو اور ظاہر کی آنکھ
سے شیخ بختیار رح کے ظاہر پر نظر بھی نہ فرماتے تھے
بعد چھ مہینہ کے ایک روز شیخ بختیار رح کے جی مین خطرہ
گذرا کہ ایک انتہا کا کامل اور اللہ کا ملنے والا
فقیر ہے لیکن بے نیازی کے سبب کسی کا مقصد کم نکلتا ہے

پیر دستگیری بینم فرمودند چہ می بینی التماس کردند کہ تمام
حجرہ پیر دستگیر از زر می بینم فرمودند چیزے بکار آید
شیخ بختیار رح باختیار مختار آغاز کرد کہ اے پیر دستگیر
از آن مرا اختیار مختار و بختیار را باختیار مختار
ادکار حضرت شیخ العالم رح فرمودند باز این
چہ بینید کہ حجرہ پاک ہمہ از خاک
است

نقل است کہ حضرت شیخ العالم رح در مقام خود
نشستہ بودند شیخ بختیار رح مردے عبید سوداگر
جواہری بود مولاے او درین قصبہ برائے
سودا آمدہ بود بختیار را بر حضرت شیخ العالم رح
نظر افتاد و اعتقاد تمام حاصل شد و
کمر خدمت بست چنانچہ مدام علی الصباح
والشام آمدے استادہ میماندے و سلام
کردے رفتی و باز در خدمت مولاے خود
پیوستی ہمیں طریق شش ماہ گذشت
حضرت شیخ العالم رح ہیچ التفاتے نمیکردند و
نمیگفتند کہ تو کیستی و از کجائی و بچہ کار می آئی و بدیدہ
ظاہری بظاہر او نمی نگریستند بعد از مدت شش ماہ
روزے در خاطر شیخ بختیار گذشت کہ درویشی نہایت
کامل و واصل حقیقت اما از سبب بے نیازی حاجت کم بر آید

اُسی گھڑی حضرت شیخ العالم رح نے دل کی آنکھ سے
ظاہری نظر کے ساتھ شیخ بختیار رح کی طرف دیکھا
اور فرمایا تو کون ہے یہ نظر کرتے ہی شیخ بختیار رح ایکبارہ
دریا میں جا پڑے اور اپنے آپ سے بے آپ ہو گئے
اور نظر زمین اور آسمان سے گذر گئی اور حیرت
زدہ اور بیہوش جاتے تھے کہ یکا یک اپنے
آپکو موضع بہار کے جنگل میں پایا اور کسیقدر ہوشیار
ہوئے اور وہاں سے ایک چھڑی ہاتھ میں لیکر
حضرت شیخ العالم رح کے سامنے حاضر ہوئے اور ایک
چلو شراب وحدت کے نشہ میں گستاخی کرنے لگے اور
کہتے تھے کہ اے احمد رح تم ایسی نعمت رکھتے ہو اور
خدا کے بندوں کو محروم چھوڑتے ہو حضرت شیخ العالم رح
ہرچند فرماتے کہ اے بختیار ہوش سنبھال لیکن اُنپر اس
عالم کی مستی ایسی چھا گئی کہ ہوشیاری کو قبول نہ کرتی
اور اس گستاخی سے باز نہ آتے تھے حضرت
شیخ العالم رح تھوڑا پانی پلایا اور مستی سے ہوشیار کردیا
اور فرمایا اے بختیار اپنے مالک کے پاس جاؤ اور
اُسکی اجازت حاصل کرو اور اپنے شغل میں مشغول ہو
شیخ بختیار رح نے زمین پر سر رکھدیا اور اونکی ساری
جان ماتم زدہ ہو گئی اور روانہ ہوئے جونپور کے
شہر باعظمت میں انکی سکونت تھی پنہ مالک کے سامنے

ہمدران ساعت حضرت شیخ العالم رح بنظر باطن
بدیدۂ ظاہر جانب شیخ بختیار رح نظر کردند و فرمودند
کہ تو کیستی بمجرد نظر کردن شیخ بختیار رح در دریا بیکبارہ
افتاد و از خود بیخود شد و نظر از زمین و آسمان
بگذشت و مدہوش و بیہوش میرفت ناگاہ خود را
درمیان جنگل موضع بہار یافت و قدرے ہوشیاری
دریافت و از انجا چوبے بر دست گرفت و بحضرت
شیخ العالم رح پیدا شد و از مستی[1] شراب
وحدت بگستاخی در آمد و میگفت ای احمد
چنین نعمتے داری و بندگان خدا را محروم
میگذاری حضرت شیخ العالم رح ہرچند
کہ میفرمودند اے بختیار ہوش دار او را چنان مستی
آن عالم گرفتہ کہ ہشیاری نمی پذیرفت و از ان گستاخی
نمیگذشت حضرت شیخ العالم قدرے آب
نوشانیدند و از مستی بہوشیاری آوردند و فرمودند
اے بختیار رح برو بر مولائے خود رضائے او طلب
و در کار و بار باش شیخ بختیار سر بزمین نہاد
و ماتم در جانش افتاد روان شد در شہر
معظم جونپور سکونت او بود پیش مولائے خود

[1] قولہ مستی الخ یعنی تھوڑی سی شراب کا نشہ رہ گیا کہ گھونٹ کی معنی میں
زیادہ مناسب تھا شاید جرعہ کی تحریف ہے ۱۲

گئے مالک نے جب غلام کا یہ حال دیکھا بندگی
اس بندہ کی اختیار کی اور کہا اے بختیار مجکو چاہئیے
کہ تیری خدمت کرون اور تیرا غلام بن جاؤن مین نے
تمکو اپنے مالک کی راہ مین آزاد کردیا جاؤ جہان
چاہو رہو شیخ بختیار رح اپنے گھر مین آئے اور
اپنے دل کی آگ کے سوز مین مبتلا ہو گئے اور
لیکایک چارون طرف سے آگ پیدا ہوتی اور
نظر مین تمام عالم کو جلا ہوا دیکھتے جب یہ حالت
یہانتک پہونچتی کہ جسم جلتا جان سے شعلے اٹھتے
تو اپنے ہاتھ پکڑنے والے پیر حضرت شیخ العالم کا نام
لیتے اور فریادرسی چاہتے اسوقت وہ آگ فورًا
سرد ہو جاتی اور نجات مل جاتی مثل اُس ٹھیلے کے
جسکو زنگ آب مین ڈالین اور فورًا زنگ آب
جدا ہو جائے اور صاف پانی نمودار ہوا در ٹھیلا پھر
لبستہ ہو جائے جیسا کہ تھا۔ اسی طرح پھر وہ آگ انکی
جسم مین بھڑک اٹھتی اور اپنے ہاتھ پکڑنے والے
پیر سے فریاد کرتے اور نجات ملجاتی اسی حالت
مین مدت بسر ہوتے اور قرار اور آرام بختیار رح
کا اختیاری اور غیر اختیاری ہاتھ سے جاتا رہا
کام ایسی ذکر م آگ سے پڑا ہوا تھا جو تحریر اور
تقریر مین نہ آسکے یکایک وہ اللہ کی درگاہ کا

رفت مولے چون حال بندہ چنین دید بندگی
آن بندہ ور زید وگفت اے بختیار مرا مے باید
کہ خدمت تو کنم و در بندگی تو شوم ترا در راہ مولاے
خود آزاد کردیم برو ہر جا کہ خواہی بباش شیخ بختیار
در خانہ خود آمد و در سوز آتش باطن افتاد و ناگاہ
از ہر چہار طرف آتش پیدا ستی و در نظر خود تمام
عالم را سوختہ میدید چون کار بحدے رسید کہ تنش
میسوختی و جانش بیفروختی نام پیر دستگیر حضرت
شیخ العالم میگفتے و فریادرسی خواستی در حال آتش
فرو بیشدے و نجات یافتے یا ہمچو کاورخ کہ درمیان
زنگ آب بیندازند و در حال زنگ آب جدا شود و
آب صاف پدید آید و باز ہمچنان کہ بود لبستہ گردد
ہمچنین طریق باز آن آتش در گرویش مے آمدی
و دیگر فتی و فریاد از پیر دستگیر خود میکردے
و نجات مے یافتی ہمچنین جل لیلا و نہارًا
وائم الاحوال مے گذشت و قرار و آرام از
بختیار رح باختیار و غیر اختیار از دست برفت
کار چون نا۔ حاسیہ افتادہ بود کہ تحریر و
تقریر از وسے نیاید ناگاہ آن مست حضرت اللہ

ف قولہ زنگ آب اس اصطلاح کو مین نہین سمجھا ناچار لفظی ترجمہ
کردیا گیا واللہ اعلم ۱۲

اللہ کے سوا سے پاک حضرت شیخون کے
شیخ ولیون کے تاج اصفیا کے پیشوا اللہ سے
ملنے والون کے سلطان عاشقون کے دلیل
حضرت شیخ شرف الحق والدین پانی پتی نے حضرت
شیخ العالم سے بختیار کی فریادرسی کے بارہ مین مختار
کے اختیار سے عالم اسرار مین پوچھا اور نور و تجلی
دیدار کے مقام مین ایک دوسرے کے جمال سے
مشرف ہوئے اور فرمایا اے محمد عبد الحق تمکو جہان مین
کوئی نہین پہچانتا اور نجانتا ہو کہ اپنے مالک کی درگاہ
مین کیسا جمال باکمال رکھتے ہو مگر بیچارہ بختیار تھوڑے
کا بہت تھوڑا حصہ تمھاری درگاہ کا جاننے پہچاننے
والا ہوا ہے اسپر اسقدر بار نڈالنا چاہیے
اپنی درگاہ کے ابر کو حکم فرماؤ کہ اسکی زمین پر رحمت
کا مینہ برسائے حضرت شیخ العالم نے دلی قصد سے
شفقت کی نظر شیخ بختیار پر مختار کے اختیار سے
فرمائی حضرت شیخ العالم قصبہ ردولی مین تھے اور
وہ شہر جونپور مین اسوقت بھڑکتی ہوئی آگ بختیار
سے دور ہو گئی پوری نجات پائی اور بیماری
تندرستی سے بدل گئی اور بیقراری سے قرار تک
پہونچے اور سختی سے آسانی تک شیخ بختیار نے
اختیار سے جو انکو مختار نے دیا تھا جانا کہ اس گھڑی

منزہ از ماسوی اللہ حضرت
شیخ المشائخ تاج الاولیاء قدوة الاصفیا
سلطان الواصلین برہان العاشقین حضرت
شیخ شرف الحق والدین پانی پتی قدس اللہ روحہ
بر حضرت شیخ العالم بفریادرسی بختیار باختیار مختار
در عالم اسرار پرسیدند و در مقام مشاہدۂ انوار
بجمال یکدیگر مشرف شدند و فرمودند اے احمد
عبد الحق ترا در جہان کسے نمی شناسد و نمیداند کہ
در حضرت مولاے خود چہ جمال باکمال داری
مگر بیچارہ بختیار اندک ترین اندک شناسا ے
و آشنا ے حضرت تو گشت بر وہم چندین
بنا ید کرد می باید کہ سحاب حضرت خویش را
بفرمائی تا باران رحمت در زمین او بیارد
حضرت شیخ العالم نظر شفقت بجہت باطن شیخ
بختیار باختیار مختار گماشتند حضرت شیخ العالم
در قصبہ ردولی بودند و او در شہر جونپور در حال
ہمان زمان آتش سوزان از وے دور شد
نجات تمام یافت و مرض بصحت مبدل گشت
و از بیقراری بقرار پیوست و از کربت بفرجت
در آمد شیخ بختیار باختیار مختار کہ
او را بود بدانست کہ این ساعت

ہاتھ پکڑنے والے پیر شیخ العالم نے مجکو قبول فرمایا
اور مہربانی کی نظر سے دیکھا اسیوقت اٹھ کھڑے
ہوئے اور سارے گھربار کو برباد کرکے ہاتھ
پکڑنے والے پیر کی درگاہ کو راہی ہوگئے اور اپنی
اکیلے کے آستانہ پر حاضر ہوئے اور ہاتھ پکڑنیوالے
پیر کے حضور مین زمین بوسی کی اور غلام کے مانند
کھڑے ہو رہے حضرت شیخ العالم نے مہربانی کی نظر
اور باطن اور ظاہر کی شفقت فرمائی اور فرمایا کیا تو
اختیار مختار رکھتا ہے کہ اگر تو اس فقیر کے مریدون کے
سلسلہ مین داخل ہونا چاہے تو اپنی بی بی سے
قطع نظر کریگا بختیار نے فوراً کہا کہ مین نے چھوڑا پھر
حضرت شیخ العالم نے فرمایا رسول کو چھوڑ دیگا انھون نے
فوراً کہا کہ مین نے چھوڑا پھر حضرت شیخ العالم (پاک
کی اللہ نے انکی روح) نے فرمایا خدا کو چھوڑ دیگا
انھون نے فوراً وہی کہا کہ مین نے چھوڑا حضرت
شیخ العالم نے جب دیکھا کہ بختیار نے سب کو چھوڑا
اور کثرت کے نقشون کو دل سے دھو ڈالا اور
اپنی ناؤ فنا کے سمندر مین ڈال دی اور ارادت
کے میدان مین مضبوط ہولیا اور اسکے دل کے
آئینہ نے کمال درجہ کی جلا پائی یہانتک کہ جستجو کی
پیاس سے پوری استحقاق کے ساتھ

پیر دستگیر شیخ العالم مرا قبول فرمودند و نظر
رحمت نگریستند در حال برخاست و ہمہ خانمان
برانداخت[۵] و جانب حضرت پیر دستگیر خود
بشتافت و باستانہ یگانہ خود آمد و پیش
پیر دستگیر سر بر زمین نہاد و بندہ وار بایستاد
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
نظر رحمت فرمودند و شفقت باطن و ظاہر نمودند
و فرمودند کہ اے بختیار چہ اختیار مختار داری اگر
میخواہی کہ سر خود را در سلک مریدان این
فقیر در آری زن را خواہی گذاشت بختیار
در حال گفت گذاشتم باز حضرت شیخ العالم
فرمودند رسول را خواہی گذاشت او فی الفور
گفت گذاشتم باز حضرت شیخ العالم فرمودند
خدا را خواہی گذاشت او ہمچنان
فی الفور گفت گذاشتم حضرت
شیخ العالم چون دیدند کہ او از ہمہ گذشت
و نقوش کثرت از دل بشست و کشتی خویش
در دریاے فنا انداخت و در میدان ارادت
مستحکم برخاست و آئینہ دلش صفا
کمال یافت تا از عطش طلب با استحقاق تمام

---

[۵] قولہ برانداخت یعنی برباد کردیا ۱۲

پیر کے جمال اور کمال کی تجلی کے جنگل کی جانب
دوڑا حضرت شیخ العالمؒ نے نہ گھٹنے والے حال کی
حالت میں اسکی جان کے میدان میں نزول فرمایا
اور اُسکے دل کے آسمان کے کنارہ سے اسپر جلوہ
فرماہوئے اور دیدار کے اشارہ سے خوشخبری کا
خلعت عطا فرمایا کہ اے بختیار اب تو نے خدا کو پالیا
اور رسول (اُنپر اللہ کا درود اور سلام) کی پیروی
میں دوڑا کہ کہو کہ اگر تم سب اللہ کو دوست
رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تمکو دوست
رکھیگا) اور دو جہان کو قدم کے نیچے کرلیا اور
بہت بلند ہوگیا اور سب کا مالک ہوا کہ (جسکے
لیے مالک ہوا اسکے لیے سب ہے) کیا خوب
ہاتھ پکڑنے والے باکمال پیر کہ ایک گھڑی میں
مرید کو اصلی مقصد تک پہونچا دیا اور کیا خوب
جمال والا مرید کہ ایک دم میں ابدی سعادت
سے جا ملا اور پورا پہچاننے والا ملنے والا
کامل کیا گیا ہوگیا جیسا کہ اللہ کے ملنے والے
شیخ فریدالدینؒ عطار فرماتے ہیں (اے تیرے ملنے
سے میں مطلق پہچاننے والا ہوگیا۔
بڑا پہچاننے والا بلکہ سراپا حق
ہوگیا۔

در صحرائے تجلی جمال و کمال پیر دستگیر خود شتافت و در حال حلول
حضرت شیخ العالمؒ در میدان جان او نزول فرمودند
و از افق آسمان دل او متجلی بود شدند و تشریف بشارت
باشارت مشاہدہ بود فرمودند کہ اے بختیارؒ
اینک خدا را یافتی و در متابعت حضرت
رسول صلے اللہ علیہ وسلم بشتافتے
کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ و ہر دو جہان را زیر قدم
بگذاشتی و بلند تر آمدی و مالک شدی
کہ من لہ المولے فلہ الکل زہے پیر دستگیر
باکمال کہ در ساعت واحد مرید را بمقصود
حقیقی رسانید و زہے مرید باجمال کہ در زمان
واحد بسعادت ابدی پیوست و عارف
کامل و واصل مکمل گشت چنانچہ واصل
کردگار شیخ فرید عطار میفرمایند

بیت

اے ز وصلت عارف مطلق شدم
عارفی رفتہ[1] تمامت حق شدم

[1] قولہ عارفی رفتہ الخ یہ عارف زفت کی تحریف ہے زفت کے معنی بڑا ۱۲ مترجم اردو

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے بختیار
میری خانقاہ کے صحن میں ایک کنواں اس مقام پر چاہیے
شیخ بختیار اسیوقت کدالا لاکر کنواں کھودنے لگے جب
کھود چکے اور پانی نکلا حضرت شیخ العالم رحمۃ اللہ علیہ نے اس
پانی پر تکبیر فرمائی اور تقسیم کیا پھر اشارہ فرمایا کہ اے
بختیار اس کنوئیں کو آج ہی باہر کی مٹی سے پاٹنا
چاہیے اور کنوئیں کی مٹی کا چبوترہ بنانا
چاہیے شیخ بختیار نے ایک ٹوکری سر پر
رکھی اور کنواں پاٹنے میں مصروف ہوگئے
یہانتک کہ سارا کنواں اسی روز بیرونی مٹی
سے پاٹ دیا اور کنوئیں کی مٹی کا چبوترہ بنا دیا اور کچھ
نہ پوچھا کہ یہ کنواں کیوں کھدوایا کیوں پٹوایا اور یہ
چبوترہ کیوں بنوایا چونکہ پیر کی ارادت میں ایسے مضبوط
اور اپنے خودی سے فانی اور پیر کی ذات کے
ساتھ باقی تھے اگرچہ مکتب میں کبھی معلم کے پاس
نہیں گئے اور الف با بھی استاد کے آگے تختی
رکھکر نہیں پڑھی تھی لیکن ہاتھ پکڑنے والے پیر
حضرت شیخ العالم کی بدولت اسدرجہ تعلیم کا وہ حصہ
پایا کہ زمانہ کے عقلمند شیخ بختیار سے مشکلیں اور نکتے
حل کرایا کرتے اور جو بات کہتے اللہ پر توکل کرکے
قرآن اور رسول (اللہم صل علیہ) کے

نقل است کہ حضرت شیخ العالم رحمۃ اللہ علیہ فرمودند اے بختیار
در صحن خانقاہ من چاہے در ہمیں مقام میباید شیخ بختیار
در حال کلند آوردہ بکاویدن چاہ مشغول شدند
چون تمام کاویدہ آب برون آورد حضرت شیخ
العالم برآن آب تکبیر فرمودند و قسمت کردند باز اشارت
شد کہ اے بختیار این چاہ را امروز از خاک بیرونی
باید انباشت و از خاک این چاہ چبوترہ میباید ساخت
شیخ بختیار سبدے بر سر کردند و با نباشتن چاہ
مشغول شدند تا آنکہ چاہ تمام بہمان روز از خاک
انباشتہ و پر کردہ و از خاک چاہ چبوترہ
بست و ہیچ نپرسیدم کہ این چاہ را از برائے چہ
کاویدند و از برائے چہ انباشتند و این
چبوترہ بچہ غرض بستند لاچار چون ورا ارادت
پیر چنان مستحکم بود از خود فانی و بذات پیر باقی بود
اگرچہ در مکتب نزد معلم گاہے نرفتہ گاہے
حروف تہجی ہم از استاد و تختہ ظاہر نخواندہ
بود فاما از دولت پیر دستگیر حضرت شیخ العالم
بہرہ مند بعلم اللہ چنان گشت کہ دانشمندان
وقت حل مشکلات و معضلات از وے میکردند
و او ہرچہ گفتے از کتاب خدائے تعالے
و از احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

احادیث کے خلاف نہ کہتے اور سب عالم اسکا اقرار
کرتے اور انکے حال اور کمال مین حیران تھے جب انکے
ظاہری حالات یہ تھے تو باطنی کیسے ہونگے۔
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم ایک روز بیٹھے تھے
شیخ بختیار رح آئے اور سامنے کھڑے ہوکر عرض کیا اے
ہاتھ پکڑنے والے پیر اگر حکم ہو تو یہ غلام سوداگری
کو جائے انھون نے پیشتر بھی کچھ سوداگری کی تھی
اور جو پیدا کرتے ہاتھ پکڑنے والے پیر کے سامنے لاتے
اور ہاتھ پکڑنے والے پیر جو بقدر حصہ کے انکو دیتے
اسی مین بسر کرتے اور اپنا قوت گزرانتے الغرض
حضرت شیخ العالم نے فرمایا کہ جاؤ لیکن دریا پار نجانا
کیونکہ دریاے شور تک اس فقیر کی ولایت کی حد ہے
شیخ بختیار پیر کی اجازت سے روانہ ہوئے اور جہان
جاتے بغیر اجازت ہاتھ پکڑنے والے پیر کی نجاتے
اور جو قدم کہ راہ مین اٹھاتے بغیر اجازت ہاتھ
پکڑنے والے پیر کی نہ اٹھاتے اور جو سانس لیتے
بغیر پیر کی یاد کے نہ لیتے اور ہمیشہ ایک حال مین
آنکھین بند کیے رہتے الغرض جب سوداگری سے
واپس چلے ٹھگون نے خبر پائی کہ انکے پاس
عمدہ اسباب ہے اور یہ جوہری تھے موتی اور
جواہر ہی کی سوداگری کرتے ٹھگ انکے ساتھ ہولیے

بیرون نگفتے وہمہ علما اعتراف نمودندے در حال
وکمال شیخ بختیار ہمہ علما حیران بودندے این حالات
ظاہرش بود و حالات باطنش چہ بودہ باشد
نقل است کہ حضرت شیخ العالم روزے نشستہ بودند
شیخ بختیار آمد و پیش استادہ عرض کرد کہ اے پیر دستگیر
اگر فرمان شود این بندہ در سوداگری رود واو نیز
چیزے سودا ہم کردہ بود وہر چہ از سودا پیدا
کردے پیش پیر دستگیر آوردے وہر چہ پیر دستگیر
حسب قسمت او را دادے ہمان بسر بردے
وقوت خود ساختے حضرت شیخ العالم قدس سرہ
فرمودند برو اما آنطرفے دریا مرو کہ تا دریاے
شور حد ولایت این فقیر ست شیخ بختیار رض براے
سوداگری باذن پیر روان شد ہر جا کہ میرفتے
بغیر اذن پیر دستگیر نرفتے وہر قدم کہ در راہ
مینہادی وبغیر اذن پیر دستگیر ننہادے وہر دم
کہ برآوردے بغیر یاد پیر نبرآوردے ودائم
لا حوال چشم بستہ ماندے الغرض چون از
سوداگری باز گشت قطاع الطریق اطلاع یافتند
کہ این مرد کالاے نفیس است وا دمرد
جوہرے بود سوداے مروارید وجواہر
میکرد ایشان برابر مے آمدند

جہان شیخ بختیارؒ اُترتے وہین
وہ بھی اُترتے شیخ بختیارؒ بھی عقلمند اور پختہ تھے
جان گئے کہ یہ ٹھگ ہین میرے پیچھے پڑے ہین
ایک جگہ ایک نانبائی کے یہان اترے وہ بھی
وہین اُترے شیخ بختیارؒ نے کھچڑی پکوائی اور اُسمین
گھی ڈلوایا اور پیالہ دیگچی کے اوپر رکھا اور یہ بہانہ
کرکے مین بیت الخلا ہوکر آتا ہون وہان سے
روانہ ہوگئے اور وہ کھچڑی اور گھی وہین چھوڑ گئے ٹھگون نے
گھڑی بھر انکا انتظار کیا جب یہ واپس نہ آئے
کہا بھاگ گئے فوراً ٹھگ بھی روانہ ہوگئے یکایک
شیخ بختیار سے جا ملے اور باہم مصاحب ہوگئے
پھر شیخ بختیار ایک مقام مین پہونچے اور ایک لونڈی
خریدی اور وہین رہ پڑے ٹھگون نے بھی وہین قیام کیا
اور ایک مدت مقیم رہے ایک روز شیخ بختیار کپڑے
دھونے کے بہانہ نکلے اور لونڈی کو وہین گھر مین
چھوڑکر چل دیے اور ایک رات مین چالیس کوس
کے قریب راہ طے کی صبح کو ایک درخت کے نیچے
بیٹھے اور جی مین کہا کہ مین اتنی مسافت طے کر آیا
ٹھگ مجھکو کب پا سکینگے کہ ناگاہ ایک ٹھگ آ پہونچے
اور شیخ بختیار کو پکڑ زمین مین پچھاڑ گلا کاٹنا چاہتے تھے
کہ انھون نے اپنے ہاتھ پکڑنے والے پیر کو یاد کیا

ہر جا کہ شیخ بختیار فرود آمدی ایشان نیز فرود
آمدندے شیخ بختیار ہم مرد عاقل پختہ بود دریافت
کہ ایشان قطاع الطریقند در خیال من شدہ
اند در مقامے بدکان نانبے فرود آمدند ایشان
ہم آنجا فرود آمدند شیخ بختیار دیگ کھچڑی
پزانید و روغن مادہ گاو انداخت و قصعہ
بالائے آن دیگ داشت و گفت قدرے
استراح کردہ بیایم و باین بہانہ روان شد
و آن دیگ کھچڑی و روغن ہمچنان گذاشت
ایشان ساعتے نشستہ منتظرش بودند چون
نیامد گفتند از ما فرار نمود و شتاب روان شدند تا
بشیخ بختیار پیوستند با یکدیگر مصاحب شدند
شیخ بختیار در مقامے آمدند کنیزکے خریدند و آنجا
ہمانجا ماندند ایشان نیز در انجا مقام ماندند روزے
بحیلہ شستن جامہ بیرون آمدند و خانہ کنیزک را
گذاشتہ روان شدند مقدار نزدیک چہل کروہ
رفتند و شبانگاہ چون صبح شد زیر درختے نشستہ
و با خود گفت کہ من چندین کروہ آمدم ایشان کجا بمن رسند
ناگاہ بے آگاہ ایشان رسیدند و گرفتند و بر زمین
غلطانیدند و میخواستند کہ حلقش ببرند و سرش از تن جدا
کنند شیخ بختیار پیر دستگیر خود را یاد کردند

حضرت شیخ العالم عصا ہاتھ مین لیئے ہوئے
فورًا پہونچ گئے اور فرمایا اے بختیار مار مار
ٹھگون پر ہیبت چھاگئی اور ان کو چھوڑ کر
علیحدہ کھڑے ہو رہے اور حضرت
شیخ العالم غائب ہو گئے ٹھگون نے پوچھا
یہ کون شخص تھے اور تمھارے کون ہین
شیخ بختیار نے کہا کہ یہ میرے ہاتھ پکڑنے والے
پیر ہین یہ میرے ساتھ رہتے ہین اور مین انکی تقویت
کی وجہ سے دونون جہان مین نہین ڈرتا اور کسی کا خوف
مجھ پر طاری نہین ہوتا۔ ٹھگ حیران رہ گئے اور کہا
کہ تم اسی بل پر اکیلے پھرتے ہو اور نفیس مال کی تجارت
کرتے ہو کہ تمھارا پیر ایسا زبردست ہے بعد اسکے ٹھگون نے
پنج تنگہ اپنی جیب سے نکالکر شیخ بختیار کو دیا اور
کہا یہ تنگہ ہماری طرف سے اپنے پیر کے لیے لیجاؤ
ہمارا سلام پہونچانا او عذر خواہی کرنا شیخ بختیار
وہ پانچ تنگہ لے لیئے اور روانہ ہو گئے۔ جب
حضرت شیخ العالم کی خدمت مین آئے پہلے وہ پانچون تنگہ
سامنے رکھے اور تمام ماجرا عرض کیا حضرت شیخ العالم
ہان ایسا ہی تھا جیسا تم کہتے ہو۔
منقول ہے کہ حضرت شیخ العالم کوٹھے پر حجرہ مین شغل
کرتے تھے کہ اپنے فرزند حضرت

حضرت شیخ العالم عصا بر دست کرده فی الحال
رسیدند و فرمودند که اے بختیار بزن بزن
ایشان ہیبت خوردند و او را گذاشته از وے
جدا شده بایستادند حضرت شیخ العالم از پیش نظر
غائب شد بعده ایشان پرسیدند این مرد که
بود و از آن تو کہ باشد شیخ بختیار گفت که این
مرد پیر دستگیر منست ہمراه من باشد و من بقوت
این مرد در ہر دو جہان خوف ندارم و از ہیچکس
باک نمی آرم ایشان حیران ماندند و گفتند که
تو ہم بہمین قوت تنہا میگردی و سوداے کالاے
نفیس میکنی که پیر تو چنین غالب است بعده ایشان پنج تنگه
از خود کشیدند و شیخ بختیار را دادند و گفتند که
این فتوح از جہت پیر خود ببر و خدمت
ما برسانی و عذر ما بخواہی شیخ بختیار آن پنج تنگه
گرفته روان شد چون پیش حضرت شیخ العالم
آمد آن پنج تنگه اول پیش نهاد و کیفیت
تمام ماجرا شرح کرد حضرت
شیخ العالم فرمودند آری ہمچنین بود
چنانچه میگوئی۔
نقل است که حضرت شیخ العالم بالاے
بام در حجره مشغول بودند فرزند حضرت

شیخ عارف احمدؒ کو بلایا اور فرمایا جاؤ بختیارؒ کو بلا لاؤ حضرت شیخ المشائخ شیخ عارفؒ احمد شیخ بختیارؒ کے دروازہ پر گئے اور دستک دی شیخ بختیار اپنی بی بی سے مقاربت کیا چاہتے تھے مگر فوراً بی بی کو پلنگ پر چھوڑ کپڑے ہین اپنے ہاتھ پکڑنے والے پیر کی خدمت مین چلے آئے اور زمین بوس کر کے غلام کی مانند کھڑے ہو گئے حضرت شیخ العالم نے فرمایا پھر جاؤ شیخ بختیار نے زمین بوسی کی اور واپس گئے کہتے ہین کہ شیخ بختیارؒ مین قوت شہوت بدرجہ کمال تھی یہانتک کہ بعض وقت اس قوت کے غلبہ سے بیقرار ہو جاتے واللہ اعلم شاید یہ قوت امتحان کے لیئے ہو کہ وہ ایسے غلبہ مین فرمانبرداری پر مستقل ہتے ہین یا نہین

نقل ہے کہ ایک روز حضرت شیخ العالم نے سماع سنا بعد فراغت سماع کے لونڈی سے فرمایا جاؤ گھر سے کچھ لاکر گویون کو دے لونڈی گھر مین گئی حضرت کی بی بی نے غصہ کیا اور کچھ نہ دیا اور کہا جا کہ دے گھر مین کچھ نہین حضرت شیخ العالم نے گویون سے فرمایا یہی لونڈی لیجاؤ اسپر بعض مریدون نے چند تنکہ گویون کو دے کر لونڈی چھوڑا لیا۔ حضرت شیخ العالم جب گھر مین تشریف لیگئے تو لونڈی کو دیکھکر فرمایا یہ لونڈی کیونکر آگئی مین نہ ہونگا فوراً باہر

شیخ عارف احمد را طلبیدند و فرمودند برو بختیار را طلبیدہ بیار حضرت شیخ المشائخ شیخ عارف احمدؒ بدر شیخ بختیار رفتند و دست زدند شیخ بختیار میخواست کہ با زن خود صحبت کند در اثناء آن بود کہ دخول کند فی الحال ہمچنان زن را بر چار پائی گذاشتہ و جامہ فرو گرفتہ پیش پیر دستگیر خود آمد و سر بر زمین نہادہ بندہ وار بایستاد حضرت شیخ العالم فرمودند باز گرد شیخ بختیار سر بر زمین نہاد و بازگشت منقول است کہ شیخ بختیار شہوت کمال داشت بحدیکہ بعضے وقت وازغلبہ شہوت بیقرار شدے واللہ اعلم اگر این طلب از جہت امتحان باشد کہ او در آن وقت کہ متابعت مستحکم دارد یا نہ۔

نقل است کہ روزے حضرت شیخ العالم سماع کردند بعد از فراغ سماع کنیزک خود را فرمودند برو از خانہ چیزے بیار مطربان را چیزے بدہ کنیزک در خانہ رفت اہل بیت حضرت شیخ العالم مزاج گرم کردند چیزے ندادند و گفتند برو بگو کہ در خانہ چیزے موجود نیست حضرت شیخ العالم مطربان را فرمودند کہ ہمین کنیزک را ببرید بعضے مریدان چند تنکہ دادہ کنیزک مذکور را از مطربان رہا کنانیدند حضرت شیخ العالم را چون در خانہ نظر بران کنیزک افتاد فرمودند چون این کنیزک بماند نخواہم ماند فی الحال از خانہ بیرون

تشریف لے آئے اور شیخ بختیار سے فرمایا شیخ بختیار البستر
باندھو کہ میں یہاں سے روانہ ہو جاؤں اور سفر کروں
شیخ بختیار نے ہاتھ پکڑنے والے پیر کے حکم سے بستر باندھا
اور دونون بزرگوار روانہ ہو کر شہر اودھ میں پہونچے
اور محلہ شیخ پورہ میں دریا کنارہ فروکش ہوے بعد چھ ماہ کے
جب حضرت شیخ العالم کی نظر دریا کنارہ پر پڑی فرمایا
اے بختیار ہمارے قصبہ ردولی میں دریا کنارہ بھی ہے
شیخ بختیار نے عرض کیا اے ہاتھ پکڑنے والے پیر یہ
ردولی میں اودھ ہے فرمایا اے بختیار ہم اودھ میں
کیون آئے شیخ بختیار نے سب ماجرا عرض کیا حالانکہ حضرت
کو یہ ماجرا کچھ یاد نہ تھا اودھ کو بھی منظور نہ فرمایا اور
فرمایا اے بختیار اپنی ردولی کیون چھوڑیں فوراً
اٹھکر روانہ ہوئے اور اپنے مقام میں واپس آکر
مشغول بخدا ہو گئے۔

نقل ہے کہ ایک نوربافت موضع آسو میں رہتا
تھا اور شیخ سماء الدین کا مرید تھا لیکن حضرت شیخ العالم
کی خانقاہ میں کبھی کبھی آکر حضرت کے مریدوں میں
رہا کرتا ایک روز حضرت کے سامنے آکر کھڑا ہوا اور
عرض کی اے مخدوم جو کچھ میں مخدوم کی خانقاہ میں
دیکھتا ہوں اپنے پیر کی خانقاہ میں نہیں دیکھتا حضرت
شیخ العالم نے فرمایا اے نوربافت وہ امیر ہیں کہ درویش

آمد نزد شیخ بختیار را فرمودند ای شیخ بختیار تکیه بند تا
از اینجا بیرون آییم و سفر کنیم شیخ بختیار باذن پیر دستگیر
تکیه بست و هر دو بزرگواران روان شدند در شهر اوده
رسیدند در محله شیخ پوره بالای لب آب قرار گرفتند بعد
انصرام مدت شش ماه حضرت شیخ العالم را چون نظر بر لب
آب افتاد فرمودند ای بختیار در قصبه ردولی لب
آب هم هست شیخ بختیار گفت ای پیر دستگیر این ردولی
نیست اوده است حضرت شیخ العالم فرمودند
ای بختیار ما در اوده برای چه آمدیم شیخ بختیار
کیفیت تمام عرضداشت کرد حضرت شیخ العالم
را از کیفیت ماجرا هیچ در خاطر نبود اوده
هم منظور نفرمودند و فرمودند ای بختیار رحم ما
مقام ردولی خود را برای چه بگذاریم فی الحال خاسته
روان شدند و در مقام خود باز آمدند و مشغول بحق گشتند

نقل است که بافنده در موضع اسو می‌بود و مرید شیخ
سماء الدین بود اما در خانقاه حضرت شیخ العالم گاه بیگاه
می‌آمد و با یاران مریدان حضرت شیخ العالم می‌نشستی و می‌بود
روزی نزد پیش حضرت شیخ العالم آمده بایستاد و عرض
کرد ای مخدوم آنچه در خانقاه آنحضرت می‌بینم در خانقاه پیر خود
نمی‌بینم حضرت شیخ العالم فرمودند ای حائک
ایشان مولا نیکانند و درویشان

کیونکہ درویشی اور ہی کام ہے اور امیری اور نور باف
نے کہا اے مخدوم مین انکا مرید نہونگا بلکہ مخدوم کے
مریدون کے سلسلہ مین داخل ہونگا حضرت شیخ العالم رح
نے فرمایا جا انکی ٹوپی پھیر دے نور باف نے شیخ
سار الدین کی خدمتمین جاکر ٹوپی الٹ دی اُسپر انکو مریدون نے
اسکو گھوسے مارے اور کہا یہ مرتد ہوگیا الغرض نور باف
وہانسے حضرت شیخ العالم رح کی خانقاہ مین آکر حضرت کے
غلامون مین داخل ہوگیا اور دن رات خدمت مین
غلامون کی مانند کھڑا رہتا ایک روز نور باف نے
حضرت شیخ العالم کی خدمتمین عرض کیا اے ہاتھ پکڑنیوالے
پیر اگر حکم ہو تو کعبہ تشریف جاؤن حضرت شیخ العالم
نے فرمایا چند روز صبر کر اگر چاہا اللہ بہتر نے ہمین
اور تو ایک ساتھ جاوینگے نور باف اس ارادہ سے
باز رہا بعد اسکے اور کئی بار نور باف نے حضرت
کی خدمت مین آکر یہی عرض کی حضرت نے ہر بار
وہی فرمایا کہ مین اور تو ہمراہ جاوینگے اور نور باف
ہر بار صبر کرتا رہا تا آنکہ ایک بار سفر کے لیے کمر باندہ
کر حضرت شیخ العالم کے روبرو حاضر ہوا اور عرض کیا
اے ہاتھ پکڑنیوالے پیر اگر حکم ہو تو غلام کعبہ شریف جاوے
اور حضرت رسول (ا) نبیر اللہ نے رحمت اور سلام
کی زیارت سے فائدہ اُٹھاوے حضرت شیخ العالم رح نے فرمایا کہ

کہ درویشی کارے دیگر ست و مولائی کارے دیگر
حائک گفت ای مخدوم ما مرید ایشان نخواہم شد در
سلک بندگی بندگان مخدوم درخواہم آمد حضرت
شیخ العالم فرمودند برو طاقیہ[1] ایشان باز گردان حائک
بر شیخ سار الدین رفت و طاقیہ باز گردانید بعضے از مریدان
شیخ سار الدین اورا بشتہا زدند و گفتند کہ این مرتد
شد الغرض حائک از انجا در خانقاہ حضرت شیخ العالم
آمد و منسلک در سلک بندگان حضرت شیخ العالم
گشت و در خدمت بندہ وار شب و روز استادہ
بود روزے از روزہا حائک مذکور پیش حضرت
شیخ العالم آمدہ عرض کرد اے پیر دستگیر اگر فرمان شود
این بندہ جانب خانہ کعبہ رود حضرت شیخ العالم فرمودند
چند روز قرار گیر انشاء اللہ تعالے ما و تو یکجا خواہیم
رفت حائک باز ماند بعدہ بار چند کرت عرض کرد حضرت
شیخ العالم ہر بار ہمچنین فرمودند کہ ما و تو یکجا خواہیم رفت
او باز میماند تا روزے مستعد شدہ کمر مسافت
بستہ آمدہ عرض کرد اے پیر دستگیر اگر فرمان شود این
بندہ جانب خانہ کعبہ رود و بزیارت حضرت
رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
مستفید گردد حضرت شیخ العالم فرمودند اے

[1] قولہ طاقیہ ٹوپی کے معنی مین ہے ۱۲

نور باف اپنے گھر پھر جا اگر اللہ بہتر سے جانا صبح کو
مین دہین آونگا اور ہم اور تو روانہ ہوینگے۔ نور باف
اپنے گھر واپس گیا یکایک آدھی رات کو حضرت
شیخ العالمؒ نے موضع مذکور کے متصلہ جنگل کے کنارہ لفظ
حق بلند آواز سے ہیبت کے ساتھ کہنا شروع کیا اسنی
جانا کہ حضرت شیخ العالم آگئے فوراً اٹھکر دوڑتا ہوا
آیا اور حضرت شیخ العالم کے ساتھ چلنے لگا کیا دیکھے
کہ تین آدمی اور حضرت شیخ العالمؒ کے آگے جا رہے ہین
انکے پیچھے حضرتؒ اور حضرتؒ کے پیچھے یہ یہانتک کہ
اسیطرح جاتے جاتے موضع انجولیہ مین پہونچکر صبح ہونے
لگی حضرت نے نور باف کو حضرت رسالت پناہ (انپر
اللہ نے رحمت اور سلام بھیجا) کا قدمبوس کرایا اور
عرض کیا یہ بیچارہ ضعیف ہے وہانتک پہونچ نہین سکتا
بعد اسکے نور باف کیا دیکھے کہ کوئی نہین نور باف حیران
رہ گیا اور حضرت شیخ العالمؒ کی خانقاہ مین آیا حضرت نے
فرمایا حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کی زیارت کیسی نصیب
ہوئی اسنے کہا ہان ہاتھ پکڑنے والے پیر کی بدولت
حضرت محمد مصطفیٰ (انپر اللہ نے رحمت اور سلام بھیجا)
کی زیارت مجکو میسر ہوئی کہ پابوسی سے مشرف ہوا
حضرت شیخ العالم نے فرمایا تو نے جانا کہ حضرت رسول
صلعم کے پیچھے کون کون تھا نور باف نے کہا نہین

حائک در خانہ خود باز رو ان شاء اللہ تعالی علی الصباح
ما ہمانجا خواہیم آمد و ما و تو روان خواہیم شد حائک بخانہ
خود باز گشت ناگاہ حضرت شیخ العالم در نیم شب در کنارہ
جنگل موضع مذکور لفظ حق بہیبت زدند و بلند فرمودند
او دانست کہ حضرت شیخ العالم آمدند در حال برخاست
و دوان شدہ آمد برابر حضرت شیخ العالم روان شد
چہ بیند کہ سہ نفر دیگر پیش حضرت شیخ العالم میروند
و پس ایشان حضرت شیخ العالم و بعدہ آن حائک
ہمچنین میرفتند تا موضع انجولیہ رسیدند کہ صبح دمیدن
آغاز کرد حضرت شیخ العالم حائک گرفتند و در پای
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم انداختند
و گفتند این بیچارہ ضعیف ست تا انجا رسیدن
نمیتواند بعدہ آن حائک چہ بیند کہ ہیچ یکے نیست
حائک حیران شد و در خانقاہ حضرت شیخ العالم
آمد حضرت شیخ العالم فرمودند چگونہ زیارت
حضرت محمد مصطفی حاصل شد او گفت آرے
بدولت پیر دستگیر زیارت حضرت محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کردیم کہ بپابوس
مشرف شدم حضرت شیخ العالم فرمودند دانستی
کہ پس حضرت رسول کیان بودند حائک گفت نمیدانم

لہ قولہ کیان کاف کہ اسمیہ کی جمع بنائی ہے ۱۲

فرمایا شیخون کے شیخ پرہیزگارون کے مرشد دہلی کے
رہنما حضرت شیخ فرید الحق والدین گنج شکر مسعود تھے
اور انکے پیچھے مشائخ کے بادشاہ حضرت شیخ
نظام الحق والدین اور اسکے پیچھے یہ فقیر

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم ایک روز اپنی
خانقاہ مین بیٹھے تھے تاتارخان بزرگ
قصبہ رودلی کا مقطع حضرت شیخ العالم
کے حضور مین آکر کھڑا ہوا حضرت نے سر اوٹھاکر
اسکو دیکھا اور فرمایا جہان مین دہ چال چل کہ کچھ
روز تو باقی رہے تاتارخان فوراً زمین پر گرکر بیہوش
ہوگیا تھوڑی دیر بعد جو اسکو لوگون نے زمین سے
اٹھایا اور منہہ پر پانی کے چھینٹے مارے یہانتک
کہ ہوش مین آیا اور بعد اسکے ایسا معتقد ہوا کہ
اکثر اوقات اکیلا پیادہ پا حضرت شیخ العالم کے
حضور مین آیا کرتا۔

نقل ہے کہ ایک روز حضرت شیخ العالم اپنی
خانقاہ مین بیٹھے تھے کہ محمد خان نے آکر عرض کیا
اے مخدوم آج سوداگر سات آٹھ سو گھوڑے عربی تہکی لائے
ہین حضرت شیخ العالم نے فرمایا جاؤ لو محمد خان نے عرض کیا
روپیہ کہان ہے حضرت شیخ العالم نے پھر فرمایا جاؤ لو محمد خان نے عرض کیا
کہ اے مخدوم روپیہ کہان ہے جب تین مرتبہ یہی عرض کیا حضرت

حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ فرمودند
حضرت شیخ المشائخ مرشد الاتقیا ہادی الاصفیا حضرت
شیخ فرید الحق والدین گنج شکر مسعود قدس اللہ سرہ بودند
پس ایشان سلطان المشائخ حضرت شیخ نظام الحق والدین
قدس اللہ سرہ بودند و پس ایشان این فقیر بود۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم روزے در خانقاہ خود نشستہ
بودند تاتارخان بزرگ قصبہ رودلی پیش حضرت
شیخ العالم آمد وایستادہ شد حضرت شیخ العالم سر آوردند
وطرف تاتارخان نظر کردند و فرمودند در جہان چنان
روکہ چند روز بمانی تاتارخان در حال بر زمین افتاد
بیخود گشت و بعد از زمانے اورا از زمین برداشتند
و آب بر روے او زدند تا از بیہوشی بہوش آمد
و بعد از آن چنان معتقد شد کہ اکثر اوقات
پیادہ پا وتنہا در حضرت شیخ العالم
آمدے۔

نقل است کہ روزے حضرت شیخ العالم در خانقاہ خود نشستہ
بودند محمد خان آمدہ عرض کرد کہ اے مخدوم امروز سوداگران
اسپان آوردہ اند ہفصد و ہشت صد اسپ تازی آمدہ است
حضرت شیخ العالم فرمودند بروبستان محمد خان عرض کرد کہ
زر کجاست باز حضرت شیخ العالم فرمودند بروبستان باز
محمد خان عرض کرد کہ اے مخدوم زر کجاست چون سہ کرت سعادت حضرت

شیخ العالمؒ نے فرمایا اگر نہیں ہے تو نہیں ہے کہتے ہیں کہ
حضرت شیخ العالمؒ نے اسپر بادشاہی کی نظر ڈالی تھی اور وہ
شاہزادہ شبیہ سارنگ و ملو بادشاہ دہلی کا تھا لیکن چونکہ
کم نصیب تھا حضرت شیخ العالمؒ کے ارشاد کی تعمیل نہ کی
نقل ہے کہ سلیمان شاہ ایک سوداگر حضرت شیخ العالمؒ کا
مرید تھا جب مفلس ہو جاتا اور پونجی نہ رہتی اپنے پیر
کی خدمت میں آکر اور زمین بوس ہو کر عرض کرتا کہ اے ہاتھ
پکڑنے والے پیر میرے پاس کچھ نہیں جسسے تجارت کر کے اوقات
بسر کروں حضرت شیخ العالمؒ فرماتے تو کتنا روپیہ مانگتا ہے
سلیمان شاہ نے نقل کیا ہے کہ میں ہر مرتبہ ہاتھ پکڑنیوالے
پیر سے سو روپیہ مانگتا اور کہتا اے ہاتھ پکڑنیوالے پیر اگر میرے
پاس سو روپیہ ہوں تو دلی اطمینان سے تجارت اور بسر اوقات
کروں حضرت شیخ العالمؒ فرماتے جا تجھے سو روپیہ دیے
میں زمین بوس ہو کر واپس آتا اور یکایک غیب سے
سو روپیہ مل جاتا اور اطمینان خاطر سے تجارت کرتا اور خوش
رہتا اگر میں اکثر یہ خیال کرتا کہ میری پونجی سو روپیہ سے بڑھ جائے
مگر زیادہ نہ ہوتی ہمیشہ وہی سو روپیہ میری پونجی رہتی۔
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ فرماتے تھے جیسے کہ گنگا دران
میں خواجہ اسحاق گنگا دری کا چراغ روشن ہے قیامت تک
روشن رہیگا چنانچہ خواجہ اسحاق اسی مضمون کے مطابق یہ شعر
خود اپنی زبان سے فرماتے تھے

شیخ العالمؒ فرمودند اگر نیست نیست منقولست که حضرت
شیخ العالمؒ نظر بادشاہی برو کردہ بودند و بادشاہزادہ
شبیہ سارنگ و ملو بادشاہ دہلی بود اما چون نصیب
نداشت امر حضرت شیخ العالمؒ را بقرون التعمیل نیاورد
نقل است که سلیمان سوداگر مرید حضرت
شیخ العالمؒ بود ہر بار که فقیر گشتی و سرمایہ نبودی
پیش خود حضرت شیخ العالمؒ آمدے و سر بر زمین نہادہ
عرض کردے کہ اے پیر دستگیر پیش من چیزے نیست کہ کارگری
کنم و قوت خود سازم حضرت شیخ العالمؒ میفرمودند چہ قدر
چہ مقدار زر کہ میخواہی او گفت کہ من ہر بار از پیر دستگیر
صد تنکہ میخواستم و میگفتم اے پیر دستگیر اگر ہست
صد تنکہ باشد بفراغ خاطر سوداگرم و قوت سازم
حضرت شیخ العالمؒ میفرمودند برو صد تنکہ دادیم
این بندہ و سر بر زمین نہادہ باز میگشت ناگاہ صد تنکہ
از غیب میرسید و بفراغت سوداگری میکردیم
و خوش میماندیم اگر این بندہ بکثرت قصد میکرد کہ بر این
از صد زیادہ شود ہرگز نشدہ و ہمین صد تنکہ من سرمایہ بود
نقل است کہ حضرت شیخ العالمؒ میفرمودند چنانچہ
در گنگا در این چراغ خواجہ اسحاق گنگا دری میسوزد
تا روز قیامت خواہد سوخت خواجہ اسحاق [illegible]
ان معنی این بیت بر زبان خود میفرمود

بیت کا ترجمہ

اگر تمام دنیا میں ہوا کا طوفان ہو
اقبالمندوں کا چراغ ہرگز گل نہو

ہم بھی ایک دیگ کھانا پکاتے ہیں اور قیامت تک مخلوق کھائے
ذرہ بھر اس دیگ سے کم نہو اور سب مخلوق کا بھی فائدہ ہے
بعد اسکے ایک دیگ لائے اور چولھے پر چڑھائی اور آنچ
کر کے کھانا پکایا اور مخلوق کے گذرگاہ پر رکھدی جو کوئی آتا
اسکا کھانا کھاتا اور کم ہوتی نہیں روز آیندہ روندے سیر ہوکر
اس سے کھانا کھایا اور دیگ بھری کی بھری رہی بعد اسکے
اپنے جی میں یہ خاطرہ فرمایا کہ اے احمد دنیا میں مشہور ہو جائیگا
کہ احمد ایسا بزرگ ہے اور شہرت آفت ہے جس سب فنا مند
ہوتے ہیں اور گمنامی راحت ہے جس سے کوئی رضامند
نہیں ہوتا) اے احمد بندے خدا کے ہیں وہ سب کا رزق
دینے والا ہے بڑا ہے جلال اسکا وہ جانے اور اسکے بندے
تو اس فکر سے یکسو ہو اور دل کے گھوڑے کو وسیع میدان میں
(اور وسیع میدان میں اپنا کام اللہ کو) کے جولان دے اور اپنے
آپ کو اپنے آپ سے اور اپنے کام سے یکسو کر اور اس نام و
نشان کی ہستی سے فنا ہو جا اور مالک کے مالک کی ذات
کی ہستی میں کہ (قائم ہوگا) مالک اسکا بغیر کسی نشان کے
جا حضرت شیخ العالم نے یہ خطرہ اپنے جی میں پختہ کر لیا اور
فوراً تکبیر حق کے لالبوں کو فقر پڑھنے کی فرمائی اور دیگ

بیت

اگر گیتی سراسر باد گیرد
چراغ مقبلان ہرگز نمیرد

ما نیز دیگی از طعام بپزیم چنانکہ تا انقراض عالم خلق بخورند
ہیچ ازان دیگ کم نشود و درین فائدہ خلق ہست
بعدہ دیگے آوردند بر دیگدان نہادند و آتش کردند
طعام دران دیگ پختند بعدہ آن دیگ را درمیان
رہگذر خلق داشتند ہر خلق کہ می آمد و سیر میشدند
طعام ازان دیگ میخوردند ہیچ نقصان نمیشد تا سہ
روز خلق آیندہ و روندہ طعام ازان با سیری میخوردند
و دیگ ہمچنان پر بماند بعدہ در خاطر شریف
ہمچنین گذرانیدند کہ اے احمد در عالم شور خواہد شد
کہ احمد چنین شیخ است والشہرۃ آفۃ کل یرضی منہا
والخمول راحۃ لا یرضی منہا احد اے احمد بندگان
خدا اند و رزاق مطلق است جل جلالہ و او داند و بندگان
او داند تو ازین میان بیرون آئی و اسپ خاطر را
در میدان وسیع وانوض امری الی اللہ جولان نمائی
و خود را از خود و از کار خود بیرون آری و از ہستی
این نام و نشان فانی شوی و در ہستی ذات مالک الملک
لایزال ملک بے نشان از حضرت شیخ العالم این خطرہ را
در دل مقرر کردند و حالی تکبیر برآمد تا منزلبان حق ادا فرمودند

مذکور نہین پروسے ٹیکی کہ لوٹ گئی۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم فرماتے تھے بھکر سے
ٹھٹہ تک مین پہونچا کسی مسلمان سے ملاقات نہوئی لیکن
اودھر مین آدھا مسلمان ایک بچہ ملا اور یہ اشارہ
شیخ جمال گوجری کی طرف فرمایا ان پر
اللہ کی رحمت ہو اور فرماتے کہ منصور بچہ تھا تاب
نلایا اور بھید کھولدیا بعض مرد ایسے ہین کہ سمندر کے
سمندر پی جاتے ہین اور ڈکار نہین لیتے اور فرماتے تھے
کہ نظامی بچہ تھا جسنے یہ شعر کہا بیت کا ترجمہ

نیکون کی صحبت دنیا سے دور ہو گئی
شہد کی مکھی کا گھر بھڑ کا چھتا ہو گیا

کیونکہ صحبت حضرت محمد مصطفے (پر اللہ کی رحمت و سلام) کی جیسی
صحابہ کے لیے تھی ویسی ہی اب بھی حال والون اور
صاحب حالی کی راہ کے دوستون کے لیے ہے (یہ اللہ کا فضل
ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے)

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم سب بزرگ پیرون کے
درجے قرار دیتے اور فرماتے کہ فلان فقیر یہان تک
پہونچا فلان یہان تک اور فلان کا یہ درجہ تھا اور فلان
اس درجہ پر پہونچا کیا خوب کمال اور کیا خوب
جمال کہ ابتک کوئی فقیر اس بلند مرتبہ کا اور صاحب
تصرف نہین ہوا ہے (یہ اللہ کا فضل ہے)

مذکور بر زمین نہ نہ ند تا بشکست۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم میفرمودند کہ از بھکر تا
ٹھٹہ رسیدم ہیچ مسلمانی ملاقات نشد الا کہ دیدم در
یک بچہ نیم مسلمان و این اشارت بر شیخ جمال
گوجری کردند و میفرمودند کہ منصور بچہ بود طاقت نیاورد
و اسرار بیرون زد بعضے مردانند کہ دریا ہا نوش
میکنند و آروغ نمیزنند و میفرمودند کہ نظامی بچہ بود
کہ این بیت گفت۔

بیت

صحبت نیکان ز جہان دور گشت
خان عسل خانہ زنبور گشت

کہ صحبت حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم
چنانچہ صحابہ را بود ہمچنین حالا ہم صاحبان حال
و محبان راہ ذو الجلال راہست ذلک فضل اللہ
یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

نقل است کہ حضرت شیخ العالم مقامات ہمہ پیران
بزرگ را تعین میکردند و میفرمودند کہ فلان
تا اینجا رسید فلان تا اینجا و فلان را این مقام
بود و فلان بدین منزل رسید نہ کمال و نہ جمال
کہ تا غایت ہیچ درویش بدین علو مرتبہ
و صاحب تصرف نشدہ است ذلک فضل اللہ

جسے چاہے کرے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ۔

نقل ہے کہ ایک روز حضرت شیخ العالم ایک دیوار اٹھاتے تھے اور اس دیوار پر سوار تھے شیخ جمال گوجری کا اس کوچہ میں گذر ہوا فرمایا کہ یہاں علی کی بو آتی ہے کھڑے ہوگئے کسی نے کہا یہاں حضرت شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق رہتے ہیں شیخ جمال الدین گوجری حضرت شیخ العالم کے پاس گئے حضرت شیخ العالم اس دیوار پر سوار تھے شیخ جمال الدین گوجری نے کہا حضرت مخدوم یہ دیوار جنبش کرے اور چلے حضرت شیخ العالم نے فرمایا کیا عجب ہے دیکھیا دشوار ہے بعد اسکے حضرت شیخ العالم نے جس طرح گھوڑے کو چلاتے ہیں دیوار کو چلایا فوراً دیوار نے جنبش کی اور چل نکلی بعد اسکے حضرت شیخ العالم نے فرمایا یا جمال اس گھوڑے کو چلا کر ٹھہرا شیخ جمال نے گھوڑے کو چلایا گھوڑی پیچھے ہی ہٹتی تھی آگے نہ بڑھتی اور نہ چلتی شیخ جمال پر دہشت چھا گئی گویا شیر سے سامنا پڑا لیکن باطن کی نظر سے حضرت شیخ العالم کے اگوا مان دیکے رکھی تھی ورنہ سامنا خطرہ سے خالی نہ تھا ۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم ایک روز بیٹھے تھے ہمراہ سامنے کھڑے تھے حضرت شیخ العالم نے فرمایا

یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

نقل است کہ روزے حضرت شیخ العالم دیوارے برمے آوردند و بالائے آن دیوار سوار بودند شیخ جمال گوجری را در آن کوچہ گذر افتاد فرمودند کہ اینجا بوے ولی می آید استادہ شدند کسے گفت کہ اینجا حضرت شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق قدس اللہ روحہ میباشند شیخ جمال الدین گوجری پیش شیخ العالم رفتند حضرت شیخ العالم بالائے آن دیوار سوار بودند شیخ جمال الدین گوجری گفتند حضرت مخدوم این دیوار بجنبد و روان شود حضرت شیخ العالم فرمودند چہ عجب چہ دشوار است آنگاہ حضرت شیخ العالم چنانچہ مرکب را میجنبانند ہمچنان دیوار را جنبانیدند و حال دیوار بجنبید و روان شد بعدہ حضرت شیخ العالم فرمودند یا جمال این مادیان بجنبانید ہر چند کہ شیخ جمال مادیان را تردد میکردند بازپس میگشت و پیش نمیرفت و روان نمیشد شیخ جمال را دہشت گرفت کہ بکدام شیرے دوچار افتاد فاما نظر باطن حضرت شیخ العالم امان دادہ بودند ورنہ بخطرہ نبودہ است ۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ روزے نشستہ بودند مردم پیش استادہ بودند حضرت شیخ العالم فرمودند

اے بہرام مجھ سے مانگ جو چاہتا ہو کیونکہ مجھکو صاحب
جلال کی درگاہ مین کامل درجہ کی ولایت حاصل ہے
بہرام کہتے ہین مین نے کچھ نہین کہا اور خاموش رہا پھر
حکم ہوا اے بہرام مانگ جو چاہے جب تک کہ کوئی
نہین آیا ہے بہرام کہتے ہین مین پھر خاموش رہا پھر
حکم ہوا اے بہرام جو چاہے مانگ کہ مجھکو دو جہان کی
ولایت حاصل ہے جب تک کہ کوئی نہین آیا ہے
مانگ بہرام نے نقل کی کہ تین مرتبہ ہاتھ پکڑنیوالے
پیر نے فرمایا مین نے عرض کیا اے ہاتھ پکڑنے والے
پیر مانگتا ہون اگر پاؤن پھر حکم ہوا مانگ کیا مانگتا ہے
بہرام کہتے ہین مین نے عرض کیا اے ہاتھ پکڑنے والے
پیر نہ گھوڑا نہین مانگتا روپیہ نہین مانگتا اور دنیا
مطلب نہین رکھتا آخرت کی طرف توجہ نہین کرتا
مجھکو اصلی مقصد عنایت فرمایئے اور اللہ کے
سوا کا خیال دور کیجیے اور خدا تک پہونچایئے
اور جسکا وعدہ کل کا ہے آج ہی دلوا دیجیے
حضرت شیخ العالم نے فرمایا اے بہرام تو نے وہ
چیز مانگی جو دے نہین سکتے کہ ہر کسی کا مرتبہ نہین ہے
اور کوئی نہ دے سکیگا ۔ مین نے یہ حکایت خود
بہرام کی زبانی سنی ہے اور انکو اسی برس کا
بوڑھا دیکھا ہے وہ کہتے تھے اور افسوس کرتے

بہرام بخواہ از من آنچہ خواہی کہ ولی حضرت ذو الجلال
ولایت بر کمالست بہرام مذکور میگوید کہ من ہیچ
نگفتم و ساکت ماندم باز فرمان شد اے بہرام بخواہ
آنچہ میخواہی مادام کہ کسے نیامدہ است باز او میگوید
کہ من ہمچنان ساکت ماندم باز فرمان شد کہ اے
بہرام بخواہ آنچہ میخواہی کہ بر من ولایت دو جہان است
مادام کہ کسے نیامدہ است بخواہ بہرام گفت کہ سہ
کرت پیر دستگیر فرمودند من عرض کردم کہ اے
دستگیر مطلبم اگر بیابم باز فرمان شد بطلب چہ مطلبی
بہرام میگوید کہ عرض کردم کہ اے پیر دستگیر اسپ
نمی طلبم و زر نمیخواہم و دنیا مطلوب ندارم و
بآخرت سر فرو نمی آرم مرا مطلوب حقیقی بسپار
و رقم ماسوی اللہ بردار و بخدا برسان
و آنچہ وعدہ فرداست نقد وقت من بگردان
حضرت شیخ العالم فرمودند اے بہرام تو چیزے
خواستی نہ توان داد کہ در خور ہر کسے نیست
و کسے نتواند داد و من این حکایت از زبان
بہرام مذکور شنیدہ ام و او را پیر
ہشتاد سالہ دیدہ ام و او میگفت و تاسف میکرد
کہ و اسر فرو نمی آرم الا بچیزے فرو آوردن اہل

چیز کی طاقت توحید [illegible] از نام

اور حسرت کھاتے تھے کہ اگر یہ تمام زمانہ کا نصیب
دھر دو دن کا اسوقت ہاتھ پکڑ لیتے واسطے پیر کے
اب لیتا خواہ دنیا سے خواہ آخرت سے تو ہمیشہ
ہمیشگی کا زمانہ فراغت سے گذارتا اور پوری امید اور
بڑی پناہ ہاتھ آتی اور مقصد حاصل کر لیتا۔

نقل ہے کہ ایک روز برہان روبرو شیخ العالم
کے کھڑے تھے فرمایا اے برہان دنیا لوگے شیخ برہان نے
کہا دنیا کی چیز میرے کام نہ آئیگی پھر حضرت شیخ العالم
فرمایا علم لوگے شیخ برہان نے کہا اے ہاتھ پکڑنے والے
پیر ہم بوڑھے ہو گئے کب پڑھونگا حضرت شیخ العالم
فرمایا یہ نہیں بغیر پڑھے اور بغیر محنت کیے ابھی کھڑے
کھڑے پڑھ لو شیخ برہان نے کہا اے ہاتھ پکڑنے والے
پیر علم میرے کام نہ آئیگا حضرت شیخ العالم نے فرمایا
دین لوگے شیخ برہان نے عرض کیا یہ بھی پیر کچھ کام نہ آئیگا
مجھکو اللہ کا جمال چاہیئے کیونکہ میرا دل بغیر اللہ کے
نہیں شگفتہ ہوگا حضرت شیخ العالم نے سکوت فرمایا
اور اپنے کام میں مشغول ہو گئے۔

نقل ہے کہ مخلص بہرام کہ بادشاہ فیروز شاہ کے
غلاموں میں سے تھے حضرت شیخ العالم کی خدمت میں آیا کرتے
اور ہمیشہ صبح اور شام کا کھانا لاتے حضرت شیخ العالم
انکا کھانا خرچ فرماتے اور کچھ نہ پوچھتے کہ تم کون ہو

و حسرت میخورد کہ اگر این همه روزگار مرد دو
تا بکار آنوقت از پیر دستگیر چیزے از دنیا میگرفتی خواه
از دنیا خواه از آخرت تا امروز این روزگار
ضایع بیهوده نمیگذرانید پس ازین دریا سے تمام
دنیا و عظام بربست آمدی و مقصود حاصل کردی

نقل است کہ روزے شیخ برهان
پیش حضرت شیخ العالم استاده بودند حضرت
شیخ العالم فرمودند برهان دنیا خواهی
گرفت برهان گفت چیز دنیا بکار من نیاید
باز حضرت شیخ العالم فرمودند علم خواهی گرفت
باز شیخ برهان گفت اے پیر دستگیر با پیر شدیم علم کی
توانیم خواند حضرت شیخ العالم فرمودند همچنین
بے خواندن و بے رنج کشیدن اینک الیتا بخوان
شیخ برهان گفت اے پیر دستگیر علم بکار من نیاید
باز حضرت شیخ العالم فرمودند دین خواهی گرفت
باز شیخ برهان گفت این هیچ بکار نیاید مرا جمال الله
میباید کہ دلم جز بمشاهده حق نگشاید حضرت
شیخ العالم ساکت شدند و در کار خود مشغول گشتند

نقل است کہ مخلص بهرام از بندگان فیروز شاه بود بخدمت
حضرت شیخ العالم می آمد و هر دو طعام صبح و شام می آورد حضرت
شیخ العالم طعام او خرچ میفرمودند و هیچ نمیپرسیدند کہ تو کیستی

اور کہاں کی ہو کس لیے آئے ہو جب چھ مہینے گذر چکے
مخلص نے اپنے جی میں کہا اے مخلص تو نے چھ مہینہ اس
فقیر کی خدمت کی کبھی تجھ سے نہ پوچھا کہ تو کون ہے کیا
مقصد رکھتا ہے اگر میں اتنی مدت ایک پتھر کی خدمت کرتا
تو مقصد حاصل ہو جاتا اور یہ کہتے ہوئے اپنے گھر
واپس آئے حضرت شیخ العالم بھی انکے پیچھے پیچھے انکے
دروازہ پر پہونچے اور دستک دی مخلص کی لونڈی
باہر آئی حضرت شیخ العالم نے فرمایا جا کہہ کہ احمد دروازہ
پر کھڑا ہے لونڈی گئی مخلص نے پوچھا کون ہے لونڈی نے
کہا وہ فقیر ہیں جنکے پاس تم ہر روز جاتے تھے مخلص
فوراً دوڑے اور قدمبوس ہوئے حضرت شیخ العالم نے
فرمایا تو نے آج میرا گلہ کیا مخلص نے کچھ جواب نہ دیا
اور فوراً حضرت شیخ العالم کو اپنے گھر میں لیگئے اور کھانا
سامنے رکھا کھانا کھانے کے بعد حضرت شیخ العالم روانہ
ہوگئے اور اپنی خانقاہ میں آئے مخلص بھی ہمراہ آئے
اور باہم بیٹھے حضرت شیخ العالم نے فرمایا کوئی اولاد
بھی رکھتے ہو مخلص نے عرض کیا ہاں ایک بیٹا ایک بیٹی ہے
حضرت شیخ العالم نے فرمایا اے مخلص جا و جب تک انکی
شادی نکرو اور ٹھکانے نہ لگاؤ میرے پاس نہ آیو
مخلص نے عرض کیا بہت خوب اور زمین بوس ہو کر
واپس آئے اور شادیوں کی فکر میں رہے اور چند روز میں

وازکجائی وبچہ کار می آئی چون مدت شش ماہ برآمد مخلص
در خاطر خود گذرانید کہ مخلص شش ماہ خدمت این فقیر کردی
ہیچ ترا نپرسید کہ کیستی و بچہ مطلوب آمدی اگر چندین مدت
خدمت سنگ میکردی مقصود حاصل می آوردی
وباز گشت و در خانہ رفت حضرت شیخ العالم عقب
او بدر او رفتند و دستک زدند کنیزک او
فی الحال بیرون آمد حضرت شیخ العالم فرمودند
برو بگو کہ احمد بر در ایستادہ است کنیزک رفت
مخلص پرسید کیست گفت آن درویش کہ شما ہر روز نزد
او میرفتی مخلص در حال برون دوید پابوس کرد
حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ فرمودند کہ تو
امروز از ما گلہ مند شدی او ہیچ نگفت و شتابان
حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ را درون خانہ
برد و طعام پیش آورد و بعد از خوردن طعام
حضرت شیخ العالم روان شدند و در خانقاہ
آمدند مخلص ہمراہ شیخ العالم آمد بیکدیگر نشستند حضرت شیخ العالم
فرمودند از فرزندان ہم چیزے داری مخلص عرض
کرد آرے یک پسر یک دختر دارم حضرت شیخ العالم فرمودند
اے مخلص برو تا وقتیکہ ایشان را کدخدا نکنی و جاگیر نگردانی
بر من نیائی مخلص اعتراف کرد و زمین بوسید و باز گشت
در خیال جاگیر کردن فرزندان شد میان چند روز

دونوں کی شادی کرکے حضرت شیخ العالم کی خدمت میں
جاکر زمین بوس ہوئے اور کھڑے ہوکر عرض کیا اے
ہاتھ پکڑنے والے پیر میں نے دونوں فرزندوں کا
ٹھکانا کر دیا اور شادیاں کر دیں حضرت شیخ العالم نے
فرمایا قریب آؤ مخلص دوڑ کر گئے اور بیٹھے حضرت
شیخ العالم نے اپنے سامنے ایک گڑھا زمین میں کھودکر
اسمیں پانی ڈالا اور اس پانی میں چھوٹی کنکریاں ڈالیں
اور فرمایا اے مخلص یہ کنکریاں اس پانی سے نکال
ڈالو مخلص نے کنکریاں نکالکر حضرت کے روبرو
رکھدیں حضرت نے تھوڑی مٹی اس پانی میں ڈالکر فرمایا
اے مخلص جسطرح کنکریاں نکال لی تھیں یہ بھی نکال لو
مخلص نے پانی میں ہاتھ ڈالا جب کچھ ہاتھ نہ آیا عرض کیا
اے ہاتھ پکڑنے والے پیر مجھے کچھ نہیں ملتا حضرت
شیخ العالم نے فرمایا اے مخلص اگر تو چاہتا ہے کہ معبود کی
درگاہ میں معشوق کی طلب کے لیے مقصود کے سمندر
میں جا پہونچے تو اسی مٹی جیسا ہو جا کر اپنا نام و نشان
گم کر دے اور اپنی ہستی سے علیحدہ اور اللہ کی ذات
میں فانی اور اسکے لقا سے باقی رہ ورنہ جا کیونکہ یہ کام مردوں
کا کام ہے نہ کہ مخنثوں کا (اور جنگی لوگ اور ہیں اور
قصبہ اور سریہ کے لوگ اور ہیں) بہرحال چونکہ مخلص
ازل کے خالص تھے اور ابد کی خصوصیت رکھتے تھے

هر دو را کار خیر کرده و او بحضرت شیخ العالم
آمده سر بر زمین نهاده استاده شده عرض کرد
اے پیر دستگیر هر دو فرزندان را جاگیر نموده
و تزویج کرده داده حضرت شیخ العالم فرمودند
نزدیک بیا او دویده آمده نشست حضرت
شیخ العالم پیش خود گوی در زمین کاویدند و آب
درو انداختند و درمیان آب گوک مذکور سنگریزه
خرد انداختند و فرمودند ای مخلص این سنگریزه را
ازین آب بیرون آر مخلص آن سنگریزه مذکور از آب
کشیده پیش حضرت شیخ العالم نهاد حضرت
شیخ العالم قدرے گل درو انداختند و فرمودند
اے مخلص چنانچه اوراکشیدی این را نیز بکش مخلص
دست در آن آب انداخت هیچ نیافت عرض
کرد اے پیر دستگیر هیچ نیافتم حضرت شیخ العالم فرمودند
اے مخلص اگر میخواهی که در حضرت معبود بطلب
مطلوب در دریاے مقصود برسی همچنین شوی
که نام و نشان خود گم کنی و از هستی خود بیخبری و در هستی
حق فنی و ببقاے حق باقی گردی اگر نه برابیا و در
خانقاه من مباش و الا برو که این کار مرد است
نه کار مخنثان الحرب رجال و القصبه و السریه رجال
بهرحال چون مخلص خالص ازل و مخصوص ابد داشت

پوری خلاص کے ساتھ کھڑے ہوگئے اور پیروی کی کمر مضبوط
باندھی اور اللہ تعالیٰ کے ولیوں سے ایک ولی ہوئے
یہانتک کہ حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا مخلصؒ اللہ تعالیٰ کی
کے ولیوں میں ہے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم ایک روز اپنی خانقاہ
میں بیٹھے تھے مخلص سامنے کھڑے تھے کہ میاں اللہ
دو دیوانہ اس گلی میں آئے اور حضرت شیخ العالم
کی دیوار کے نیچے سے ہوکر گذرے اور چند قدم
چلکر حضرت کی طرف متوجہ ہوکر کچھ دیر کھڑے رہے
بعد اسکے چلے گئے مخلص نے حضرت شیخ العالم سے
عرض کیا کہ اے ہاتھ پکڑنے والے پیر اللہ دو دیوانہ دیر
تک سامنے کھڑے رہے اور ہاتھ پکڑنے والے پیر نے
کچھ نفرمایا کہ بیٹھو یا جاؤ بہرام مخلص کے فرزند بھی وہاں
حاضر تھے یہ کہتے ہیں ہم کو تعجب ہوگیا اور اپنے جی میں
کہا کہ یہاں اللہ دو دیوانہ کہاں ہیں بعد اسکے جب ہم
خانقاہ کے باہر نکلے تو تحقیق ہوا کہ اللہ دو دیوانہ
اس گلی میں آئے تھے اور کچھ دیر حضرت شیخ العالم کی
طرف متوجہ ہوکر رستہ میں کھڑے رہے تھے۔

نقل ہے کہ ایک روز مخلص حضرت شیخ العالم کے
سامنے آئے اور عرض کیا کہ اے پیر میرا لباس پورانا
ہوگیا ہے میں چاہتا ہوں کہ نیا لباس پہنوں اور

باخلاص تمام بایستاد و کمر متابعت مستحکم بست
و ولیے از اولیاء خدائے تعالےٰ گشت تا حضرت
شیخ العالمؒ فرمودند کہ مخلصؒ ولیے از اولیاے
خدائے تعالےٰ است

نقل است کہ روزے حضرت شیخ العالم در خانقاہ
خود نشستہ بودند مخلص پیش استادہ بود میان
اللہ دو دیوانہ درآن کوچہ گذر کردہ و زیر دیوار
حضرت شیخ العالمؒ بگذشت مقدارے راہ
رفت و طرف حضرت شیخ العالم متوجہ شد
و دیری استادہ بود بعدہ روان شد مخلص
بحضرت شیخ العالم عرض کرد اے پیر دستگیر اللہ
دو دیوانہ دیرے پیش استادہ بود پیر دستگیر
ہیچ نفرمودند کہ بنشین یا برو بہرام پسر مخلص ہم در انجا
حاضر بود میگوید کہ ما متعجب شدیم و در خود گفتیم کہ
اینجا اللہ دو دیوانہ کجاست بعدہ چون بیرون
خانقاہ رفتیم تحقیق شد کہ اللہ دو دیوانہ درین
کوچہ گذر کردہ و دیرے جانب حضرت شیخ العالم متوجہ
شدہ در راہ استادہ بود۔

نقل است کہ روزے مخلص پیش حضرت
شیخ العالم آمد و عرض کرد کہ اے پیر جامہ من کہنہ
شدہ است میخواہم کہ جامہ نو پوشم و

اس دنیا سے سفر کرون حضرت شیخ العالم نے فرمایا
تھوڑے دنون توقف کرو ہم تم ایک ساتھ جائنگے
پھر دوسرے روز جاکر یہی عرض کیا اور پھر حضرت نے یہی
جواب دیا پھر تیسرے روز عرض کیا اور یہی جواب
ملا آخر مخلص نے اپنے فرزندون کو بلوا کر وصیت کی
کہ اے لڑکو میرا یہ آخر وقت ہے مین دنیا سے سفر کیا
چاہتا ہون ایسا نہو کہ تم میرے ہاتھ پکڑنے والے
پیر کو میرے مرنے کی خبر کرو بلکہ مجکو لیجا کر دفن کر دیجیو
کیونکہ میرا ہاتھ پکڑنے والا پیر ایسا ہے کہ جسکے
کمال اور جمال کی انتہا نہین وہ انتہا درجہ کا غلبہ والا
اور حد کا جذبہ والا ہے ایسا کہ جسکا حکم دونون
جہان مین جاری ہے کوئی اسکا مرتبہ نہین جانتا نہ پہچانتا
ہے مین تمکو خبر دیتا ہون کہ مجکو مرتے ہی جلد لیجا کر زمین
مین دفن کر دیجیو کیونکہ اگر میرے پیر کی درگاہ مین
خبر کر دوگے تو میرے ہاتھ پکڑنے والے پیر مجکو جانے
نہ دینگے بہرام کہتے ہین مین نے جی مین کہا کہ یہ خدائی کا
دعوی کرتے ہین دیکھون جو پیر باپ زندہ ہے یا نہین
غرض مخلص وصیت کر کے چارپائی پر لیٹے اور آہستہ آہستہ
چادر تانی یہانتک کہ تمام جسم چادر مین چھپا لیا اور انکی
روح کی چڑیا جسم خاکی کے پنجرہ سے نکلکر آسمان
آشیانہ پر چہچہائی اور فانی گھر سے باقی گھر مین پہونچی

ازین جهان سفر کنم حضرت شیخ العالم فرمودند چند روز
توقف کن ما و تو یکبارگی خواهیم رفت باز دوم
روز رفت و عرض کرد باز همین جواب فرمودند
باز سیوم روز رفت همین جواب فرمودند ناچار
مخلص به فرزندان خود وصیت کرد و گفت
که ای فرزندان من این وقت من آخر است
میخواهم که ازین جهان سفر کنم نباید که شما پیر دستگیر
مرا از موت من خبر کنید و باید که در حال مرا ببرند
و دفن کنند که پیر دستگیر من شیخی است که کمال او را
نهایت نیست و جمال او را غایت نیست
نهایت غالب و اصلیت نهایت جاذب و با کلمت
که در هر دو جهان فرمان او نافذ است کسی قدر او نمیداند
و نمیشناسد من شما را خبر میکنم که مرا بعد از موت من
فی الحال ببرید و در زیر زمین بسپارید که چون حضرت
پیر را خبر خواهید کرد پیر دستگیر من مرا رفتن نخواهند
داد بهرام میگوید ما در خاطر کردیم که ایشان که دعوی
خدائی میکنند ببینم که تا نعمتی که پدرم میگیرد یا نه
الغرض مخلص بعد از فراغ وصیت بر چارپائی غلطید
و چادر آهسته آهسته کشید تا خود را تمام پوشید جان او
از قفس قالب خاکی اش پرید و بعالم آخرت
پرید وار از دار فنا بگذشت و بدار بقا پیوست

ہم لوگ متعجب اور حیران رہ گئے کہ کیسے جوانمرد لوگ ہین
اور اپنے پروردگار کی درگاہ سے کیسا معاملہ کرتے
ہین بہرام کہتے ہین حضرت شیخ العالم اپنی خانقاہ مین تشریف
رکھتے ہین مین نے جاکر خبر دی کہ پیر یا دستگیر مرید واسطے
میرے باپ مخلص نے دنیا سے سفر کیا حضرت شیخ العالم
نے اٹھکر کفش پہنی اور مخلص کے پاس آئے اور اسکے
سر کے چادر ہٹاکر بلند آواز سے فرمایا اے مخلص اے مخلص
اے مخلص اور اسقدر بلند آواز سے فرمایا کہ بعض اور
لوگون نے بھی سُنا اور آکر جمع ہو گئے اور ماجرا دیکھا حضرت
شیخ العالم کے گھر والے بھی دوڑ آئے اور فرمایا آپ کیا
کر رہے ہین مخلوق خدا کہیگی کہ شیخ احمد عبدالحق مردون
کو زندہ کرتے ہین اور آخرکار فتنہ برپا ہوگا الغرض حضرت
شیخ العالم نے قریب چالیس پچاس مرتبہ کے انکے کان مین
مخلص مخلص مخلص فرمایا اور آخرت کے عالم سے دنیا مین
بلا لیا یہانتک کہ فوراً اٹھکر حضرت شیخ العالم کے قدم
پکڑ لیے اور پاس بیٹھے اور کچھ کلام کرتے تھے جب
حضرت شیخ العالم اپنی خانقاہ مین واپس آئے مخلص نے
یہ کہنا شروع کیا کہ اے میرے فرزند تو نے مجھے میرے
پیر کو خبر کر دی اور میری صحبت سے عمل نکیا اے بہرام
ایسے پیر کی [illegible]

مادر تعجب شدیم و حیران ماندیم که اینهان چه مردانند
و چه کار و بار در حضرت پروردگار خود دارند بهرام
میگوید که حضرت شیخ العالم در خانقاه خود نشسته
بودند من رفتم و خبر کردم که ای پیر و دستگیر پدرم
مخلص از جهان سفر کرد و رحلت نمود حضرت
شیخ العالم برخاستند و کفش در پا کردند و بر مخلص
آمدند و چادر از سر وی برداشتند و بگوش او بآواز
بلند فرمودند مخلص ای مخلص ای مخلص بنوعی
که بعضی خلق نیز شنیدند و حاضر آمدند و معاینه
کردند و اهل بیت حضرت شیخ العالم دویده آمدند
و فرمودند که شما این چه میکنید خلق خدا خواهد گفت
که شیخ احمد عبدالحق مردگان را زنده میکنند و آخر
فتنه خواهد خواست الغرض حضرت شیخ العالم
نزدیک چهل و پنجاه کرت بآواز بلند بگوش او
مخلص مخلص مخلص فرمودند و او را از آن عالم درین
عالم آوردند او در حال برخاست و دست در پای حضرت شیخ العالم
نهاد و بر سینه خود دست نهاد و هیچ سخن نگفت حضرت شیخ العالم
باز گشتند و در خانقاه خود آمدند بعده مخلص آغاز کرد
ای فرزندان من مگر شما پیر مرا خبر کردید و بر صحبت
من عمل نمودید [illegible] ای بهرام بدو چنین پیر بگو

[illegible]

سکتے ہین کہ مین ہاتھ پکڑنے والے پیر کی خدمتمین گیا
اور جو کچھ باپ نے عرض کرایا تھا عرض کیا فرمایا آپکے
بہرام سا اپنے گہر کو چند روز صبر کرو مین اور تم ایکساتھ
سفر کرینگے بہرام کہتے ہین مین اپنے باپ سی آکر کہا کہ ہاتھ پکڑنیوالے
پیر فرماتے ہین اے مخلص چند روز ٹھہرو ہم تم ساتھ سفر
کرینگے مخلص نے کہا اے بہرام پھر جا اور میرے پیر سے
عرض کر مخلص کہتا ہے مین نہین رہ سکتا مجھ مین طاقت
نہین میری مدت پوری ہو چکی مجھکو اجازت ہو کہ سفر
کرون اور عالم آخرت کو جاؤن بہرام واپس گئے اور جو کچھ
باپنے کہا تھا حضرت شیخ العالم سی عرض کیا پھر حکم ہوا کہ بہرام
جاؤ مخلص سی کہو کہان جاوگے مجھکو بتاؤ تاکہ مین بھی وہان
آؤن بہرام پھر اپنے باپ پاس آئے اور جو کچھ حضرت شیخ العالم
فرمایا تھا کہا مخلص نے کہا اے بہرام پھر جا اور میرے ہاتھ پکڑنیوالے
پیر حضور مین عرض کر مخلص کہتا ہو ہاتھ پکڑنیوالے پیر جانتے ہین کہ آنا جانا
کہین بھی نہین ہی فقط ایک مقام سی دوسرے مقام مین نقل کرنا ہی اور
ظاہر جگہ سی ایک پردہ مین اور ایک پردہ سے ظاہر مقام مین اور
ایک لباس سی دوسرے لباس مین اور پرانے سے نئے مین
اور نئے سے پرانے مین اب مجھکو طاقت نہین رہی ہی
مجھکو حکم ہو تاکہ اس جہان سے چلا جاؤن اور اس جہان مین
پہونچون حکم ہوا اے بہرام جا اپنے باپ سی کہو تم کوئی
حاجت بھی رکھتے ہو تاکہ وہ حاجت پوری کردون

میگوید کہ من پیش پیر دستگیر رفتم وچنانچہ پدرم گفتہ
بود ہمچنان عرض کردم فرمان شد ای بہرام برو
او را بگو کہ چند روز قرار گیر تا با تو یکجا سفر خواہم
کرد بہرام میگوید کہ من آمدم بر پدرم وگفتم کہ پیر
دستگیر میفرمایند اے مخلص چند روز قرار گیر تا با تو
یکجا سفر خواہم کرد باز مخلص گفت اے بہرام باز
برو و بہ پیرمن عرض کن کہ مخلص میگوید ماندن
نمیتوانم وطاقت نمی آرم مدت من بتمام رسید
مرا فرمان شود تا سفر کنم و باخرت روم بہرام
باز رفت چنانچہ پدرش گفتہ بود در حضرت شیخ العالم
عرض کرد باز فرمان شد اے بہرام برو به مخلص
بگو کہ کجا خواہی رفت مرا خبر کن تا ما نیز آنجا
بیائیم بہرام باز بر مخلص پدر خود آمد وانچہ
حضرت شیخ العالم فرمودہ بودند بگفت مخلص
آغاز کرد ای بہرام باز برو و در حضرت پیر دستگیر
من عرض کن کہ مخلص میگوید پیر دستگیر من بہتر میدانند
آمدن و رفتن را جائے نیست مگر انتقال از مقامی
بمقامی واز عیانے بنہانے و از نہانے بعیانے واز
جامہ بجامہ واز کہنہ بنو واز نو بکہنہ اکنون مرا
طاقت نماندہ است مرا فرمان شود تا ازینجہان بگذرم بدانجہان
برسم فرمان شد ای بہرام برو پدر خود بگو چیزی حاجت ہم داری تا ہمان حاجت بکنم

بہرام واپس آگیا اور حضرت شیخ العالم کا فرمایا ہوا مخلص سے
کہا مخلص نے کہا ای بہرام عرض کرو کہ مجکو ہاتھ پکڑنیوالے پیر کی بدولت
دونوں جہان میں کسی چیز کی حاجت نہیں رہی ہے اور ہاتھ
پکڑنیوالے پیر کی لطف نے میری مرادیں میری بغل میں بٹھادی
ہیں فقط یہی حاجت ہے کہ مجکو حکم ہوجائے تاکہ اس جہان سے
نکلوں اور اس جہان میں پہونچوں بہرام نے پھر اپنے باپ کا
پیام حضرت شیخ العالم کے حضور میں عرض کیا حکم ہوا ای بہرام
اپنے باپ سے کہو کہ اگر تمکو جلدی ہے اور تمھارا مقصد یہی ہے
تو جہان تمھارا مقام ہے جاؤ اور جس فائدہ کی مقام میں کہ تمھاری
رائے ہے پہونچو بہرام نے حضرت شیخ العالم کا فرمایا
ہوا اپنے باپ سے کہا مخلص نے پھر اسی طرح چارپائی پر تکیہ
چادر تان لی اور انکی روح کی چڑیا جسم خاکی کے پنجرہ سے
اڑی اور میدان میں (سچائی کے نشستگاہ میں اقتدار والے
بادشاہ کے پاس) کے پہونچ گئے اور دوست نے دوست کے
ساتھ آرام پایا اور اس جہان گذر گئے اور اس جہان میں
داخل ہوئے اور کہا کہ کیا اچھا ہے یہ امر کہ اس ناموافق زمانہ میں
[illegible] دوست کے پاس دوست پہونچ جائے یار کے پاس یار
مخلص کی وفات کے بعد انکے فرزند انکا خرقہ حضرت شیخ العالم
کی خدمت میں لائے جو خرقہ انکو انکے ہاتھ پکڑنیوالے پیر نے
عنایت فرمایا تھا حکم ہوا کہ یہ خرقہ انہیں کے لائق ہے
انکے ساتھ دفن کرو چنانچہ انکو ہاتھ پکڑنیوالے پیر کے موافق امر

بہرام باز آمد فرمودۂ حضرت شیخ العالم مخلص را
گفت مخلص گفت ای بہرام عرض کن کہ مرا از دولت
پیر دستگیر در ہر دو جہان بچیزے حاجت نماندہ است
و لطف پیر دستگیر ہمہ مرادہاے مرا در بر نشاندہ است
ہمین حاجت است کہ مرا فرمان شود تا ازین عالم بدر آیم
و بآن جہان پیوندم باز بہرام گفتۂ پدر خود بحضرت شیخ العالم
عرض کرد فرمان شد ای بہرام پدر خود را بگو کہ اگر شتاب
ہستی و مطلب تو ہمین است پس برو آنجا کہ جاے
تست و بگذر بہ مائدہ فائدہ کہ رائے تست بہرام بہ
پدر خود فرمودہ حضرت شیخ العالم گفت مخلص باز
ہمچنان بالای چارپائی غلطیدہ چادر بسر کشید و مرغ
روحش از قفس قالب خاکی بپرید و در فضای مقعد صدق
عند ملیک مقتدر رسید و دوست بدوست آرمید ازینجہان
درگذشت و بدان جہان پیوست چنانچہ گفت بیت

[1] چہ خوشتر آنکہ درین دور نا ہموار
دوست بر دوست رسد یار بیار

بعد از وفات مخلص پسرانش خرقۂ او بپیش حضرت
شیخ العالم آوردند و آن خرقۂ مذکور از حضرت پیر دستگیر
خود عطا یافتہ بود فرمان شد کہ این خرقہ لائق اوست
برابر او دفن کنند بعدہ بحکم فرمان پیر دستگیر

---

[1] قولہ چہ خوشتر الخ یہ شعر مطابق اصل ہے ۱۲

خرقہ کو اسکے ساتھ دفن کر دیا اور آنحضرت کو
سونپ دیا (یہ اللہ کا فضل ہی اللہ جسے چاہتا ہی کرتا ہے
اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہی)

نقل ہی کہ شہر قنوج مین ایک دیوانہ تھے جو کلام نکرتے حضرت
شیخ العالم نے میان خدا کو قوال قنوج کے ہاتھ اُن دیوانہ
کے لیے ایک تحریر دی میان خدا نے حضرت شیخ العالم کے حضور
مین عرض کیا کہ اے مخدوم وہ دیوانہ کسی سے بات نہین کرتے
حضرت شیخ العالم نے فرمایا تجھکو کیا پڑی ہی وہ ایک پختہ کار
شخص ہین میرا خط لیجا و غرض میان خدا روانہ ہو کر قنوج
مین اپنے گھر پہونچے اور چند کوزے مصری کے اپنے پاس سے
لادے تاکہ اُن کوزون کے ساتھ وہ خط دیوانہ کے پاس
لیجائین اتفاق سے وہ خط دینا بھول گئے جیسے ہی وہ پیش کیا
دیوانہ نے کوزے قبول نکیے اور اشارہ سے حضرت شیخ العالم
کا خط مانگتے تھے میان خدا کو خط یاد آگیا اور دیوانہ کے ہاتھ
مین دیا دیوانہ نے حضرت شیخ العالم کا خط بڑی تعظیم سے لیا
اور کئی بار پھول کی مانند سونگھا اور آنکھون پر رکھا اور خوش ہوئے

نقل ہی کہ شیخون کے شیخ شیخ بدر الدین جو شیخ
نصیر الدین حلیم کے خلیفہ تھے حضرت شیخ العالم کے اور شیخ
داود کے صحبت رکھتے اور شیخ داود کے مرید اور اجازت
یافتہ بزرگون کے بزرگ قطبون کے قطب مخدوم شیخ
نصیر الدین محمود کے تھے اور شیخ داود اور شیخ بدر الدین مین

خرقہ را با او دفن کردند و بآنحضرت سپردند ذلک
فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل
العظیم

نقل است کہ در قنوج دیوانہ بود و سخن نمیگفت حضرت
شیخ العالم بدست میان خدا کو قوال قنوج برای آن دیوانہ
کتابت دادند میان خدا مذکور بحضرت شیخ العالم عرض
کرد ای مخدوم آن دیوانہ با کسی سخن نمیگوید حضرت شیخ العالم
فرمودند ترا چہ افتادہ است او مردی محکم ست این کتابت
من برا و ببر بعدہ میان خدا روان شد بخانہ خود در قنوج
رسید چند نبات از آن خود آورد تا با آن نبات کتابت
پیش آن دیوانہ برد ناگاہ آن کتابت فراموش شد همین
کہ نبات پیش آن دیوانہ نہاد دیوانہ نبات بر تاب
کرد و باشارت کتابت حضرت شیخ العالم میطلبید میان
خدا را کتابت یاد آمد بدست آن دیوانہ داد دیوانہ
کتابت حضرت شیخ العالم بتعظیم تمام گرفت چند کرت
چون گل بوئید و بر تاب کرد و بخندید و بفرحت انجا رسید

نقل است کہ شیخ المشائخ شیخ بدر الدین کہ خلیفہ شیخ
نصیر الدین حلیم بودند با شیخ داود و بحضرت شیخ العالم
صحبت داشتند شیخ داود مرید و مجاز از شیخ
المشائخ قطب الاقطاب مخدوم شیخ نصیر الدین
محمود بودند و با شیخ داود و شیخ بدر الدین

جنکا سجادہ اور مقام پہلے بمقام بڑناوہ تھا اور اب مقام
راپڑی سے ہے باہم کچھ قرابت تھی اور باکدیگر بہت کچھ دوستی
اور محبت بھی رکھتے تھے شیخ داؤد اکثر اوقات اسکے یہان
رہا کرتے تھے الغرض جب بزرگون کے بزرگ شیخ بدر الدین
کی وفات کا وقت آیا اسوقت شیخ نصیر الدین شیخ بدر الدین
کے فرزند کم عمر تھے شیخ بدر الدین نے انکو خرقہ دیا اور اجازت
دی اور باطن کی نعمت اور حقیقی مقصد کے لیے حضرت شیخ
العالم کا حوالہ دیا اور فرمایا کہ ایک دست ہندوستان سے
آئیگا جسکا نام شیخ احمد ہے باطن کی نعمت تمکو انسے ملیگی
یہ نصیحت کرکے دنیا سے کوچ فرمایا بعد اسکے شیخ نصیر الدین
اپنے باپ کی سجادہ پر بیٹھے اور علم تحصیل کیا بعد اسکے مغلوں کی
ہنگامہ کے سبب سے راپڑی چلے گئے وہان ایک دانشمند
تھے نہایت بزرگ اور بے انتہا علم رکھتے تھے اور شیخ
نصیر الدین بھی دانشمند ہو چکے تھے مگر ان دانشمند کی
خدمت مین حاضر ہو کر فائدہ لیا کرتے الغرض ایک روز
حضرت شیخ العالم رح نے قصد کیا اور فرمایا اے بختیار بستر باندھو
اور چلو دیکھیں شیخ بدر الدین کا فرزند کیا کرتا ہے
اور کس کام مین مشغول ہے یہ فرماکر حضرت شیخ العالم روانہ
ہوگئے اور راپڑی مین شیخ نصیر الدین کے پاس پہونچکر
ملاقات کی اور باہم بیٹھے تھے بعد اسکے شیخ نصیر الدین کتابیں
پڑھنے مین مشغول ہوئے اور سبق شروع کیا حضرت شیخ العالم

که سجاده و مقام ایشان اولا در مقام بڑناوه بود و حالا
در مقام راپڑی ست توصل و قرابتی چیزی بود
و محبت و مودت تمام داشتند و شیخ داؤد اکثر اوقات
انجا میبودند الغرض چون شیخ المشائخ شیخ بدر الدین
را وقت سفر آخرت پیش آمد آنزمان شیخ نصیر الدین
پسر شیخ بدر الدین صغیر بودند شیخ بدر الدین آنرا جامه
دادند و اجازت کردند و از جهت نعمت باطنی و مقصود
حقیقی حوالت بحضرت شیخ العالم کردند و فرمودند که روزی
از هندوستان خواهد رسید نام او شیخ احمد است نعمت
باطنی تو النصیب او خواهد شد این نصیحت کردند و خود
از جهان رحلت فرمودند بعده شیخ نصیر الدین
بر سجاده پدر خود نشستند و علم تحصیل کردند بعده بسبب غوغای
مغلان در راپڑی رفتند و در آنجا دانشمندی بود و بغایت
بزرگ و در علم بی پایان داشت و شیخ نصیر الدین هم دانشمند شده
بودند اما پیش آن دانشمند حاضر شدند و نفع میگرفتند
الغرض روزی از روزها حضرت شیخ العالم را قصد آن
آمد فرمودند که ای بختیار تکیه ببند تا برویم و بنگریم تا
فرزند شیخ بدر الدین چه میکند و بچه کار مشغول است حضرت شیخ العالم روان
شدند و در راپڑی به شیخ نصیر الدین رسیدند و ملاقات
کردند یکدیگر نشستند و باز شیخ نصیر الدین بخواندن کتب
مشغول شدند و سبق آغاز کردند حضرت شیخ العالم

فرمایا اے نصیر الدین تمہارے باپ شاید یہی پڑھتے تھے
اور اسی علم میں مشغول رہتے تھے شیخ نصیر الدین نے اپنے باپ
بزرگوں کے بزرگ شیخ بدر الدین کی وصیت یاد کی اور اپنے
جی میں کہا شاید یہ وہی فقیر ہوں کہ میرے باپ نے وفات
کے وقت مجھکو انکا حوالہ دیا تھا بعد اسکے شیخ نصیر الدین نے
بہت کچھ تعظیم کی اور حضرت شیخ العالم کے سامنے نہایت
ادب سے بیٹھے اور بالکلیہ خاموشی اختیار کی اور ان دانشمند
نے حضرت شیخ العالم کی بات کو مکر سمجھا اور تاب نہ رہی اور
مباحثہ شروع ہو گیا حضرت شیخ العالم نے ان دانشمند سے
حق تعالی کی پہچان کی کوئی بات پوچھی اور تیز نظر سے دیکھا
وہ دانشمند فوراً بیہوش ہو کر گر پڑا ہی شیخ نصیر الدین نے کھڑے
ہو کر عرض کی کہ حضرت معاف کریں حضرت نے ایک پیالہ پانی
منگوا کر اسمیں تھوک دیا اور دانشمند کو اسکے چھینٹے مارے
جب ہوش آیا تو گلے میں پگڑی ڈالکر حضرت شیخ العالم کے قدمون پر
گرا اور کہا یا شیخ آج جو کچھ مجھکو آپ سے معلوم ہوا کبھی مجھکو
اسکی آگاہی نہ تھی اور کسی کتاب میں یہ مضمون میں نے نہیں دیکھا
اتنی عمر میں نے تحصیل علم اور پڑھانے میں خرچ کی لیکن اس
اصلی مقصود سے ذرہ برابر خبر نہوئی جس سے آج آپکی بدولت
مشرف ہوا جب دانشمند کا یہ حال ہوا اور حضرت کے
قدموں پر گرے تمام شہر میں شہرہ ہو گیا کہ ایسے بزرگ کامل
اور اللہ سے ملنے والے آئے ہیں بعد اسکے حضرت شیخ العالم نے

فرمودند اے نصیر الدین پدر تو مگر ہمین میخواندے
و ہم بدین علم مشغول میبودی شیخ نصیر الدین سخن پدر
خود شیخ المشائخ بدر الدین یاد آوردند و در خاطر خود
گفتند شاید این ہمان درویش باشد کہ پدرم در وقت
رحلت مارا حوالت او کردہ بود بعد شیخ نصیر الدین تعظیم
تمام کردہ پیش حضرت شیخ العالم باداب تمام نشستند
و لب فروبستہ ساکت شدہ بودند و سخن حضرت
شیخ العالم را آن دانشمند مکر پنداشت و طاقت نیاورد
مباحثہ پیش شد حضرت شیخ العالم آن دانشمند را از معرفت
حق تعالی چیزے پرسیدند و بنظر تیز نگریستند آن دانشمند
در حال بیہوش گشتہ افتاد و از ہوش برفت نصیر الدین استادہ شدند
و التماس کرد کہ حضرت شیخ العالم عفو نمایند بعدہ حضرت شیخ العالم
آب طلبیدند و تف زدند و بران دانشمند سرشاک زدند چون ہوش آمد
دستار در گلو انداختہ در پای شیخ العالم قدس سرہ در افتاد و گفت شیخ امروز
انچہ از شما مارا معلوم شد ہیچگاہی ازین خبر نداشتم و در ہیچ
کتابے این مقصود ندیدم چندین عمر در تحصیل علم و در شغل
سبق صرف کردیم تا ذرہ ازین مقصود حقیقی را
نیافتیم کہ امروز بدولت شما مشرف شدیم چون آن
دانشمند را چنین حال شدہ در پاے حضرت
شیخ العالم افتاد شہرہ در تمام شہر افتاد کہ چنین شیخے
کامل و واصل حق رسیدہ است بعدہ شیخ العالم قدس سرہ

چارپائی مانگی اور شیخ نصیر الدین کی خانقاہ مین لٹکوا دی تین
شبانہ روز بیرا پر لٹکے رہے اور دل کی نظر ظاہر پڑاتی
تھے اور شیخ بختیار تین شبانہ روز حضرت کی پائنتی بیٹھے رہے
تین ... بعد حضرت اُٹھے اور دہلی کی تمام مخلوق حضرت
کیطرف متوجہ ہوئی اور قطب خان وہان کا حاکم معتقد ہوگیا
اور مرید ہونا چاہا اسکے مرید ہونیکا ارادہ سنتے ہی شیخ نصیر الدین
کے گھر مین غم اور رنج پیدا ہوگیا شیخ بختیار رحمہ اللہ
نے حضرت کی خدمت مین عرض کیا کہ اے ہاتھ پکڑنیوالے پیر شیخ
نصیر الدین کے گھر مین ماتم ہو رہا ہے یہ خبر سنکر کہ قطب خان ہاتھ
پکڑنیوالے پیر کا مرید ہوتا ہے کیونکہ جب قطب خان حضرت
کا مرید ہو جائیگا تو ہمکو کون پوچھیگا اور اس مقام مین ہمارا
کیونکر ہوگا حضرت شیخ العالم نے فرمایا اے بختیار شاید
یہ لوگ حریص ہین الغرض قطب خان بعد نماز مغرب کے
مرید ہونیکو حضرت کے حضور مین حاضر ہوا اور ایک گھوڑا نذر
کو لایا حضرت نے فرمایا تو چور ہے میرے پاس اسوقت آیا ہے
قطب خان نے جواب نہین دیا حضرت نے نذر کا گھوڑا رکھ لیا
اور فرمایا صبح آئیو اور بختیار سے فرمایا یہ گھوڑا اسوقت بازار
لیجاکر جو ملے اتنی ہی کو بیچ لاؤ اور درویشون کو تقسیم کردو
بختیار نے ویسا ہی کیا کہ بازار لیگئے اتفاقاً ایک سپاہی
تھکا ماندہ بازار مین سویا ہوا تھا جب بختیار نے کہا کوئی
گھوڑے کا خریدار ہے جو مول لے اس آواز کے ساتھ ہی

چارپائی طلبیدند در خانقاہ شیخ نصیر الدین آویزانیدند
سہ شبانہ روز بالاے چارپائی غلطیدہ ماندند و چشم
از ما فی ظاہر نکشودند و شیخ بختیار پاے حضرت
شیخ العالم گرفتہ سہ شبانہ روز نشستہ بود بعد از سہ
روز حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ برخاستند و
خلق دہلی ہمہ آمدہ بجانب شیخ العالم گرویدند و قطب خان
حاکم آن مقام معتقد شد و خواست تا ارادت آرد و سماع
خبر ارادت قطب خان در خانہ نصیر الدین غم و اندوہ پیدا آمد
شیخ بختیار بحضرت شیخ العالم عرض کرد کہ اے پیر دستگیر شیخ
نصیر الدین ماتم میشود چرا کہ قطب خان میخواہد کہ مرید پیر دستگیر
شود این ماتم در خانہ شیخ نصیر الدین ہست کہ چون قطب خان مرید
حضرت شیخ العالم خواہد شد مارا کہ خواہد پرسید و ماندن اینجا
چگونہ خواہد شد حضرت شیخ العالم فرمودند اے بختیار ایشان مگر حریص
اند الغرض قطب خان بعد نماز شام برآمدہ مرید شدن پیش
حضرت شیخ العالم آمد و یک اسپ نذر آورد حضرت شیخ العالم
فرمودند تو دزدی کہ پاس من این وقت آمدہ قطب خان
ہیچ نگفت اسپ نذر را داشتند و اورا فرمودند صبح بیا
و خواہی آمد بختیار را فرمودند این اسپ درینوقت در بازار
ببر ہرچہ در بازار بیابی بفروش و بدرویشان رسان بختیار حکم
فرمان بجا آورد و در بازار برد اتفاقاً یک سپاہی خستہ در بازار
خفتہ بود چون اسپ بردند و گفتند کسی ہست کہ بخرد

اجازت عطا فرمائی اور انکی ٹوپی کو اپنی ٹوپی کہا الغرض
بعد اسکے شیخ نصیر الدین ولایت کے مسند پر جا گزین ہوئے
اور حقیقی مقصود تک پہونچ گئے اور دین اور دنیا سے
آگے بڑھے بیت ۔ یار بھی ہاتھ آیا کام بھی انجام ہوگیا
احسان ہے اللہ کا یہ بھی ہوا اور وہ بھی ہوا ۔ اور اس
ہمارے زمانہ تک شیخ نصیر الدین کے یہان تیسری پشت
ہے کہ دنیا کی دولت بھی بہت ہے اور امید ہے کہ قیامت
تک رہیگی اگر چاہا اللہ نے جو اسکی مدد ہے ۔

نقل ہے کہ میان قدو شیخ نصیر الدین کے بھتیجے تھے
انھون نے اپنے جی مین ارادہ کیا کہ مین حضرت
شیخ العالم کا مرید ہو جاؤن اور یہ بزرگون کی برکت
شیخ نصیر الدین سے پڑھا کرتے تھے ایک روز مخلص کے
فرزند شمس الدین اور بہرام ناسے گوالیر کیطرف
روانہ ہوئے اور یہ دونون حضرت شیخ العالم کے
مریدون مین تھے اور معرفت کا ذوق کامل رکھتے
تھے غرض اثنائے راہ مین بزرگون کے بزرگ
شیخ نصیر الدین کے پاس راہ ہی مین پہونچے شیخ نصیر الدین
نے انکو چند روز بطور مہمانی کے رکھا اور بہت تعظیم
و بزرگ داشت کی اور فرمایا تم لوگ یہان علم حقیقت
کسی پر ظاہر نکرنا کہ یہ علم بھیدون کا ہے سوا انکون کے
دوسرے پر ظاہر نکرنا چاہیے اتفاقا ایک رات میان قدو کا دولہ

اجازت داد و کلاه ایشان را کلاه خود فرمودند
آنگاه شیخ نصیر الدین بر آمده فائده ولایت برآمد
و بمقصد مقصود حقیقی رسیدند و هم دنیا و هم دین
حاصل کردند بیت ۔ هم یار بدست آمد هم کار فراهم شد
المنة لله کاین هم شد و آن هم شد ۔ و حالی بزمانه ما
در خانه شیخ نصیر الدین سوم کرسی رسیده است دولت
دنیا و کله هم بسیار است و امید است که تا انقراض
عالم خواهد بود ان شاء الله تعالی بود ۔

نقل است که میان قدو برادر زاده شیخ نصیر الدین
بود در خاطر خود عزم کرد که من مرید حضرت
شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق قدس الله سره شوم
و برادر شیخ المشائخ شیخ نصیر الدین میخواندی روزی
از روزها پسران مخلص یعنی شمس الدین و بهرام
بطرف گوالیار روان شدند و ایشان از مریدان
حضرت شیخ العالم بودند از معرفت بهره تمام داشتند
در راهی بشیخ المشائخ شیخ نصیر الدین رسیدند
شیخ نصیر الدین ایشان را چند روز بطریق مهمانی
داشتند و تعظیم و تکریم تمام کردند و فرمودند شایان
اینجا بر کسی علم حقیقت ظاهر نکنید که این علم اسرار
است جز برابر اظهار نشاید کرد مشائخ اند
شبها میان قدو مذکور را [illegible]

اور شوق جوشش مین آیا اور خود اکیلے شمس الدین
دبہرام کے پاس جاکر دروازہ ٹھپ ٹھپایا جب
انھون نے جان لیا کہ میان قدو ہین دروازہ کھولدیا
میان قدو پگڑی گلے مین ڈالکر اسکے قدمون پر گر پڑے
اور کہا کہ مجھکو بھی حضرت شیخ العالم کے طریق سے خبردار
کرو شمس الدین بہرام کے بڑے بھائی تھے انھون نے
کہا اے بہرام کہان ہم کہان میان قدو اگر اللہ نے
اس راہ مین انکا کچھ حصہ مقدر کیا ہے تو انکو خود ہی
پہونچیگا ہم بھی ثواب مین داخل ہون اور کچھ طریقہ
بتا ئین یہ کہکر شمس الدین نے جو چاشنی حضرت شیخ
العالم کے لطف سے چکھی تھی اسکا ایک شمہ میان
قدو کو بھی چکھا دیا یعنی عالم باطن کا ایک ذرہ برابر
بھید انسے کہا جب صبح ہوئی میان قدو حسب عادت
شیخ نصیر الدین رح کی خدمت مین گئے اور سبق پڑھنے کا
ورق گھر مین چھوڑ گئے شیخ نصیر الدین رح نے جان لیا
کہ حضرت شیخ العالم رح کے مریدون نے میان قدو کو عالم
باطن سے کچھ بتادیا شیخ نصیر الدین نے فرمایا شاید
تمسے حضرت شیخ العالم کے مریدون نے کچھ کہا ہے
الغرض میان قدو آمادہ ہوکر حضرت شیخ العالم کی
خدمت مین پہونچے حضرت شیخ العالم قبول نفرماتے تھے
اور اپنے غلامون کے سلسلہ مین داخل نکرتے تھے

و شوق باطن جوشید و خود تنہا بہ ایشان آمدند و
تختہ کواڑ زدند چون ایشان دانستند کہ میان قدو ست
دروازہ وا کردند میان قدو دستار در گلو انداختہ
در پاے ایشان افتادند و گفتند کہ مرا ہم از راہ حضرت
شیخ العالم قدس سرہ چیزی خبر کنید شمس الدین برادر بزرگ
بہرام بود گفت کہ اے بہرام کجا ما و کجا میان قدو اگر
اللہ تعالی اورا نصیبے درین راہ نہادہ است پس
اورا از خود خواہد رسید ما نیز مثاب شویم و چیزے
ازین راہ میان قدو را خبر کنیم شمس الدین انچہ
از لطف حضرت شیخ العالم قدس سرہ و حمہ چاشنی
یافتہ بود شمہ ازان بہ میان قدو گفت و ذرہ
از عالم باطن بہ او خبر کرد چون صبح شد میان قدو
بمعتاد قدیم بہ شیخ نصیر الدین خود رفت و کاغذ سبق
در خانہ گذاشت شیخ نصیر الدین دریافت کہ مریدان
حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ و مر این را از عالم
باطن چیزے خبر دادند شیخ نصیر الدین فرمودند مگر
شما را مریدان حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ
چیزے گفتند الغرض میان قدو مستعد شد و بدر
حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ آمد و بخدمت
پیوست حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ و مر قبول
نمیفرمودند و در سلسلہ بندگان خود نمی آوردند

اور فرماتے تھے کہ تم ہماری خانقاہ کی قابل نہیں ہو
کیونکہ میان قدو نہایت دبلے اور نازک ایک شاہانہ
مزاج شخص تھے ایک روز حضرت شیخ العالم نے لکڑیان
مارین اور خانقاہ سے باہر نکال دیا مگر میان قدو حضرت
کے آستانہ پر تمام رات سر رکھے پڑے رہے اور آستانہ سے
سر نہ اٹھایا اور موسم جاڑے کا تھا اور برف پڑ رہی
تھی لیکن انکو اسکی کچھ خبر نہ تھی جب صبح ہوئی حضرت
شیخ العالم نے دروازہ کھولا تو کیا دیکھیں کہ میان قدو
آستانہ پر سر رکھے زار و نزار ہین حضرت شیخ العالم سے بختیار
اور اوروں نے عرض کی اے ہاتھ پکڑنے والے پیر یہ
نہایت نازک شخص ہین مر جائینگے ان پر شفقت فرمائیے
اور میان قدو کو حضرت شیخ العالم کے قدمون پر گروایا
حضرت نے ان پر شفقت فرمائی اور وہ خدمت مین حاضر
ہوگئے لیکن اسوقت تک مرید نہیں کیا تھا بعد ا
میان قدو رخصت ہوکر اپنے گھر واپس آئے میان
قدو کا دستور تھا کہ جب حضرت شیخ العالم کی خدمت
مین حاضر ہوتے جان و مال سے جو کچھ ممکن ہوتا
حضرت کی خدمتگزاری کرتے جب ایک مدت
یون ہی گذری تو میان قدو نے سیاہ چمڑے کا طشت
اور ایک پانی پینے کا برتن سیاہ چمڑے کا لاکر حضرت کے
سامنے رکھا اور غلام کی مانند کھڑے ہو رہے حضرت

و سیفر بود نزل لایق حضرت مانند او بغایت لطیف و
نازک مردے ملوک صفت بود روزے چوبہا زدند
بیرون کردند انداختند و او سر بر آستانہ حضرت
شیخ العالم نہادہ تمام شب ہمران طریق ماند و سر از
آستانہ برنیاورد و ہوا سرما بود و برف میبارید
او را ہیچ ازین خبر نبود چون روز شد حضرت
شیخ العالم قدس اللہ سرہ در کشادند دیدند کہ او
سر بر آستانہ نہادہ نزار و نزار است بحضرت
شیخ العالم قدس اللہ سرہ بختیار و دیگران التماس
کردند اے پیر دستگیر این مرد بغایت نازک است
ہلاک خواہد شد برین مرد شفقت فرمایند آنگاہ
ایشان او را در پاے حضرت شیخ العالم قدس اللہ
سرہ انداختند حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ
بر او شفقت کردند و او در خدمت شد اما ہنوز
مرید نکردہ بودند بعدہ میان قدو وداع شدہ طرف خانہ
باز آمد چنانچہ ہر بار کہ بحضرت شیخ العالم قدس
اللہ سرہ می آمد مال و جان و تن آنچہ داشت در
آستانہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ میباخت
چون بسیار شد طشت از چرم سیاہ و مشربہ از چرم
سیاہ آوردہ پیش حضرت شیخ العالم قدس اللہ
سرہ داشت و بندہ وار بایستاد حضرت

اسکو کوئی مشکل پیش آتی یا لڑائی پڑجاتا تو وہ کھول دیتا اور پگڑی سر پر باندھ لیتا اللہ تعالیٰ کے کرم سے اسکی وہ مشکل آسان ہو جاتی اور دشمنوں پر فتح پاتا۔

نقل ہے کہ شیخ فرید حضرت شیخ العالم کے مرید تھے اور کپڑوں کی سوداگری کیا کرتے کپڑوں کے ٹکڑے خرید کر لاتے تھے اور اپنے ہاتھ پکڑنے والے پیر حضرت شیخ العالم کے حضور میں رہا کرتے تھے حضرت شیخ العالم نے اپنے سامنے بلایا اور گٹھری کھولکر ایک کپڑا نکالا اور اپنی بدن پر رکھا اور فرمایا کہ کیا اچھا کپڑا ہے کہ سب جسم کپڑے کے اندر سے نظر آتا ہے بعد اسکے ایک تراندام کا کپڑا نکالکر جسم پر رکھا اور فرمایا کیا خوب کپڑا ہے نہایت ہی نرم ہے پھر فرمایا وہ لوگ کیوں نہ عذاب دیکھیں جو ایسے ایسے کپڑے دنیا کے پہنیں اور اپنی نفس کی فرمانبرداری کریں بعد اسکے پوچھا کہ ایک ایک کپڑا ایک ایک روپیہ کا ہوگا میاں فرید نے عرض کیا اے ہاتھ پکڑنے والے پیر آٹھ آٹھ دس دس روپیہ کا ہے اور اسپر اتنا سے راہ میں جنگی لیتے ہیں حضرت شیخ العالم نے فرمایا کیا تم ان کپڑوں کو پوشیدہ رکھتے ہو کہا ہاں ہاتھ پکڑنے والے پیر ہم خوف سے چھپا دیتے ہیں حکم ہوا کہ تم کھول کھلا لیجا و جنگی والوں کے خوف سے مت چھپا دو وہ لوگ کپڑا جست نہ کرینگے اور کچھ نہیں لینگے الغرض

اور اگر دشوارے پیش مے آمدی و یا برائے جنگ سے ار شدی آن گلیم در دستار بر بستی بکرم اللہ تعالیٰ آن دشواری رستگاری و در آن کار بشدی و بر دشمنان ظفر یافتی

نقل است کہ میان فرید مرید حضرت شیخ العالم بود سودا گری پرکالہای جامہ برائے سودا خریدہ آوردہ بود بہ حضرت پیر دستگیر خود حضرت شیخ العالم گذرانید حضرت شیخ العالم جامہای بیش خود طلبیدند و بقچہ باز کردند و یک طاقہ جامہ سر بند کشیدند و بر تن خود نہادند و فرمودند چہ نیکوست کہ تمام تن دیدہ میشود بعدہ یک طاقہ جامہ تراندام کشیدند و آن نیز بر تن خود نہادند و فرمودند چہ نیکوست کہ نہایت نرمست باز فرمودند کہ چرا آنکس عذاب نبیند کہ چنین تنعم دنیاوی می کند و بمراد نفس میرود بعدہ پرسیدند کہ این یگان یگان طاقہ بہ تنگہ است ارزد میان فرید عرض کرد اے پیر دستگیر ہشت ہشت یا دہ دہ تنگہ می ارزد و دیگر در راہ زکوٰۃ میگیرند حضرت شیخ العالم فرمودند مگر شما پوشیدہ میدارید او گفت آرے پیر دستگیر ما بسبب خوف میپوشیم فرمان شد کہ شما ہمہ پیدا از خود زکاتیان نپوشید ایشان ہیچ نخواہند گفت و چیزے نخواہند گرفت الغرض

سلہ قولہ تنگہ روپیہ کے معنون میں غالبا لکھا ہے ۱۲

میان فریدؒ شہر قنوج کی طرف روانہ ہوئے اور کپڑا
کھلا ہوا لیگئے اثناے راہ مین کسی نے نہ پوچھا کہ تم
کون ہو اور کیا لیے جاتے ہو یہانتک کہ گنگا کنارہ پہونچے
دریا پایاب ہوگیا اتر گئے اور کوئی دام اور درم دریا کا اتارا بھی
کسی کو نہین دیا اور خوب نفع ملا۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم نے بہرام کی ہاتھ فیروزخان
کے لیے خط بھیجا اور اُسنے قصبۂ ایسولی مین سپاہی
رکھے تھے حضرت شیخ العالم نے فرمایا ای بہرام وہان
روغن گیر مستور ہے اُسکے ہاتھ مین یہ خط نہ دینا اور یہ اشارہ
شیخ فخرالدین کی طرف تھا کہ انکی سکونت واقع قصبۂ ایسولی
مجلس عالی فیروزخان کے ہمسایہ مین تھی اور حضرت شیخ العالم
سے انکو عشق کی چاشنی بھی مل چکی تھی بلکہ حضرت کے
برگزیدہ تھے اور شیخ بختیار کے فرزند انکے داماد تھے جو کوئی
حضرت شیخ العالم کے مریدون سے قصبۂ ایسولی مین جاتا
اور وہان آتا تا یہ غلامون کی طرح اُسکی خدمت کرتے
الغرض بہرام خط حضرت شیخ العالم کا لیگئے اور شیخ فخرالدین
کے پاس پہونچے شیخ فخرالدین نے سب کیفیت پوچھی بہرام
نے کہا ای شیخ فخرالدین حضرت ہاتھ پکڑنیوالے پیر نے
فیروزخان مجلس عالی کے لیے خط دیا ہے اور فرمایا ہے
کہ وہان مستور روغنگیر ہے یہ خط اسکے ہاتھ مین نہ دینا
شیخ فخرالدین نے کہا ای بہرام جب حضرت شیخ العالم

میان فریدؒ بطرف خطۂ قنوج روان شدند و
جامۂ مذکور را در راہ ظاہری بردند هیچ یکے
نپرسید کہ تو کیستی و چه می بری تا لب آب گنگ رسیدند گذر شد
وانگی و درمی تا هنگ زلب آب هیچکس را نداده بود
نیکو یافت۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالمؒ کتابت بدست
بہرام برای مجلس عالی فیروزخان فرستاده
واو در قصبۂ ایسولی با سپاه بود حضرت شیخ العالمؒ
فرمودند ای بہرام آنجا مستوره روغنگیر ہست پیش
او این کتابت ندہی واین اشارت بشیخ فخرالدین
بود کہ سکونت ایشان در قصبۂ ایسولی ہمسایۂ
مجلس عالی مذکور بوده است و چاشنی عشق ہم از
حضرت شیخ العالمؒ پیدا شت و برگزیدۂ آنحضرتؒ
بود و پسر شیخ بختیارؒ داماد ایشان بود کہ از مریدان
آنحضرت از قصبۂ ایسولی میرفتی و در آنجا
فرود می آمد ایشان خدمت عبیدانہ میکردند
الغرض بہرام کتابت تقویت حضرت شیخ العالمؒ
و پیر شیخ فخرالدینؒ مذکور رفت شیخ فخرالدین ہمہ
کیفیت پرسیدند گفت ای شیخ فخرالدینؒ حضرت
فرمودند آنکه آنجا مستوره روغنگیر ہست این کتابت بدو
ندہی شیخ فخرالدین گفتند ای بہرام چون حضرت شیخ العالمؒ

کی مرضی یون ہی جامع مسجد مین آؤ اور ہمارے پاس بیٹھو
وہان مجلس عالی بھی آئیگا جب وہ نماز پڑھ چکے اسوقت تم یہ
خط ہمارے ہاتھ مین دینا تاکہ ہم مجلس عالی کے ہاتھ
مین دیدونگا بہرام نے کہا بہتر ہی الغرض بہرام جامع مسجد
مین شیخ فخر الدینؒ کے پاس گئے - اور بیٹھے جب مجلس عالی
نماز پڑھ چکا بہرامؒ نے حضرت شیخ العالمؒ کا خط
شیخ فخر الدین کے ہاتھ مین دیا انھون نے مجلس عالی
کو دیدیا اور خط مین یہ شعر یان لکھی تھین -
ابیات کا ترجمہ - جو شخص کہ وہ اس سے ایکدم غافل
ہے + اسلام مین کافر ہے لیکن پوشیدہ ہے + مت ہو کہ غائب رہنا
ہمیشہ ہو + دروازہ اسلام کا اس پر بند ہو + مجھکو جانا بخش
بخش اے میرے پالنے والے - کیونکہ مین غائب ہونے
کی طاقت نہین رکھتا ہون + جب مجلس عالی نے
حضرت شیخ العالم کا خط پڑھا پہلے مصرعہ مین دیر تک
اٹکے رہی دوسرے مصرعہ پر جان قربان کی اسکے بعد کہا
ای شیخ فخر الدین ایسا فقیر یہان ہو اور تم مجکو خبر نکی
ای شیخ فخر الدین پیتس اور گھوڑا لیجا اور حضرت شیخ العالم
کو یہان لاؤ اور میری جانب سے عذر عرض کرو اور کہو
بادشاہ کا حکم ہے کہ فیروز خان حصار سے باہر
نہ جائے - اگر مین حضرت شیخ العالم کی خدمت مین
قصبہ رودولی جاؤن اور بادشاہ سنے تو مکدر ہوگا

بر نشست در جامع مسجد بیا و بیا بر ما بنشین آنجا
مجلس عالی ہم بیاید چون از نماز فارغ شود آنگاہ
تو این کتابت را بدست ما بدہ تا بدست مجلس عالی
بدہیم بہرام گفت نیکو باشد - الغرض بہرام در مسجد
جامع بر شیخ فخر الدینؒ رفت و بنشست چون
مجلس عالی از نماز فارغ شد بہرامؒ کتابت حضرت
شیخ العالمؒ بدست شیخ فخر الدینؒ داد ایشان
مجلس عالی را دادند در کتابت این شعرہا نوشتہ بود
ابیات ہر آنکو غافل اند دمی یکزمان است +
در آندم کافر است اما نہان است + مبادا غائبی پیوستہ
باشد + در اسلام بر وی بستہ باشد + ببخشا بر من و بخش
اے پروردگارم + کہ من غائب شدن را طاقت
ندارم + چون مجلس عالی کتابت حضرت شیخ العالم
را خواند بر مصرعۂ اول دیری ماند و بر مصرعۂ ثانی
جان فشاند بعدہ گفت اے شیخ فخر الدینؒ اینچنین
درویش اینجا باشد و تو ما را خبر نکردی ای شیخ فخر الدین
پالکی و اسپ ببر و حضرت شیخ العالمؒ را اینجا
بیارید و عذر من کنید و بگوئید کہ فرمان سلطان
بر من ست کہ تو بیرون حصار نشوی اگر با
بر حضرت شیخ العالمؒ در قصبۂ رودولی
بروم و سلطان بشنود مکدر خاطر شود

اور کہے گا کہ مجلس عالی نے عدول حکمی کی ہو جسسے
میرا آنا نہیں ہو سکتا ہے ورنہ میں آپکے قدموں میں
غلام کی طرح حاضر ہوتا شیخ فخر الدین نے کہا اسے
مجلس عالی حضرت شیخ العالمؒ ایک نہایت غالب اور
انتہا کے جذبہ والے ہیں ملاقات کے بعد سمجھانے کیا
پیش آئے مجلس عالی نے کہا ای شیخ فخر الدین یہی
معلوم ہوتا ہے کہ فقیر انتہا کے صاحب کمال ہیں یہ
کہکر سر جھکا لیا اور ایک گھڑی بھر سر جھکائے رہا
بعد اسکے جب سر اٹھایا شیخ فخر الدین سے کہا
کہ حضرت شیخ العالمؒ کے مرید کو کیا حکم ہوتا ہے
مجلس عالی ایک پیکالہ تر اندام کا لایا اور حضرت
شیخ العالمؒ کے لیے نذر بھیجا اور بہرام کو دس روپیہ
دیے اور کہا اے بہرامؒ جاؤ اور میرا اسلام و نیاز
شیخ العالمؒ کے حضور میں پہونچاؤ بہرام روانہ ہوکر
حضرت شیخ العالمؒ کے حضور میں پہونچے حضرتؒ نے بہرام کو
دیکھتے ہی فرمایا کہ ای بہرامؒ میرا خط تیرے دستور روغنگیر کے
ہاتھ میں دیا اور میرا کہا نہ سنا بہرامؒ نے اقرار کیا اور زمین بوسی کی
نقل ہے کہ قاضی خان حاکم قصبہ ردولی کے گھر میں لڑکا
نہوتا تھا قاضیان کے گھر کے لوگ حضرت شیخ العالمؒ کو معتقد
تھے اکثر اوقات راتوں کو حضرت شیخ العالمؒ کی خدمت میں
حاضر ہوتے اور لڑکا ہونیکے لیے عرض کرتے ایک روز حضرت شیخ العالمؒ

و بگوید که مجلس عالی بیفرمانی کرد باین سبب آمدن ما
نمیشود واگرنه تحت اقدام ایشان بنده وار می رسیدم
شیخ فخر الدینؒ گفت ای مجلس عالی حضرت شیخ العالمؒ
درویشی لنهایت غالب و نهایت جاذب است
بعد از ملاقات تا چه احوال پیش آید مجلس عالی
گفت ای شیخ فخر الدینؒ همچنین می نماید که درویش
نهایت بر کمال ست این گفت و سر فرود آورد و ساعتی
همچنان ماند بعده سر برآورد و شیخ فخر الدینؒ گفتند
که مرید حضرت شیخ العالمؒ را چه اشارت میشود
مجلس عالی یک پیکاله تر اندام آورده
برای حضرت شیخ العالمؒ فتوح فرستاد و بهرامؒ
را ده تنکه نقره داد و گفت ای بهرام برو و خدمت
و عبودیت من بحضرت شیخ العالمؒ
برسان. بهرامؒ روان شد و پیش حضرت
شیخ العالمؒ آمد حضرت شیخ العالمؒ بمجرد نظر افتادن
بر بهرام فرمودند که ای بهرامؒ کتابت با بر دست دستور روغنگیر
دادی و گفته ما نشنیدی بهرامؒ اعتراف نمود و سر بزمین نهاد
نقل است که در خانه قاضی خان حاکم قصبه ردولی
پسر نمیشد اهل بیت قاضی خان معتقد حضرت شیخ العالمؒ
بودند اکثر اوقات در شبها بحضرت شیخ العالمؒ می آمدند و التماس
پسر میکردند روزی حضرت شیخ العالمؒ قدس سره

قاضی خان کے گھر تشریف لے گئے اور صحن مکان
مین جاکر کھڑے ہو گئے قاضی خان کی بی بی نے سلام
کیا حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا اے قاضی خان آج تمہارے
گھر مین ایک بیٹا آیا ہے بہت برخوردار ہوگا اُسی روز
قاضی خان کی بی بی حاملہ ہوگئین الغرض حمل کے دن
پورے ہونے کے بعد بیٹا پیدا ہوا قاضی نے دانیال نام
رکھا اور عرفاً اُنکو قاضی گدن کہتے تھے حکومت قصبہ
کی بالکلیہ اُنکے حوالہ ہوگئی اور یہ بھی حضرت شیخ العالمؒ
کے معتقد ہو گئے اور عشق کی چاشنی بھی حضرت
شیخ العالمؒ کی نظر کی برکت سے اُنکو نصیب ہوئی
اور ایسے صاحبِ ذوق و شوق ہو گئے کہ اکثر اوقات
وجد و حال کے غلبہ مین اپنے گھر کو لٹوا دیا سبحان اللہ
کیا خوب صاحب نظر تھے جنکی ایک نظر کے اثر
سے وہ کس درجہ تک پہونچ گئے۔

نقل ہے کہ میان سالار ایک معزز شخص تھے جو
ترکش بندی کرتے تھے اور تاتار خان کے نوکر تھے
ایک روز حضرت شیخ العالمؒ کے روبرو ایک پاؤن مین
ایک زرین موزہ اور خاص لباس پہنے ہوئے آئے
اور مرید ہونے کی درخواست کی حضرت شیخ العالمؒ کے
مرید کھگل کر رہے تھے حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا
اس کھگل مین شریک ہو میان سالار حکم پاتے ہی

درخانۂ قاضی خان یکایک رفتند و در صحن خانہ ایستادند
اہلبیت قاضی خان سلام کردند حضرت شیخ العالمؒ
فرمودند اے قاضی خان امروز در خانۂ شما
پسرے آمدہ است نیکو برخوردار خواہد شد۔
ہمدران روز اہل بیت قاضی خان را حمل ماند
الغرض بعد انصرام مدت حمل پسر تولد شد قاضی
دانیال نام نہادند و در عرف ایشان را قاضی گدن
میگفتند حکومت قصبہ ہمہ در خواست ایشان گشت
و ایشان ہم معتقد حضرت شیخ العالمؒ گشتند و چاشنی عشق
ہم از برکت نظر حضرت شیخ العالمؒ نصیب ایشان شد
تا چنان اہل ذوق و شوق شدند کہ اکثر احوال
در غلبۂ حال خانۂ خود را غارت کنانیدند سبحان اللہ
زہی صاحب نظر کہ از تاثیر یک نظر شان کجا تا بکجا
رسید۔

نقل است کہ میان سالارؒ مردے معظم بود
کسب ترکش بندی می کرد و نوکر تاتار خان
بود روزے از روزہا پیش حضرت شیخ العالمؒ
با یک پا موزۂ مغرق بکسوت خاص آمدہ
طلب ارادت کرد و در خانقاہ حضرت شیخ العالمؒ
مریدان کگلابہ مے کردند۔ حضرت
شیخ العالمؒ فرمودند درین کگلابہ درآئے در حال او

اسی ہیئت سے پوشاک اور موزہ وغیرہ پہنے ہوئے کہگل
مین شریک ہو گئے اور سارا دن کہگل مین مصروف رہے
حضرت شیخ العالم رح نے انکی درخواست قبول کی اور
مرید ہونے کی ٹوپی عطا فرمائی -

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم جامع مسجد مین اول
وقت تشریف لیجایا کرتے اور جھاڑو اپنے ہاتھ سے دیتے
اور قریب چالیس یا پچاس برس تک قصبہ ردولی
کی جامع مسجد مین نماز پڑھی لیکن یہ بھی نجانتے تھے
کہ جامع مسجد کس طرف ہے اسلیئے کہ جب حضرت شیخ العالم جاتے تو
شیخ بختیار آگے آگے چلتے اور حق حق حق بلند آواز
کہتے جاتے تاکہ حضرت شیخ العالم انکی آواز کی سہارے
پر راہ پیمائی فرماتے کیا خوب کمال اور کیا خوب جمال اور
وجد وحال اپنے معبود کی درگاہ سے حاصل تھا -

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم کے فرزند بزرگون کے
بزرگ حضرت شیخ عارف احمد (روشن کی اللہ نے
انکی دلیل) اور حضرت شیخ العالم کے اکثر مریدین
اور معتقدین مرتے دم تک برابر لفظ حق فرماتے
ہوئے گئے ہین اور دوست سے جا ملے ہین کیا خوب
جمال اور کیا خوب کمال تھا کہ حضرت کی مریدونکو بزرگی
واسطے اللہ سے حاصل تھا اور اسکے نام پر جان فدا
کرتے تھے -

چنانچہ بود با کسوت و موزہ در گلابہ درآمد - تمام
روز در گلابہ بود و گلکاری کرد حضرت شیخ العالم رح
ارادت قبول کردند و طاقیہ ارادت بدو عطا
فرمودند -

نقل است کہ در مسجد جامع حضرت شیخ العالم اول
وقت می رفتند و جاروب بدست خود می دادند
وقریب چہل یا پنجاہ سال در مسجد جامع قصبہ
ردولی نماز گزاردند اما نمیدانستند کہ مسجد جامع
کدام طرف است چون حضرت شیخ العالم روان
میشدند شیخ بختیار پیش پیش می رفتند و لفظ حق حق
بلند می گفتند تا حضرت شیخ العالم را آن آواز در
گوشش می افتاد و بسمت آن آواز می رفتند
زہے کمال وزہے جمال و سکر و حال کہ در حضرت معبود
بدو فور رسیدہ داشتند -

نقل است کہ پسر حضرت شیخ العالم شیخ المشائخ
حضرت شیخ عارف احمد انار اللہ برہانہ و اکثر
مریدان و معتقدان حضرت شیخ العالم تا وقت
موت جان برابر اسم حق بر زبان رفتہ است و
بدوست پیوستہ اند زہے جمال وزہے کمال کہ یاران حضرت
حق ذو الجلال پیدا داشتند و بر نام او جان
می دادند -

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ کے مریدین حضرتؒ
کے حضور میں سر جھکائے حاضر ہوتے اور سر جھکائے بیٹھے رہتے سبحان اللہ
اس نشست میں کیسا جمال دیکھتے تھے جس میں مستغرق
ہو جاتے اور اب تک بھی حضرتؒ کے مریدین میں وہی
دستور جاری ہے کہ حضرتؒ کے مزار اور سجادہ نشین
کے سامنے زمین بوس کرتے اور بطور سجدہ سر
جھکاتے ہیں۔ اور سجدہ کے طور پر جھکنا اگرچہ شرعاً
منع ہے ولیکن اندر وے باطن ممنوع ہے اور اس
اعتراض کا جواب نہایت وضاحت کے ساتھ
علم ارادت میں دیا گیا ہے جو شافی اور کافی ہو اگر
چاہا اللہ برتر نے اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ اس مسئلہ
میں اختلاف ہے (جیسا کہ کتاب اشراق الذاہب میں
بیان کیا ہے اور اختلاف کیا ہے لوگوں نے شکر کے سجدہ میں پس
امام ابو حنیفہؒ اور مالکؒ رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ مکروہ ہے
اور اولی یہ ہے کہ فقط تعریف اور شکر کیا جاوے زبان سے
اور شافعیؒ اور احمدؒ نے فرمایا ہے کہ مکروہ نہیں بلکہ
مستحب ہے) بعض مسئلوں میں طریقت والی بزرگ
شافعیؒ مذہب پر بھی عمل کرتے ہیں۔

نقل است که مریدان حضرت شیخ العالم قدس سره
پیش حضرت شیخ العالم سر پیش می آوردند و بسجده
پیش می رفتند و می نشستند سبحان اللہ تا در آن
حال چه جمال میدیدند و مستغرق آن می گشتند و
امروز همان سنت مریدان حضرت شیخ العالمؒ را
جاریست که پیش قبر حضرت شیخ العالمؒ و پیش صاحب
سجادهٔ آنحضرتؒ سر بر زمین می نهند و سجده میکنند
اگرچه در ظاهر ممنوع ست اما در باطن مسموع ست
و جواب این بوضوح تمام در فن ارادت گفته شده
است شافی و کافی خواهد بود انشاء اللہ العظیم
و عزیز و نیز باید دانست که این مسئله مختلف فیه
ست کما قال فی اشراق الذاهب واختلفوا
فی السجود الشکر فقال ابو حنیفة و مالک
رضی اللہ عنه یکره و الاولی ان یقتصر
علی الحمد و الشکر باللسان و قال
الشافعی و احمد لا یکره بل هو مستحب۔ در
بعضے احکام مشائخ در مذهب شافعیؒ هم
عمل دارند۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ اکثر ابیات پڑھتے
اور بمقام شوق میں ولولہ جوش مارتا تھا ابیات کا ترجمہ
تو ساری عالم سے یار کے لئے شکستہ ہو گیا ہاں یار کیلئے دنیا کو

نقل است که حضرت شیخ العالمؒ اکثر این بیت
میفرمودند و بیادهٔ شوق جوش میزدند بیت
سختی شکسته از همه عالم برای یار ۔ آری برای یار دو عالم

توڑ سکتے ہین + ای احمد تو جیتا سال اور مرتبہ اور جان
اور جسم نہ ہاریگا + ہرگز عشق سے ذرا خوشبو تیرے
دماغ مین نہ ہوگی -

نقل ہی کہ چمن نامی گویا نہایت خوش آواز تھا یہانتک کہ
کہتے ہین کہ بجھا ہوا چراغ اسکے راگ سے روشن ہوجاتا
اور اس راگ کو دیپک کہتے ہین ایکروز حضرت شیخ العالمؒ
کے حضور مین گایا حضرت پر اسکے گانے سے بہت وجد حال
طاری ہوا یہانتک کہ خوش ہوکر چمن سے فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے
اُسنے حضرت شیخ العالمؒ سے خرقہ مانگا فرمایا تو برداشت نکر سکیگا
کوئی اور چیز مانگ مگر وہ خرقہ ہی مانگے گیا آخر حضرت نے اسکو
خرقہ عطا فرمایا چمن خرقہ فوراً پہنکر چلا گیا اور تین روز بعد آ پہنچا
بعد اسکے فریاد کرتا ہوا حضرت شیخ العالمؒ کی خدمت مین آیا اور عرض کی
اے ہاتھ پکڑنیوالے پیر مجھکو ہاتھ پکڑنیوالے پیر کا خرقہ پہننے کی طاقت
نہین ہی تین روز تک مین آگ کے سمندر مین پڑا ہوا
تھا اور نجات کا کنارہ نظر نہ آیا الغرض خرقہ حضرت شیخ العالمؒ
کے سامنے رکھدیا اور حضرتؒ نے اپنا خرقہ لیکر پہن لیا اور فرمایا
تونے بڑی بات کی کہ تین روز تک فقیر کا خرقہ رکھا کہتے
ہین کہ بعد اسکے چمن گویے کی بدن سے بدبو آنے لگی اور ابتک بھی
اسکی اولاد مین ایک شخص جذامی ہوتا چلا آتا ہے

نقل ہی کہ حضرت شیخ العالمؒ نے شیخ بودھی اودھیؒ کو خلافت
کا جامہ مع اجازت عطا فرمایا اور شیخ بودھی کی خانقاہ سے

توان شکست (دیگر) احمدا تا در نبازی مال و جاه
و جان و تن + ہرگز از عشقت نباشد شمہ اندر
مشام +

نقل است کہ چمن مطرب بغایت خوش الحان بود کہ
میگویند چراغ کشته از سرود او می افروخت کہ آنرا بہندی
دیپک می گویند روزی پیش حضرت شیخ العالمؒ
سرود کرد حضرت شیخ العالمؒ را دران حالت سماع وجد
ذوق بسیار شد تا بچمن مذکور خوش شدند فرمودند بخواه
چہ میخواہی او خرقہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ سره درخواست
فرمان شد تحمل نخواہی کرد چیزی دیگر بخواه او ہمان میخواست
حضرت شیخ العالمؒ خرقه بدو عطا فرمود او خرقه مذکور فی الحال
پوشیده باز گشت تا سه روز پوشیده بر خود داشت بعد دیر
حضرت شیخ العالمؒ فریاد کنان آمد عرض کرد ای پیر دستگیر مرا طاقت
پوشیدن خرقه پیر دستگیر نمانده است که سه روز در دریای آتش افتاده بودم
و کناره نجات ندیدم الغرض خرقه آورده پیش حضرت شیخ العالمؒ
نہاد و حضرت شیخ العالم خرقه خود گرفتند و پوشیدند و فرمودند
بسیار کردی که آن خرقه فقیر تا سه روز داشتی منقول است که
چمن مطرب مذکور بعد از ان نتن شد اکنون نیز یکے از
اولادش بہشتی شده می آید۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم شیخ بودھی اودھیؒ را
جامہ خلافت با اجازت عطا فرمودند و شیخ بودھی از خانقاه

باہر نکلکر بزرگون کے طریقہ پر کسیکو مرید کیا اور حضرت شیخ العالم رح
کے حضور مین شیرینی لائے حضرت شیخ العالم کو غصہ آگیا
مجمع مین بیٹھے تھے فرمایا مسلمانون تم گواہ رہو کہ مین نے بودھی سے
خلافت چھین لی کہتے ہین کہ شیخ بودھی جب تک زندہ رہے
جلاتی اور آگ مین جلتے رہے اور کہتے تھے آہ شیخ احمد مار یو مار یو

نقل ہے کہ سید کبیر حضرت شیخ العالم رح کے حضور مین کھڑے
ہوئے اور مرید ہونے کی درخواست کی حضرت شیخ العالم رح
ہمیشہ آنکھین بند کیے رہتے تھے حضرت نے باطن کے
استغراق سے ظاہر کی آنکھ نہین کھولی اور باطن کی
نظر سے سید کبیر کو دیکھا سید کبیر فوراً ایسے مست ہوئے کہ
اپنے آپ سے بے آپ ہوگئے اور پھر ہوش مین نہ آئے مست
ہاتھی کی طرح دیوانہ رہتے تھے۔ ایک روز ایک کبڑیے
کے گھر مین گھس گئے ایک ٹوکرہ ترکاری کا اُسکے گھر مین
رکھا تھا سب کھالیا بعد اسکے ایک تیلی کے یہان گھس گئے
ایک طبق تلون سے بھرا ہوا رکھا تھا سب کا سب کھاگئے
یہ لوگ حضرت شیخ العالم کے گھر فریادی گئے کہ آج
سید کبیر رح نے ہمارے گھر مین گھس کر فلان فلان چیزین
کھالین۔ غرض اسی حالت مین تھے کہ دنیا سے آخرت
کو کوچ کیا۔ اور سید کبیر رح کا مزار پکریا کے نیچے کوچے کے
درمیان مین پچھم جانب حضرت شیخ العالم رح کے روضہ
کے قریب واقع ہے۔

بیرون آمدہ بطریق شیخان یکے را مرید کردہ و شیرینی پیش
حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ آوردہ حضرت شیخ العالم
در غضب آمدند و در مجمع نشستہ بودند فرمودند مسلمانان
شما شاہد باشید کہ ما خلافت از بودھی کشیدہ و منقول است
مادام کہ شیخ بودھی مذکور زیست شب و روز نالہ میزد
و در آتش می سوخت و می نالید و مے گفت آہ شیخ احمد
مار یو مار یو۔

نقل است کہ سید کبیر رح پیش حضرت شیخ العالم رح بایستاد
و طلب ارادت کرد حضرت شیخ العالم رح چشم بستہ دائم
می ماندند چشم ظاہر از چشم باطن نکشودند و نظر باطن
بر سید کبیر نگریستند در حال چنان مست شد کہ از
خود بے خود شد باز در ہوشیاری نیامد دیوانہ چون
فیل مست می بود روزی در خانہ ترہ فروشی درآمد
یک سبد سبزی در خانہ او بود کل خورد بعدہ در خانہ
روغنگرے درآمدند و رسے پر کنجارہ بود کل خورد
ایشان پیش حضرت شیخ العالم رح بفریاد آمدند کہ امروز
سید کبیر رح در خانہائی ما درآمدند و چنان خوردند و در ہمین
اشتیاق بودند کہ از دار الفنا بدار البقا رحلت فرمودند
و قبر سید کبیر دیوانہ در زیر درخت پکریا درمیان کوچہ
طرف مغرب نزدیک روضہ حضرت شیخ العالم رح
واقع است۔

ایک روز سید زین الدین اودھ کے مقطع بہرلیہ کے
قریب اُترے تھے شیخ کمال الدین موصوف نے شیخ العالم
کے حضور میں آکر زمین بوس کیا اور غلاموں کے مانند
کھڑے ہوکر عرض کی اگر حکم ہو تو یہ غلام سید زین الدین
سے ملاقات کرے حضرت شیخ العالم نے پوچھا کس لیے
جاتے ہو کیا چاہتے ہو کہ بھینسے کا سینگ کھاؤ
الغرض وہ گئے جب لشکر سید زین الدین کے قریب
پہونچے اتفاق سے بھینسا چھوٹ گیا تھا شیخ
کمال الدین کے پاس آیا اور فوراً شیخ کمال الدین
کو سینگ پر اوٹھا کے زمین پر دے پٹکا شیخ کمال الدین
کو کاری زخم لگا کہ لوگ چارپائی پر ڈالکر حضرت شیخ العالم
کے حضور میں لائے حضرت شیخ العالم نے
فرمایا تو نے نہیں مانا جیسا کہ کیا ہے ویسا لیا۔
نقل ہے کہ مولانا امیر احمد کلام مجید کا صندوق لیکر
حضرت شیخ العالم کے حضور میں لائے یہ شیخ اشرف
جہانگیر کے خلیفہ تھے بچوں کو تعلیم دیا کرتے تھے اور
لکھائی کی مزدوری سے اوقات بسر کرتے تھے حضرت
شیخ العالم دس روپیہ دیتے تھے اونھوں نے نہیں
لیے قاضی رضی بڑے امیروں میں تھے ردولی کے
قریب اُترے ہوے وہ اس صندوق کو لے گئے قاضی نے بھی
دس روپیہ دئیے مولانا امیر احمد حضرت شیخ العالم کے پاس آئے

روزے سید زین الدین مقطع اودھ قریب بہرلیہ
فرود آمدہ بودند شیخ کمال الدین مذکور پیش حضرت
شیخ العالم آمد و سر بر زمین نہاد و علیحدہ با ایستاد
عرض کرد اگر فرمان شود این بندہ ملاقات سید
زین الدین نماید حضرت شیخ العالم فرمودند کہ برائے
چہ میروی میخواہی کہ سروں جاموش بستانی
الغرض او رخصت چون قریب لشکر سید زین الدین
شد جاموش رہا شدہ بود نزدیک شیخ کمال الدین
آمد بحال شیخ کمال الدین را بالائے سروں سوار کردہ
از زمین انداخت شیخ کمال الدین را زخم
کاری رسیدہ و در چارپائی کردہ پیش حضرت
شیخ العالم آوردند حضرت شیخ العالم فرمودند
نماندی تا آنکہ بستانی۔
نقل است کہ مولانا امیر احمد صندوق مصحف نوشتہ
پیش حضرت شیخ العالم آوردند ایشان خلیفہ
شیخ اشرف جہانگیر بودند کودکان را تعلیم میکردند و
اجرت کتابت میخوردند حضرت شیخ العالم دہ تنکہ
میدادند ایشان نگرفتند قاضی رضی از امرائے کبار
بود قریب ردولی فرود آمدہ بود ایشان آن
صندوق را بردند قاضی ہم دہ تنکہ دادند
مولانا امیر احمد بر حضرت شیخ العالم رح آمدند

اور کہا اے مخدوم چونکہ آپ نے دس روپیہ میں صندوق
کا ہدیہ قرار دیا اللہ برتر نے اسمین کمی و زیادتی نہین فرمائی
حضرت شیخ العالم رح نے وہ صندوق قاضی رض سے اپنے
فرزند شیخ المشائخ شیخ عارف کے پڑھنے کو منگا بھیجا
اور شیخ المشائخ شیخ عارف احمد بھی مولانا امیر احمد سے
پڑھتے تھے قاضی رضی نے فوراً صندوق حضرت شیخ العالم
کے پاس بھیجدیا وہ صندوق ابتک حضرت شیخ العالم
کے گھر مین موجود تھا ردولی حادثہ غدر مین لٹ گیا۔
نقل ہے کہ خواجہ مہین کے فرزند کا شیخ نام تھا وہ حضرت
شیخ العالم کے مجلس مین رہا کرتے تھے اس لڑکے نے
کسی نزدیک کی نزدیک سے حضرت شیخ العالم کے روبرو
کے سامنے بدفعلی کی بعد چند روز کے وہ لڑکا غائب ہوگیا
تھا اور اسکے چند روز بعد مرگیا برخورداری نصیب نہوئی
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم اکثر اوقات دریاے باطن
کے غلبۂ جوش سے کمال لطف کے ساتھ یہ مصرعہ
زبان مبارک پر لایا کرتے تھے مصرعہ بادشاہی کا
تاج ہمارے لڑکون کے سر پر ہے اللہ جانتا ہے کہ مراد
اس ارشاد کی کیا تھی لیکن اکثر مرید حضرت شیخ العالم
کے عاشقون کے مانند سرمست وحدت ہوتے ہین
اور اہل وحدت عاشق دونون جہان کے بادشاہ
ہین شاید کہ یہ ارشاد عام خوشخبری بھی ہو

وگفتند اے مخدوم چون شما دہ تنکہ ہدیہ صندوق کردند
کردند اللہ تعالی ازان زیادت ونقصان نکرد حضرت
شیخ العالم آن صندوق را از قاضی رضی طلبید فرستاد
بجہت خواندن پسر خود شیخ مشائخ شیخ عارف احمد شیخ المشائخ
شیخ عارف احمد ہم بر مولانا امیر احمد تلمذ میخواندند قاضی
رضی فی الحال صندوق مذکور حضرت شیخ العالم
فرستادہ اند آن صندوق تا امروز درخانہ حضرت
شیخ العالم بود درحادثہ غوغاے ردولی غارت پیوست
نقل است کہ پسر خواجہ مہین را بود او در مجلس
حضرت شیخ العالم رح بماند سے آن پسر با دختری
نزدیک پیش حضرت شیخ العالم مباشرت کرد
بعد از چند روز آن پسر غریب شدہ بود بعد از چند
گہے بمرد و برخورداری نیافت۔
نقل است کہ حضرت شیخ العالم بیشتر اوقات
از غلبۂ جوش دریاے باطن موج براہ ؟ میزدند
وبزبان حال بلطف کمال این سخن مے فرمودند
مصرعہ چتر شاہی بر سر ما لان است + واللہ اعلم
مراد این سخن چہ باشد لیکن اکثر مریدان حضرت
شیخ العالم عشاق بصفت سرمست وحدت میباشند
وعاشقان اہل وحدت شاہان ہر دو جہان
اند و شاید کہ این سخن بشارت عام ہم باشد

کہ ہمارے سب مرید دولت وسعادت سے بہرہ مند
اور صاحب نجات ہین اور یہ سب بھی بادشاہ ہین
اور بھی فرماتے تھے کہ ہمارے کبوترون نے صید
نہین کھایا اللہ جانے اسکی مراد کیا ہو کہ مرید ہمارا مقام
اعتقاد سے نہین ہٹتا ہی اور دوسری طرف متوجہ نہین
ہوتا اور یہ بھی مراد ہو کہ ہمارے مرید کو ہماری حضور اور غیبت
اور زندگی اور موت کے بعد قیامت تک ایک جیسا
معاملہ ہی اس حقیر کے مریدون سے جو کوئی سچا قدم
طلب حق کی راہ مین رکھتا ہی اور طلب حق کرتا ہے
ہماری ولایت یا ہدایت اسکو کافی ہوتی ہی اور وصول
مقصد تک یہی ولایت رہنا رہتی ہی یون کہ راہ خدا مین
اسکو کوئی گمراہی اور بیباکی پیش نہین آتی اور نفس وشیطان
اسپر غلبہ نہین پاتے عاجز اور ناامید ہو جاتے ہین اور یہ بھی بات
کہی کہ جو کوئی ہمارے دائرہ مین داخل ہوا اسپر دوزخ کی آگ حرام ہوجاتی
نقل ہی کہ حضرت شیخ العالم فرماتے تھے ذات حق بے
نام ونشان ہی اگر اسمارِ حق مین سے کسی نام پر اس
پاک ذات کا اطلاق کرین تو اسم حق سے بہتر و بالاتر ہوگا
کیونکہ معنی اسم حق کے سزاوار تمام کلمات کمالات اور ثابت
ذات کے ہین اور ذات پاک حق کی تمام کمالات
سے کے صفات سے موصوف اور ثابت ہے پس اطلاق
اسم حق کا ذات پاک پر اطلاق بروجہ کمال ہوگا

کہ ہمہ مریدان ما بہرہ مند دولت وسعادت اند
واہل نجات اند وایشان نیز شاہانند ونیز میفرمودند
کہ کبوتران ما صید نخوردند واللہ اعلم کہ مراد این چہ باشد
کہ مرید ما از پایۂ صدق واعتقاد نہ لغزد وبدیگرے
نیاویزد وشاید کہ این ہم مراد باشد کہ مرید ما را در حضور
وغیبت ما ودر حیات وممات یکسان نسبت تا انقراض
عالم ہر کرا از مریدان این حقیر قدم صدق در راہ طلب
حق نہد ودر طلب حق درآید ولایت یا ہدایت ما
او را کافی باشد تا کہ رہنمولی ووصول بمطلوب
او ہم از ولایت شود چنانکہ او را در راہ خدا
ہیچ ضلالت وخوسیت پیش نیاید وشیطان و
نفس از وے مقہور ومایوس آید ونیز میفرمودند
ہر کہ در دائرہ ما گذر کند آتش دوزخ بروے
حرام گردد
نقل است کہ حضرت شیخ العالم میفرمودند
کہ ذات پاک حق بے نام ونشان ست اما اگر اسمے
از اسمارِ حق آن ذات پاک را اطلاق کنیم بہتر وبالاتر
از اسم حق نباشد کہ معنی اسم حق سزاوار ہمہ کلمات
کمالات ثابت بذات است وذات پاک حق موصوف
بصفات ہمہ کمالات وثابت بذات ست پس اطلاق اسم
بر حق بذات پاک حق را اطلاق بروجہ کمال باشد

یہانتک کہ یہ اسم حق حضرت شیخ العالم اور اُن کے مریدین
اور فرزندون کی زبان پر جسنے اُن کی خانقاہ مین باعتقاد
کام رکھا ایسا ہی جاری تھا کہ جو سانس باہر نکالتے اور
جو سانس اندر لیجاتے تھے ذکر حق مین لیجاتے تھے اور
جو قدم زمین پر رکھتے تھے ذکر حق مین رکھتے تھے یہانتک
کہ بجاے السلام علیکم اور بجاے الحمد للہ چھینکنے کے اور ہر کام
اور ہر نیت کے شروع اور آخر مین اس نام کی عادت
ہوگئی تھی چنانچہ بعد صلوٰۃ اور تکبیر اور فاتحہ اور مانند ان کامون
کے تین بار یہ نام حق با آواز بلند لیتے تھے اور دنیا کے
کامون مثل خرید و فروخت وغیرہ کاروبار مین بھی اسم
حق اور بحال حق مین انکو حالت استغراق رہتی اور آج
تک یہ طریقہ حضرت شیخ العالم کے مریدون مین جاری
ہی اور عام اجازت ہی بلکہ یہ حضرت شیخ العالم کے مریدین
کی نشانی ہی اور اسی سے ان کو حق گو اور حقانی کہتے ہین
اور اگر کوئی منکر اسکا منکر ہوتا اور کہتا ہی کہ یہ بدعت ہی
جائز نہین تو یہ بالکل جہل و حماقت یا حسد ہی بنیاد لگتے
ہین ہم اللہ کی اس سے اور یہ سب جوانمردون کے کمالات
اور راہ حق کے جانبازون کے حالات کی قلیل سی ہی
اتباع سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مین سے اس موقع پر
رسالہ مکیہ مین کہتے ہین کہ یہ نام حق اس گروہ کی اصطلاح مین
اللہ جل وعلی کا اسم ذات ہی اور اسکی حقیقت اور صفات

تا آنکہ آیت اسم حق بر زبان حضرت شیخ العالم و مریدان
حضرت شیخ العالم و فرزندان حضرت شیخ العالم قدس اللہ
سرہ و ہر کہ دران خانقاہ سر باعتقاد فرود آوردہ است
چنان جاری بودہ است ہر دمیکہ برمی آوردند و فرو
میبردند بذکر حق می بودند و ہر قدمیکہ بزمین سے نہادند
بذکر حق می نہادند تا بحدیکہ در محل سلام علیکم و بجاے
الحمد للہ بعد از عطسہ این نام عادت و خوی ایشان گشتہ
بود بحدیکہ در نماز و پایان ہر کارے چنانچہ بعد از صلوٰۃ
و تکبیر و فاتحہ و مانند این اسم حق سہ کرت بلند میگفتند
و در امور دنیاوی نیز از خرید و فروخت و مانند آن ہر چہ
بودی از کار و بار حال ایشان مستغرق باسم حق و با حق
بودی و الی یومنا این طریق و این سنت بر مریدان
حضرت شیخ العالم جاری است و اجازت عام است این
علامت مریدان حضرت شیخ العالم است و این جہت
ایشان را حق گو و حقانی گویند و اگر این را منکرے
منکر بود و گوید کہ این نوع بدعت است روا نباشد
و این از محض جہل و حماقت بود و یا از حسد باشد نعوذ باللہ
منہا و این ہمہ از جملہ کمالات مردان و حالات جانبازان
در راہ حق است و در اتباع سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وسلم اینجا در رسالہ مکیہ میگوید کہ این اسم حق در اصطلاح
اینطائفہ اسم ذات مقدست جل و علی ذات الحقیقۃ و صفاتہ

یعنی اسم حق کا اطلاق ذات پر کرتے ہین اور اسم حقیقت
کا اطلاع مرتبہ صفات مین کرتے ہین جب مرید دنیا ترک
اور حدود نفس سے تجاوز کرتا ہے اور اسکی خواہش عالم
صفا کی جانب آتی ہے یہ گروہ کہتا ہے کہ یہ مرید عالم حقیقت
مین آیا اور مقامات حقایق سے پہونچا اگرچہ یہ مرید ابتک عالم
صفات و اسماء مین ہوا اور جب مرید نور ذات کی طرف پہونچتا
ہے تو یہ گروہ کہتا ہے حق جل و علی کی جانب پہونچا یعنی واصل
حق ہوا اور یہ استعمال اس گروہ کے درمیان مین ہے اور
کم ہے کہ یہ گروہ حق و حقیقت کو ذات و صفات غیر مین استعمال
کرین پس اسم حق بہت اس گروہ مین جاری ہوتا ہے
کیونکہ یہ لوگ وہ گروہ ہین جنکا کہنا اور سننا اور دیکھنا اور
جملہ قول اور فعل انکے حق بحق ہین دوسرے یہ کہ اسم حق
اور ذکر حق حسن ہے اور حسن ہمیشہ جائز ہے ہر حال اور ہر وقت
مین قیامت تک بزرگون کے قطب عارفون کے پیشوا
عاشقون کے سردار واصلون کے امام سید محمد گیسو دراز
پاک کیا اللہ نے انکا دل اپنے رسالہ اذکار مین فرماتے
ہین و منہا ذکر الحق یقول کلمۃ الحق کما یقول الاربعۃ الاذکار
لاکن الربط الاخیر لیضرب علی القلب ضرب من الربط فیہا
و فی ہذا الذکر یتجلی الذکر اشیاء محفوظ من الجلال
فمن یحمل لذلک و صبر علیہ صار الفنا الکثیر من
الامور الشریفۃ و اشار بجملۃ ثلثۃ ارکان

یعنی اسم حق را اطلاق بر ذات کنند اسم حقیقت را
در مرتبہ صفات اطلاق کنند چون مرید ترک دنیا کند
و تجاوز کند از حدود نفس و ہوای او در آید در عالم صفا
بگویند این طائفہ کہ در آمد این مرید در عالم حقیقت برسید
بمقامات حقائق اگرچہ باشد این مرید ہنوز در عالم صفات
و اسماء و ہرگاہ کہ برسد مرید وے بنور ذات میگویند
این طائفہ کہ رسید سوی حق جل و علی یعنی واصل
حق گشت و این استعمال درمیان این طائفہ است و
اندک است کہ استعمال کنند این طائفہ حق حقیقت را
در ذات صفات بغیر پس اسم حق بسیار درمیان این طائفہ
جاری باشد کہ ایشان ہمہ اند کہ گفتن ایشان حق است و شنیدن
ایشان حق است و دیدن ایشان حق است و جملہ افعال و اقوال
ایشان حق بحق است و دیگر آنکہ اسم حق و ذکر حق حسن
است و حسن ہمیشہ جائز است در ہمہ حال و در ہمہ اوقات
تا قیامت قطب المشایخ مقتدی العارفین قدوۃ العاشقین
امام الواصلین سید محمد گیسو دراز قدس سرہ فی رسالۃ
الاذکار منہا ذکر الحق یقول کلمۃ الحق کما یقول الاربعۃ الاذکار
فی لاکن الربط الاخیر لیضرب علی القلب و اشار لیضرب
بعض بعینہا ما یضرب من الربط فیہا و ہذا الذکر یتجلی
الذکر اشیاء محفوظ من الجلال فمن یتحمل لذلک صبر علیہ
صار الفنا الکثیر من الاربعۃ من الامور الشریفۃ و اشار بجملۃ ثلثۃ ارکان

ویقول من الضرب خفی منہا ذکر حق ابتدا رفی الجانب الایمن حق لسکون القاف ثم یضرب ثانیا علی القلب خفی بالا بار المتکلم ومنہا حق خفی یبتدا الحق من الیمین ثم یقول خفی من الیسار ثم یضرب الربطا علی القلب بقولہ ہو اور یہ ذکر مقصود سے کچھ فائدہ ذاکر کو نہیں دیتے مگر بواسطہ تلقین اور اجازہ کے اور ان شرائط کے ساتھ جو انہیں ہیں اور ایک جماعت سے نقل اور قطعی سنا ہوا ہی کہ آواز نام حق کی عالم غیب سے بیشک و شبہہ اور سچے مریدونکو حضرت شیخ العالم کی خانقاہ کے گرد سے اور جہان کہیں سے ہو کمال عظمت ولایت حضرت شیخ العالم کی وجہ سے ہر ایک مرید کو پہونچتی تھی اور ہر ایک کھلی آنکھوں سے سنتے تھے چنانچہ یہ بدنصیب زمانہ کا بت پرست اور بدکردار کہ کمترین ساکنان اس حضرت بزرگ اور قطب اولیا سے ایک رات یارونکے مجمع کے اندر شوق عشق میں عاجزون اور بیچارون کے مانند بیٹھا تھا اور وہ وقت اس ضعیف کے اس راہ میں داخل ہونیکا ابتدائی وقت تھا اور گھربار اور مہربان مان سے جدا ہو کر عشق کے تپاک میں پڑ چکا تھا یکایک اس ضعیف کے بڑے بھائی مبارک فنا اس ضعیف کے سر پر اور نصیحت کی گرم زبان سے بہت کچھ شفقت ارزانی فرمائی اور ہاتھ پکڑ کر گھر میں لیگئے اور وہ رات رمضان شریف کی راتوں سے تھی

ویقول فی الضرب خفی منہا ذکر حق خفی ابتدا ء فی الجانب الایمن حق لسکون القاف ثم یضرب ثانیا علی القلب خفی بالیاء المتکلم ومنہا حق خفی یبتدء الحق من الیمین ثم یقول خفی من الیسار ثم یضرب الربطا علی القلب بقولہ ہو این اذکار از مقصود ہیچ فائدہ نہ ہد مر ذاکر را مگر بتلقین واجازت وشرائطے کہ در انست ونقل جمعے واستماع قطعی است کہ آواز اسم حق از عالم غیب لاشکے لاریب مریدان صادق را از گرد خانقاہ حضرت شیخ العالم وازہر جاکہ باشد از کمال عظمت ولایت حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ ہر یکی را میرسید وہر یک معاینہ می شنیدند چنانکہ مدبر روزگار بت پرست بدکردار از کمینہ سگان آستانہ آن حضرت علیا وقطب اولیا ست شبی در مجمع یاران در شوق عشق چون درماندگان وبیچارگان نشستہ بود وآن ہنگام در ابتدای درآمدن این ضعیف درین راہ بود وانقطاع از خانمان ومادر مہربان کردہ در تاپاک عشق افتادہ بود ناگاہ برادر بزرگ این ضعیف قدم لطیفہ بر سر این ضعیف نہادند وبزبان گرم نصیحت شفقت بسیار ارزانی فرمودند ودست گرفتہ در خانہ بردند وآن شب از شبہاے ماہ مبارک رمضان بود

زمانہ بہار کا کنارہ آسمان سے بے غبار کے صاف چاند
نکلتا تھا یہ ضعیف چارپائی پہ والدہ کی خدمت مین بیٹھا
یکایک آواز حق کی غیبی پچھم کیجانب سے آئی یہ ضعیف سر
ڈالے ہوئے درد عشق مین مبتلا تھا کہ مین نے سر اوٹھایا ایک
گھڑی گذری ہوگی کہ پھر آواز حق کے پچھم اوتر کے گوشہ
سے آئی مین مکان کے صحن مین جاکر کھڑا ہوا جناب والدہ
اور اور لوگ جاگ پڑے ایک گھڑی بھی نگذری تھی
کہ پھر آواز حق کی اوتر کی طرف سے آئی کہ سب نے سنی
جب ہمنے تحقیق کیا تو کوئی مکان کے گرداگرد مین نہ تھا
اور تخمیناً آدھی رات کا وقت ہوگا جناب والدہ سے
مین نے عرض کیا مجکو معذور رکھئے کہ میرا کام میرے
اختیار مین نہین حضرت مخدوم العالم کی ولایت مجکو
اس طریقہ سے اپنی طرف کھینچتی ہے مجکو رہائی دیجئے انھون نے
مجکو رہائی دی اور اس عذر کے سبب سے معذور جانا
جب یہ فقیر دیر تک عبادت مین بیٹھتا اور مجاہدہ اور ریاضت
کرتا تھا تو ہر رات کو تہائی رات گذرنے کے بعد نور فیض
کا پرتو مجھپر پڑتا تھا ایسا معلوم ہوتا کہ عالم کے پہاڑ سر پہ
رکھدیے یا کہ دریاے قلزم کے نیچے لیگئے مقام شفاعت اور کمال
ولایت حضرت شیخ العالم رحمہ سے غیبی آواز حق آئی اور فوراً مین اس
حال سے نجات پاتا اور اُٹھ کھڑا ہوتا اور تہجد ادا کرتا اور جب بھی پہ
نیند کی غفلت طاری ہوتی اور قریب تھا کہ تہجد کا وقت گذر جائے

ہنگام بہار از افق آسمان بے غبار ماہ تابان طلعت می نمود
این ضعیف آمدہ بالاے چارپائی خدمت والدہ نشستہ ناگاہ
آواز حق از عالم غیب از جانب غربی برآمد این ضعیف سر فرود
افگندہ بالام عشق دردمند بود سر برآوردہ ساعتی گذشتہ
باز آواز اسم حق از بین الشمال والغرب برآمد این ضعیف
در صحن خانہ رفت در استادہ شد جناب والدہ و دیگر آدمیان
ہمہ بیدار شدند ساعتے نگذشت کہ باز آواز اسم حق از عالم
غیب از جانب شمال برآمد چنانچہ آن ہمہ شنیدند چون تفحص
کردیم گرد خانہ کسے نبود و موازنہ نیم شب از شب گذشتہ بود
بخدمت والدہ عرض کردیم این ضعیف را معذور دارید کہ کار
این ضعیف بدست این ضعیف نیست ولایت حضرت مخدوم العالم
رضی اللہ عنہ برین نوع این ضعیف را بخود میکشند مرا رہا کنید ایشان
مارا رہا کردند و بعذر و معذور داشتند چون این فقیر دراز بلیات
وی نشست و مجاہدہ و ریاضت می پیوست ہر شبے از
شبہا چون مقدار دو ثلث شب گذشتے عالم فیض بر دیدہ
فقیر می تافتی چنان بودے کہ کوہہاے عالم بر سر نہادند
در زیر دریاے قلزم بردند از مقام شفاعت واز
کمال ولایت حضرت شیخ العالم رح آواز حق از غیب
مے آمدے و در حال نجات می یافتم و منتہا ستم
و تہجد ادا ے کردم و ہر بار کہ غفلت خواب این فقیر
در آمدے و قریب بودے کہ وقت تہجد بردو

فوراً ہاتھ پکڑنے والے پیر حضرت شیخ العالم خواب مین میرے
سر پر آموجود ہوتے اور عتاب کے طور پر فرماتے اٹھ وقت
تہجد جاتا ہی اور مین فوراً کھڑا ہوتا اور یون ہی اگر بعد اداے
تہجد کے نیند کی غفلت آتی اور قریب ہوتا کہ صبح کی نماز کا وقت
جاتا رہے اسیطرح حضرت پیر دستگیر دستگیری کرتے اور نیند
کی غفلت سے ہوشیار کر دیتے اور ارادت اور اجازت
میری حضرت شیخ العالم کے ساتھ عالم معاملہ مین پہلے
ہی درست ہوتی تھی بعد اسکے حضرت شیخ العالم کے پوتے
وقت کے شیخ حضرت شیخ محمد (دراز کرے اللہ سایہ انکا
اور بلند کرے مرتبہ اونکا) سے مین نے بیعت کی اور اجازہ
کا شرف حاصل ہوا اور حضرت شیخ العالم نے عالم معاملہ
مین کتنی مرتبہ مجھپر لطف فرمایا اور ہاتھ پکڑکے کرم کی زبان سے
فرمایا کہ مین نے تجھکو خدا تک پہونچا دیا اسپر اللہ کا شکر ہی اور
اسقدر معاملہ میرا حضرت شیخ العالم کے ساتھ تھا کہ حد اور
شمار مین نہ آئیگا کوئی نادر ہی وقت ہوتا ہی کہ مجھکو اس سے
غفلت ہوتی ہو اور یہ معاملہ میرا ظہور ولایت خود حضرت شیخ العالم
مین حضرت شیخ العالم کی وفات پر چالیس سال گذرنے کے بعد
تھا تو اسکے پیشتر کیا کچھ ہوا ہوگا اگرچہ ظاہر مین کہتے ہین کہ
اولیا کو وفات پر چالیس برس کے گذرنے کے بعد مرتبہ نبوت تک
پہونچ جاتے ہین اور اسلیے اعلی سے ادنی کیطرف نہین آسکتے لیکن
حضرت شیخ العالم کی ولایت درجہ کمال کی ہی اور قیامت تک رہیگی

درحال حضرت پیر دستگیر حضرت شیخ العالم در عالم واقعہ
بر سر وقت فقیر میرسیدند و بطریق عتاب میفرمودند برخیز وقت
تہجد میرود و این فقیر در حال میخواستی و تہجد ادا
میکردی و ہمچنین بعد از اداے تہجد چون غفلت خواب
درآمدی و قریب بودی کہ وقت نماز فجر برود ہمچنان حضرت
پیر دستگیر دستگیری میکردند و از غفلت خواب ہوشیاری
درمی آوردند و ارادت و اجازت این فقیر با حضرت
شیخ العالم در عالم معاملہ اول درست گشت بعدہ با نبیرۂ
حضرت شیخ العالم شیخ الوقت حضرت شیخ محمد مدظلہ و علی قدرہ
بیعت کردیم و بشرف اجازت مشرف گشتیم و حضرت شیخ العالم
این فقیر را در عالم معاملہ چندبار لطف کردند و دست گرفتہ
بزبان کرم فرمودند کہ ترا بخدا رسانیدم الحمد للہ علی ذلک
و چندان معاملہ این فقیر را با حضرت شیخ العالم بودہ کہ
در حد و عد نیاید تا در وقتے باشد کہ غفلت از آن بودہ
باشد و این معاملہ را در ظہور ولایت حضرت شیخ العالم
بعد چہل سال از رحلت حضرت شیخ العالم بودہ است
تا پیش از این چہ بودہ باشد اگرچہ در ظاہر میگویند
کہ اولیا بعد وفات گذشتن مدت چہل سال از رتبہ
ولایت بمرتبہ نبوت سے رسانند بنابران از اعلے
بسوے ادنی آمدن نمیتوانند اما حضرت شیخ العالم
را ولایت بر کمال است و تا انقراض عالم خواہد ماند

اے بھائی اگر تو شبہ رکھتا ہے اور شک کی طرف جاتا ہے سچے اخلاص
کے ساتھ داخل ہو اور دریافت کر خبر مثل دیکھنے کے نہیں ہوتی
نقل ہے کہ شیخ بختیارؒ سوداگری کو جاتے اور بہت دن
گذر جاتے کہ بی بی انکی خبر خیریت نہ پاتی تو ایک نان
روٹی ایک سیر اور ایک دانگ کی پکا کر اور ایک دانگ دودھ
شکر اور ایک دانگ گھی ڈال کر لاتی اور حضرت شیخ العالم کے
حضور میں رکھتی اور اپنے خاوند کی خبر ہاتھ پکڑنے والے
پیر سے پوچھتی اور معلوم کر کے اپنے مقام اور آرامگاہ کو
واپس جاتی اور وہ نان مشہور ہو گئی کہ بلا میں پھنسے ہوئے
اور مشکل میں پڑے ہوئے کو اس سے نجات میسر ہوتی حضرت
شیخ العالمؒ نے اس روٹی کا نام توشہ فرمایا غرض وہ حضرت شیخ بختیار
ایک مدت تک یونہی آتی رہی ایک روز لیکر توشہ کے خبر دریافت کرنے
آئیں حضرتؒ نے فرمایا جاؤ توشہ لے آؤ بختیار آتا ہے فلانی
منزل تک پہنچا ہے شیخ بختیارؒ کی بی بی نے کہا اے پیر یہاں
آتا نہیں ہے حضرتؒ نے فرمایا اگر آتا نہیں ہے تو وہ بھی
نہیں ہے تقدیر الٰہی سے اسی گھڑی میں ٹھگوں نے شیخ
بختیار کو اطراف ملتان میں مار ڈالا چونکہ وہاں کے لوگوں نے شیخ
بختیار کی کرامت کے آثار کھلم کھلا دیکھے قبر بنوائی اب انکا نام
تمام جہان میں غیب پیر مشہور ہو گیا ہے اور دستور ہر گروہ کا یوں ہے
کہ جس کسی کو کوئی مشکل پیش آتی ہے اور جان جانیکی نوبت
آجاتی ہے چاہیے کوئی حاجت ہو حضرت شیخ العالمؒ کا توشہ دیتا ہے

ای برادر اگر شبہہ داری و بشک می آری با صدق
اخلاص در آی و دریاب لیس الخبر کالمعاینہ
نقل است کہ شیخ بختیار از جہت سوداگری رفتی و بسیار
روزہا بگذشتی کہ اہل بیت او خبر سلامتی نیافتی یک
نانے بوزن یک سیر و دانگے پختہ و دانگ شیر شکر و دانگ
روغن زرد انداختہ می آوردی و پیش حضرت
شیخ العالمؒ بگذاشتی و خبر شوہر خود از پیر دستگیر
بپرسیدے و بیافتی و بقرار و آرامگاہ خود باز گشتی
و آن نان بشہرت پیوستہ غرق شدۂ بلا و مشکل
افتادۂ ابتلا را نجات گشتی نام آن نان حضرت
شیخ العالمؒ توشہ فرمودند تا چند مدت ہمچنین میکردند
برای آنچہ شیخ بختیار رسید توشہ آمد حضرت شیخ العالم فرمودند
ببر و توشہ بیار بختیار میآید تا فلان منزل رسیدہ است
اہل بیت شیخ بختیار گفت کہ ای پیر آمدن ندارم
حضرت شیخ العالمؒ فرمودند اگر آمدنی نیست او ہم نیست
بقضای الٰہی در آن ساعت در راہ رہزنان در نواحی
ملتان کشتند چون خلق آنجا آثار کرامتش آشکارا دیدند
قبر راست کردند حالا اسمش بقوم عام در جہان
بنام غیب پیر شہرت یافتہ است عمل ہر طائفہ چنین
شناختہ است کہ ہر کرا مشکلے در جہان افتد و کار بہ
جان رسد ہر حاجتی کہ دارد توشہ حضرت شیخ العالمؒ بدہد

فوراً بلاشک وشبہہ نجات پاتا ہی اور اسکا کام جلد ہوتا ہے
اگرچا ہا اللہ بہتر نے بشرطیکہ جہانتک ممکن ہو صاحب سجادہ
فرزند حضرت شیخ العالمؒ کو پہونچائے اور اگر نہو سکے تو حضرتؒ کے
کسی مرید کو پہونچائے اور یہ بھی ممکن نہو تو کسی درویش یا
مسکین کو دیدے اور نا اہل کو نہ دے تاکہ مطلب ضایع نہو جائے
حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا جو میرا توشہ بغیر اذن خرچ کریگا
یا کھائیگا اپنی جان سے سیر ہو چکا ہوگا حضرت شیخ العالمؒ
سوا اپنی خانقاہ کے مریدوں کے نہ دیتے تھے لیکن بعد حضرتؒ کے
حضرتؒ کے فرزند حضرت شیخ عارف احمد روشن کی اللہ نے انکی
دلیل) نے اذن عام دیدیا اور فرمایا اگر یہان نلا سکے تو کسی
مرید کو دے اور یہ بھی نہ کر سکے تو مسکین یا درویش کو دیدے
تاکہ اسکا مقصد پہنچے اور حاجت جلد پوری ہو اگر چاہا
اللہ بہتر نے اور اسکی مدد اور یا ایک درم پھر حضرتؒ کے
صاحب سجادہ کو دے تاکہ حاجت اسکی برآئے اور اگر کوئی
بیمار ہو اور امید زیست کی قطع ہو اپنی مقدرت کے لائق ایک
دو تین گاؤ صاحب سجادہ حضرت شیخ العالم کو پہونچا دے تاکہ
حضرت شیخ العالمؒ کی خانقاہ مین خرچ ہون اور مریدون
اور معتقدون اور فقیرون کو بانٹ دی جائیں اللہ بہتر
کے اذن سے جلد نجات بلا ورنج سے پائے اور اولی
یہ ہے کہ حاجت برآنے کے پہلے ہی دے اگر پہلے نہ دے تو
سچے دل سے نیت اور زبان سے اقرار دینے کا کرے

در حال بلاشک وشبہہ نجات یابد وکارش زود برآید
وبمقصود رسد انشاء اللہ تعالی بشرط آنکہ تا تواند
بصاحب سجادہ ویا بفرزندی حضرت شیخ العالمؒ رساند
واگر نتواند مریدے از مریدان حضرت شیخ العالمؒ را برساند
واگر این ہم نتواند درویشی ویا مسکینی را بدہد وبنا اہل خرچ
نکند تا مقصود مفقود نشود حضرت شیخ العالمؒ فرمودند ہر کہ
توشۂ ما بغیر اذن خرچ کند یا بخورد او از جان خود سیر آمدہ باشد
حضرت شیخ العالمؒ جز بمریدان خانقاہ خود قسمت
نمیفرمودند فاما بعد حضرت شیخ العالمؒ پسر حضرت شیخ العالمؒ
حضرت شیخ عارف احمد انار اللہ برہانہ اذن عام کردند
وفرمودند اگر اینجا آوردن نتواند بمریدے برساند واگر
این ہم نتواند بمسکینی ودرویشی بدہد تا مقصود او رود اگر دو
وحاجتش زود برآید انشاء اللہ تعالی دعونہ ویا یکدرہم
مہر بر صاحب سجادہ آن حضرت بیارد وحاجتش برآید واگر
کسے ملول باشد وامید بر حیاتش منقطع مقدار وسع
وطاقت خود یک دو سہ گاؤ بیارد وبحضرت صاحب سجادہ
حضرت شیخ العالمؒ برساند تا در خانقاہ حضرت شیخ العالمؒ
خرچ فرمایند وبمریدان ومعتقدان وفقیران قسمت کنند
باذن اللہ تعالی زود نجات از بلا ورنج یابد واولی
آنست کہ پیش از برآمدن حاجت بدہد اگر پیش
ندہد نیت بصدق دل واقرار زبان بکند

اللہ برتر اسکو اپنے فضل وکرم سے نجات دیگا اور اسکی تمام
حاجتین پوری ہون گی اور اگر مراد آجانے کے بعد بھی جلدی
نہ دیگا تو ایسے بڑے خوف اور بلاء سخت مین گرفتار ہوگا کہ
جس سے بچنا مشکل پڑے گا۔ نعوذ باللہ منہا اور اس گائے
کو حضرت شیخ العالم رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ مین ذبح کرین
اور مریدوں مستحقوں فقیروں کو بانٹ دین اور اپنے
لیے کچھ نہ رکھین اور اللہ بہت اچھی طرح جانتا ہے اور اسیکی
حکمت۔ بعض احوال اور عادات حضرت شیخ العالم
قدس اللہ سرہ کی معتبر کتابوں مین اور ملفوظات سے چھانٹ کر اس
کتاب مین بڑھا دیے تاکہ بصیرت بڑھانیوالی کے رہنمونی کا میابی اور
نصیب آور ہون ان جذبات جلال و دیکھ لینے والے نفحات جمال ان غوطہ معانی ان
اسرار نزہات سبحانی ان خورشید ولایت بے نقاب ان ماہ ہدایت بے حجاب ان
غرق دریائے شہود ذات مطلق قطب الاقطاب حضرت مخدوم عالم شیخ احمد
عبد الحق صاحب توشہ قدس اللہ سرہ العزیز کا ذکر آپ اہل توحید کی تلچھٹ
خوار دنکو سرار تھے اور بڑی شان قوی مرتبہ اور بلند ہمتی اور نفس
جید رکھتے تھے۔ جو کچھ سختی و نرمی آپ کی خیال مین آجاتی تھی بلا توقف
اسکا ظہور گھڑی بھر مین ہوجاتا تھا۔ آپ حضرت شیخ جلال الدین
کبیر الاولیا پانی پتی قدس اللہ سرہ کے مرید اور محبوب ترین خلیفہ
تھے۔ آپنے بقدم تجرید و تفرید اسقدر رجاہدہ اور ریاضت
کی کہ اس گروہ مین کم کسیکے کی ہوگی کوئی حد ہے کہ چھ مہینہ تک
قبر مین رہے اور اللہ کی طرف عبد الحق کے خطاب سے ملقب ہو کر آپنے

اللہ تعالیٰ بکرم خویش و فضل خود او را نجات بدہد و جمیع
حاجتش روا گردد و اگر بعد از بر آمدن مقصود ہم زود ندہد
خود در خوف عظیم و بلاء جسیم مبتلا گردد کہ نجاتش محال بود نعوذ باللہ
منہا و آن گاو را در خانقاہ حضرت شیخ العالم ذبح می کنند و
بمریدان مستحقان و فقیران میرسانند و ہیچ نمی دارند واللہ اعلم
بالصواب الیہ المرجع والمآب۔ تمت

بعضے احوالات خوارق عادات حضرت شیخ العالم قدس سرہ از کتب معتبرہ و ملفوظات وغیرہ استنباط نمودہ درین اوراق ملحق نمودہ تا از رہنمونی بصر بصیرت افزا کامیاب بہرہ ور شوند

ذکر آن جذبات جلال آن ربودہ نفحات جمال آن غواص بحر
معانی آن اسرار نزہات سبحانی آن خورشید ولایت بے نقاب آن ماہ ہدایت بے حجاب آن
غرق دریای شہود ذات مطلق قطب الاقطاب حضرت مخدوم العالم شیخ عبد الحق
صاحب توشہ قدس اللہ سرہ صاحب ذوق درد کشان بادۂ توحید بود
و شانی عظیم و حالی قوی و ہمتی بلند و نفسی قاطع داشت از قہر و
لطف ہر چہ در خیالش میگذشت در ساعتی بلا توقف بظہور آمدی
و وی مرید و محبوب ترین خلفا حضرت شیخ جلال الدین کبیر الاولیا
پانی پتی قدس اللہ سرہ است و آنقدر ریاضت و مجاہدات
بقدم تجرید و تفرید او کردہ کمتر ازین طائفہ بوجود آمدہ باشد
بحدیکہ مدت شش ماہ در قبر ماندہ و از جانب حق تعالیٰ مخاطب
بخطاب عبد الحق گشتہ زندگانی ابد یافت و بہ ہدایت

گم گشتگان کی ہدایت کیلیے حق کیطرف سے بواسطہ بطریق الہام کے
مامور ہوسے۔ اسکے بعد ہمیشہ جمال حق کے مشاہدہ مین غرق اور
محظوظ رہتے تھے اور کبھی مراقبہ سے چشم حق کو نہین کھولتے تھے
لیکن تین جگہ جیسا کہ صلوۃ خمسہ اور نماز تہجد وغیرہ کیلیے یا طالبون
اور مریدونکی تربیت و ہدایت کیلیے یا دوستونکے دیکھنے کیلیے کھولا کرتے تھے
اور اسطرح کھولتے تھے کہ اگر نماز کا وقت آتا یا کوئی آنیوالا
آتا تو خدام باواز بلند تین مرتبہ حق حق حق کہتے تھے آپ اسیوقت
آنکھین کھولدیتے اور سبب دریافت فرماتے ایسا بیان کرتے
ہین کہ پہلے بار حق کہنے سے عالم لاہوت سے جبروت مین
آتے تھے اور دوبارہ حق کہنے سے عالم ملکوت مین نزول
فرماتے تھے اور تیارہ حق کہنے سے عالم ناسوت کیطرف توجہ
کرتے تھے پھر احدیت کے عالم فنا مین مستغرق ہوجاتے تھے
اس بیان کا لکھنے والا کہتا ہے کہ آنحضرت کا لاہوت سے
ناسوت تک ان حق کے وسیلہ سے آنے مین یہ بھید تھا
کہ آپ کی الفت کا مبدا اسم اعظم حق تھا اسکو ذات کی
تجلی نے اسی اسم کی صورت مین طاقت دی تھی اسی بنا پر جب اسی
نام کی آواز جسم مقید ناسوتی سے آپکے گوش مبارک مین پہونچتی تھی تو
تنزیہ مطلق سے اسکی شہود کی طرف اور تنزل سبیل مظاہر تشبیہ مین درجہ
بدرجہ عروج کی تربیت مین توجہ فرما کر نزول فرماتے تھے تاکہ
تشبیہی اور تنزیہی دونون کی نوبت ہوت بلکہ ساتھ ہی
ایک وقت مین لذت حاصل ہو اور یہ ادنی مرتبہ انبیا اور کمال اولیا ہے

گم گشتگان بادیہ ضلالت بواسطہ بطریق الہام از حق
مامور گشت بعد از ان ہمیشہ در مشاہدہ جمال حق مستغرق
و محظوظ می بود و گاہے چشم حق بین از مراقبہ نمی کشود الا
سہ محل چنانچہ برای صلواۃ خمسہ و نماز تہجد وغیرہ و یا
بجہت ہدایت و تربیت طالبان و مریدان یا بسبب
دیدن مخلصان و محبان و آمدنِ ایشان بود کہ اگر وقت
نماز میرسید و یا آیندہ می آمد خادمان سہ کرت اسم
حق حق حق باواز بلند می گفتند آنزمان چشم حق بین
می کشاد و موجب استفسار فرمودی و چنان می آرند
کہ حق اول کہ می گفت از عالم لاہوت بعالم جبروت
می آمد و از حق دوم بعالم ملکوت نزول میفرمود و از
حق سوم از ملکوت بعالم ناسوت توجہ نمود و باز بعالم فنا
احدیت مستغرق میگشت محرر این سطور میگوید کہ سر در آمدن
آنحضرت از لاہوت بناسوت بواسطہ تکرار آواز حق آنست
کہ مبدای الفتش اسم اعظم حق بود و پیرا تجلی ذات در صورت
ہمین اسم دست دادہ بود بنا بر آن چون آواز این اسم
از جسم مقید ناسوتی بگوش می تقدس میرسید از انشا
تنزیہ مطلق بجانب شہود می ورد و بسبیل مظاہر تشبیہ درجہ
بدرجہ ترتیب عروج توجہ میفرمودند و نزول میفرمود تا ہر دو
مشاہدہ تشبیہی و تنزیہی نوبت بنوبت بلکہ معًا در یک
آن لذت گیرد و آن مرتبہ انبیاست و کمال اولیاست

کہ حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہٗ کو اس راہ سے ملتا تھا
الغرض آنحضرت کو ذات مطلق میں اسقدر استغراق تھا کہ جب
جمعہ کی نماز کے واسطے یا دوسری جانب توجہ فرماتے تھے تو خدام
حق حق حق کہتے ہوئے آگے جاتے تھے یہانتک کہ حق ہی کی آواز پر
برابر قدم رکھتے تھے احیاناً اگر خدام کہیں خاموش ہو جاتے تو آپ متحیر کھڑے
رہجاتے اور اپنے داہنے بائیں اور آگے اور پیچھے بیخبر ہو جاتے کسی بزرگ نے
کیا خوب کہا ہے بیت میں استغراق میں ایسا مست ہوں کہ اپنی خبر نہیں
ویران گلیوں کے سوا اور کہیں گذر نہیں ہا اور اوچشتیہ میں بیان کیا ہے
کہ آنحضرت اور آپ کے فرزندوں اور مریدین کی زبان پر لفظ حق ایسا
جاری تھا کہ جو سانس اندر آتی یا باہر جاتی لفظ حق ہی کے
ساتھ آتی جاتی تھی جو قدم زمین پر پڑتا یعنی حق ہی کے ساتھ رکھتے
تھے انتہا یہ کہ السلام علیک و علیک السلام کی بجائے اور چھینک
میں الحمد للہ کے مقام پر بھی اسی نام کے عادت ہو گئی تھی
اور ہر دینی کام اول و آخر میں بھی چنانچہ نماز کے اول و آخر
میں اور تکبیر و اقامت و فاتحہ اور اسی کے مانند میں لفظ حق
تین بار باواز بلند کہہ لیا کرتے تھے اور دنیا کے کام میں بھی مثلاً
خرید و فروخت وغیرہ ہر کاروبار میں آپکا حال حق اور جمال
حق میں غرق رہتا تھا جیسا کہ آپ کے مریدوں اور طالبوں
میں ابتک یہ طریقہ جاری ہے اور عام اجازت ہو گئی
ہے اور یہی آپ کے مریدوں اور طالبوں کی نشانی
ہے اسی سبب سے انکو حقانی اور حق گو کہتے ہیں یہ وہی ہیں جنکا کہنا سننا

کہ مثل حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق رح ازین ممر حاصل می آمد
الغرض آنحضرت را چندان استغراق در ذات مطلق روی
نموده بود کہ چون بجہت نماز جمعہ و دیگر جا متوجہ بشدند خادم حق
حق حق گویان پیش میرفت تا قدم برابر آواز حق می نہادند و اگر
احیاناً خاموش میگشت متحیر می ایستادند و از راست و چپ
پس و پیش خبر نداشت بزرگی خوش گفته بیت من مست
استغراقم کہ از خود خبری نہ ناچیز کوی خرابات دگر سو گذری نہ
در اوراد چشتیہ نقل میکنند کہ اسم حق بر زبان حضرت مخدوم شیخ
احمد عبدالحق رح و فرزندان و مریدان و طالبان او چنان جاری
بود و هر دمیکہ بر می آوردند و فرو می بردند بذکر حق می بردند
هر قدمی کہ پیش بر زمین می نہادند بذکر حق می نہادند تا بحدیکہ
بجای السلام علیک و علیک السلام و بجای عطسہ بجای
الحمد للہ این نام عادت و خوی ایشان گشته بود و در آغاز و پایان
هر کاری دینی چنانچہ اول و آخر صلوٰة و تکبیر و بانگ نماز و فاتحہ
و مانند آن سہ بار اسم حق باواز بلند می گفتند و در امور دنیا
نیز در خرید و فروخت و مانند آن هر چہ بودی از کار و بار حال ایشان
مستغرق باسم حق و جمال حق می بودند چنانکہ تا امروز این سنت
در مریدان و طالبان آنحضرت جاریست و اجازت عام
گشته و همین ست علامت مریدان و طالبان وی و ازین
سبب ایشان را حقانی و حق گو میگویند ایشان قومی اند
کہ گفتن ایشان حق ست و شنودن ایشان حق ست

دیکھنا حق ہی اور تمام احوال و افعال حق ہے وہی اور اوس مین
ذکر ہی کہ جب دریاے توحید مین غوطہ کھاکر عارف کی
روحکی انانیت گم ہو جاتی ہے اور تنہا حق حق کہنا
شروع کرکے جو کچھ توحید کی حقیقت معائنہ کرے تو اٹھارہ ہزار عالم
کے اشیا کو ایک واجب ہی کا پاوے گی اور حق کی آواز کی
ہیبت سے حق کی حقیقت کو پہونچ جاتی ہی۔ اور وہی صاحب
اور اوس کہتے ہین کہ اگر کسی کے کان ہون تو سن لے کہ
اب بھی حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک سے یہی
آواز نکلتی ہی اور اپنی ولایت سے اب بھی سچے طالب کو تلقین
فرماتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ فقیر کمال شوق و طلب سے
رودولی گیا اور آن حضرت رح کی شرف زیارت سے مشرف ہوا
اور تین روز مشغولی اور فرمانبرداری مین گذرا اپنے تیسرے دن
تہجد کی نماز کے بعد لفظ حق کی آواز سے مشرف ہوا اور ظاہر
اور باطن کے کانون سے سنکر ایسا مزہ پایا کہ
لکھ نہین سکتا ہون - صبح کے وقت آنحضرت کے سجادہ نشین
حمید الدین صاحب میرے پاس تشریف لائے اور کہا الحمد للہ کہ تم
لفظ حق کی آواز سے مشرف ہوے یہ فقیر تعجب مین رہا کہ کیسی
اچھی ولایت ہے زندگی اور موت مین کوئی فرق ہی نہین اسکے بعد
شوق عشق نے اس فقیر پر غلبہ کیا اور بیقرار و بیتاب ہوا کہ اس
آواز کی حقیقت سننا چاہیے کہ کہان سے آتی ہے جب بہت
شوق غالب ہوا تو یکایک آنحضرت قدس سرہ نے اس معاملہ مین

و دیدن ایشان حق ست و جملہ احوال و افعال ایشان حق است
و ہم دران جا ذکر می کند کہ چون روح عارف در دریای توحید
غوطہ خورد و انانیت گم شود و تنہا لفظ حق حق گفتن گیرد
انچہ حقیقت توحید معائنہ کرد حقیقت اشیای ہجدہ ہزار
عالم یک وجود واجب بایدو از ہیبت آواز حق بحقیقت
حق برسد و ہم وی میگوید کہ اگر کسے صاحب سمع باشد
بشنود کہ ہنوز از قبر مبارک حضرت مخدوم شیخ العالم شیخ
احمد عبد الحق قدس اللہ سرہ آواز حق جاریست و از ولایت
خود الحال طالب صادق را تلقین میفرمایند و میگویند کہ
این فقیر بکمال شوق و طلب در قصبہ رودولی رفت و از
شرف زیارت آن حضرت مشرف گشت و سہ روز بجا عشت
مشغولی گذارانید سوم روز بعد از نماز تہجد از آواز حق
مشرف شدیم و بگوش ظاہر و باطن شنیدیم ذوق ہا یافتیم
کہ در تحریر نگنجد وقت صبحی صاحب سجادہ آنحضرت شیخ
حمید الدین جائیکہ این فقیر بود گفت الحمد للہ کہ از آواز
حق مشرف شدید این فقیر در تعجب ماند زہی ولایت حضرت
مخدوم کہ در حیات و ممات فرقی نیست بعد ازان شوق
عشق بر این فقیر غلبہ کرد بیطاقت و بیقرار گشت کہ الحال
در حقیقت این آواز باید شنید کہ از کدام مقام سر زدہ
است چون بسیار شوق غالب آمد ناگاہ آنحضرت قدس
سرہ از مہربانی تمام در معاملہ کلاہ خاصہ بر سر فقیر نہادہ و

اپنی پوری عنایت سے خاص ٹوپی فقیر کے سر پر رکھدی
اور حق کی حقیقت کے بھید کا محرم بنادیا۔ پھر وہی کہتے ہین کہ اگر
کوئی شخص دائرہ حقی کا تصور کے ساتھ جو کہ آنحضرت کا خاص شغل ہی
مداومت کرے تو اُسکے دل کا نور چاند کے مانند روشن ہونے لگے
اسکے بعد جو اور بھی زیادتی کرتا رہے تو اُسکا روحی نور سورج
سے بھی زیادہ روشن نظر آنے لگے۔ اور کثرت ذکر ہمیشگی کے
بعد یہ حالت ہوگی کہ اُسکے ہر مسام سے بے شمار آفتاب ہر وقت
نکلنے شروع ہون گے اور وہ شاغل کے عقل و ہوش کو اچک لینگے
مواظبت پوری نہو گی کہ اسکا وجود اور تمامی موجودات
فوت ہوگی اور ذات لاکیف کا نور جو کہ نوروں کا نور ہے
اُسپر طلوع کریگا۔ اور نسبت تنزیہی اسکو حاصل ہوگی اور
سافلہ کی تشبیہی نسبت سے جو کہ طالب کے وقت کو لازم ہے
رہائی پاکر زبان حال سے جاء الحق وزہق الباطل پڑھیگا اور
اس شعر کو پڑھنے لگے گا بیت محض ہستی مطلق کو ہر جگہ ہر وقت دیکھ
رہا ہون ہر پہلو اور ہر گلی اور ہر جگہ ظاہر دیکھ رہا ہون ٭ اور
حقی دائرہ کی شروع ورزش مین نوری دائرہ اندر باہر
دائین بائین آگے پیچھے نیچے اوپر دکھائی دینا شروع ہو
اور اس دائرہ کے پیچھے حق معلوم کرے لیکن یہ حق کا دائرہ نہین ہے بلکہ مثال
نوری کے لباس مین حق کا ظہور ہے اس دائرہ کی شغل کا طریقہ جو کہ محصل کمالات لکھا گیا
سطح ہے کہ ایک ایسی خالی جگہ مین بیٹھے جہان کسی کی آواز نہ
سنائی دیتی ہو بیٹھ کر اسم حق کو بصورت
گول یا برنگ سونا چاندی یا نیلا نیلگینٹی

ازانکہ حقیقت الحق محرم ساختند دہم وی میفرماید کہ اگر
کسی بتصور دائرۂ حقی کہ شغل خاص آنحضرت ست
مداومت نماید نور دل مثل قرص ماہتاب نمایان شدن
گیرد بعد ازان چون زیادہ بران مواظبت کند نور روح
بشکل گردہ آفتاب روشن تر ازو می نمودار شود و بعد
ازمداومت بسیار آفتاب ہای لاشمار از منفذ ہر
مویش در ہر آنی برون آیند و عقل و ہوش شاغل را
بربایند پس از مواظبت تمام نشدن وجود خود و تمامے
موجودات دست دہد و نور الانوار کہ نور ذات لاکیف است
طلوع نماید و نسبت تنزیہی بدوش آید و از نسبت تشبیہ
سافلہ کہ لازم وقت طالب بود رہائی یابد بی اختیار بر
زبان حال جاء الحق وزہق الباطل بر خواند و باین
بیت مترنم گردد بیت وجود محض مطلق را بہ ہر جا
ہر زمان دیدم ٭ بہر سوے بہر کوی بہر مظہر عیان دیدم
و در ابتدا در ورزش این دائرہ حقی دائرہ نورے
درون بیرون راست و چپ پس و پیش و تحت و فوق
مشہود میگردد و ورای ہمین دائرہ را حق می پندارد و اما
این دائرہ حق نیست بلکہ ظہور حق ست در لباس
مثال نوری و طریق اشتغال باین دائرہ کہ محصل
کمالات مسطور ست آنست کہ در جاے خالی کہ
آنجا آواز کسی مسموع نشود اسم حق را بصورت مدور و برنگ

جامہ اپنے دل مین تصور کرے اور روزانہ اسقدر اسکی
کثرت کرے کہ حق ظاہر ہوجائے اور خلق پوشیدہ ہوجاوے
نیز مرات الاسرار مین لائے ہین کہ خاندان چشتیہ کے سلسلہ
پاک مین خواجہ ابومحمد چشتی اور حضرت خواجہ قطب الدین
بختیار اوشی قدس اسرارہما کے بعد دائرۂ وجود مطلق
اور نقطۂ ذات حقیقۃ الحق کے مشاہدہ سے دوامی
تحیر و استغراق نے جو مخدوم صاحب کو قدرت دی
تھی وہ کسی ولی کو میسر نہین ہوئی۔
لطائف اشرفی مین حضرت گنج شکر سے نقل کی ہے کہ
تمام انبیا اور خاص اولیا مقام تحیر مین رہتے ہین
اسی وجہ سے رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس دعا اللھم زدنی تحیرا کو اپنا وظیفہ کیا۔ پس صاحب
قاب قوسین او ادنے کا یہ خاص ورثہ ہے
جیسا کہ آپکے فرمودہ میرے لیے اللہ کے ساتھ ایک وقت ہے
کہ اسمین کسی مقرب فرشتہ اور کسی نبی مرسل کو گنجائش نہین اور علما کے
ہاتھ مین انبیا کا ورثہ یہی مقام ہی کہ اسکو اکثر صوفیہ مقام لکھتے ہین بلکہ احوال
کہتے ہین کیونکہ محض بخشش ہی نہ کسبی کیونکہ صاحب کشف المحجوب اور دیگر صوفیہ
کے نزدیک اہل فنا جو کچھ کسب سے حاصل کرتے ہین
اسکو مقامات کہتے ہین اور جو کچھ بخشش سے ظاہر ہوتا ہے
اسکو احوالات ذاتیہ کہتے ہین پس یقین کہ وارثت خاتم الانبیا
صلی اللہ علیہ وسلم کی عالم کثرت مین مشہود احدیت عین بخشش ہے

مثل جامۂ نیلگ در اندرون دل خویش تصور نماید بر
حضور جنیدان اومت کند کہ حق ظاہر گردد و خلق مخفی و ہم
در مرات الاسرار می آرد کہ در سلسلۂ پاک حضرت خاندان
چشت قدس اسرارہم بعد از حضرت خواجہ ابومحمد چشتی و حضرت خواجہ
قطب الدین بختیار اوشی قدس اسرارہما این نوع
استغراق و تحیر دوام بمشاہدۂ دائرۂ وجود مطلق و
نقطۂ ذات حقیقۃ الحق کہ مخدوم شیخ احمد عبد الحق
قدس اللہ سرہ را دست دادہ بود فوق آن ہیچ
یکی از اولیا را میسر نگشتہ و در لطائف اشرفی از
حضرت گنجشکر قدس سرہٗ نقل میکنند کہ جمیع انبیا و اخص
اولیا در مقام تحیر بودند بنابرآن حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وسلم این دعا ورد خود ساختہ اللھم زدنی تحیرا پس
این مرتبہ ورثۂ خاص صاحب قاب قوسین او ادنی ست
چنانچہ فرمود لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک
مقرب ولا نبی مرسل و بایداعلماء ورثۃ الانبیا ہمین مقام ست کہ
آنرا اکثر صوفیان مقام نگویند بلکہ احوال کہ محض موہبت
ست نہ مکاسب چراکہ نزدیک صاحب کشف المحجوب و
دیگر صوفیان اہل فنا انچہ از کسب روی دہد آن را
مقامات گویند و انچہ از مواہبت رو نماید آنرا احوالات
ذاتیہ پس یقین کہ وارثت خاتم الانبیا صلوۃ اللہ علیہ
کہ شہود احدیت در عالم کثرت ست عین مواہبت باشد

نہ کسبی الغرض حضرت مخدوم شیخ العالم احمد عبدالحق قدس
سرہ کے نسب کا سلسلہ کئی واسطے سے حضرت امیر المومنین
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہو اور آپکے دادا شیخ
داؤد جو کہ نہایت عالی قدر باعظمت وسعید عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھے بسبب چند غدروں کے
ہلاکو خان کے واقعہ میں اپنے قبیلہ کے لوگوں سے جو
بلخ میں رہتے تھے جدا ہوکر ہندوستان میں تشریف لائے
سلطان علاء الدین خلجی نے آپ کی نہایت عظمت و
حرمت کی اور آپ کے عیال کے مصارف کے واسطے اودہ
کے صوبہ دار کے نام معیشت کیلیے وجہ معقول مقرر کردی شیخ
داؤد بہت بزرگ مرتبہ آدمی تھے اور حسب و نسب میں
ممتاز تھے اور شیخ نصیر الدین چراغ دہلی سے ارادت
رکھتے تھے اور حضرت چراغ دہلی سے تعلیم و تربیت
حاصل کرکے واصلان حق سے ہوگئے لیکن اپنے
جمال حال کو اہل ظاہر کی کسوت سے پوشیدہ رکھتے تھے
آپکا مرقد مبارک ردولی کی طرف ایسے ویرانے میں
واقع ہی کہ ابھی تک ظاہر نہیں ہے اللہ انپر رحمت کرے
اُنکے ایک صاحبزادے شیخ عمر یادگار رہے یہ حضرت متبرک
مشائخ صورت اور زیور صلاح و زہد و اتقا سے آراستہ
اور حلیہ کمالات سے پیراستہ تھے ان کی بھی قبر
ردولی میں اپنے جد بزرگوار کے قریب ہے انکے

نہ مکاسب الغرض سلسلہ نسب حضرت مخدوم شیخ العالم
شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ بچند واسطہ بحضرت امیر المومنین
عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ منتہی میشود و جد آنحضرت مسمی
بشیخ داؤد قدس اللہ سرہ کہ نہایت عالی وقار و باعظمت
وسعید یکی از فرزندان حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
بامتعددی چند از مردم قبیلہ در حادثہ ہلاکو خان از ولایت
بلخ بر آمدہ بممالک ہندوستان شرف حصول ارزانی داشتہ
و سلطان علاء الدین خلجی بادشاہ باحترام عظام پیش آمدہ
وجہ معیشت الا نقد بنام صوبہ دار ملک اودھ بمہ اسے
مصارف عیال مقرر نمود و حضرت بقصبہ ردولی [illegible]
قریب شہر اودھ سکونت اختیار فرمودند و شیخ داؤد
مردی عظیم القدر و حسیب و نسیب ممتاز بود و ارادت
بشیخ نصیر الدین چراغ دہلی داشت و تعلیم و تربیت
از حضرت چراغ دہلی حاصل نمودہ از واصلان حق
گشت اما جمال حال خود را بکسوت اہل صورت پنہان میداشت
مرقد متبرکہ او جانب قصبہ ردولی بنہایت [illegible]
واقع است کہ ہنوز ظاہر نگشت رحمۃ اللہ علیہ داؤد را
یک پسر شیخ عمر بن شیخ داؤد رحمۃ اللہ علیہ یادگار
ماند مردی بابرکت مشائخ صورت و زیور صلاح و
زہد و اتقا آراستہ و بحلیہ کمالات پیراستہ قبر شریف
در قصبہ مذکور متصل جد بزرگوار ست و از وے

دو صاحبزادے تھے تو شیخ تقی الدین جو کہ نہایت بزرگ
تھے ردولی سے نکل کر دہلی مین مقیم تھے اور دوسرے
صاحبزادے ولایت کے قطب صدق و رہنمائے کے معدن
ذات الٰہی کے شہود مین محو لی مع اللہ کے اشارون کے جاننے
والے حضرت شیخ احمد عبد الحق قدس اللہ سرہ
تھے کہ جنکے کمال کا آوازہ تمام دینا مین مشرق
سے مغرب تک اور پہاڑون اور جنگلون تک پہونچا ہوا
تھا آنحضرت کا توشہ تیر بہدف تھا اور مشکل کشا ہی اور
تریاق کا خواص رکھتا ہی جہانتک ممکن ہو یہ توشہ مزار
اقدس مین لیجاوے ورنہ آپکی اولاد کو پہونچادے جب اولاد
اور احفاد تک پہونچانے کی قدرت نہ ملے تو کسی شب بیدار
متقی اور پرہیزگار کو کھلادے فنا فی اللہ کا جو مرتبہ آپکو
حاصل تھا دوسرے کو کم میسر ہوا عالم حیات مین خلق سے
چھ مہینہ تک چھپکر قبر شریف مین یاد خدا سے محو رہے
اور نو مہینہ تک اُس دریا مین عبادت الٰہی کرتے رہے
جو کہ نہایت تیزی سے بہ رہا تھا اللہ کے حکم سے
دریائی جانور آپ کی جان کے محافظ رہے جب نو
مہینہ گذر گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ و حسنین علیہ السلام
کے ساتھ آکر آپکا ہاتھ پکڑا اور دریا سے باہر نکال کر فرمایا کہ
مقبول حق شیخ احمد عبد الحق اللہ کی درگاہ مین تیری عبادت

و دو پسر سعادتمند بوجود آمدند یکے شیخ تقی الدین کہ
نہایت فضیلت شعار بود از قصبہ ردولی برآمدہ
بدہلی متوطن گشت و پسر دوم قطب ولایت معدن
صدق و ہدایت محو در شہود ذات حضرت اللہ واقف
رموزات لی مع اللہ حضرت شیخ احمد عبد الحق قدس اللہ
سرہ کہ صیت کمالاتش از شرق تا غرب با انتہای ربع
مسکون و باشندگان کوہ و ہامون رسیدہ توشہ
آن حضرت تیر بہدف و حل مشکلات و خاصہ
تریاق اکبر دارد حتی الامکان بحضور مزار اقدس
گذرانند ورنہ باولاد آنحضرت رسانند و در صورت
عدم دستیاری اولاد احفاد بمردم شب
زندہ دار متقی و پرہیزگار بخورانند مرتبہ فنا فی اللہ
کہ بحضرت حاصل بود دیگری را کم میسر گشتہ بعالم
حیات ششماہ از خلق پنہان گردیدہ بقبر شریف
بیاد الٰہی محو ماندند و نہ ماہ اندرون دریا کہ نہایت
سیلان بود بعبادت حضرت پروردگار مشغولی داشتند
جانوران بحر بحکم حضرت خالق بر و بحر محافظ جان بودند
بعد انقضای مدت نہ ماہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بہمراہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ و حضرت حسنین علیہم السلام
تشریف آوردہ دست گرفتہ از دریا بیرون آوردند
و فرمودند کہ مقبول حق شیخ احمد عبد الحق عبادت تو

قبول ہوئی اور تو بھی محبوب الٰہی ہوگیا او حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
فرمایا تم ان کو دعاء حیدری اپنی زبان سے
تعلیم کرو۔ چنانچہ بفرمودہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی زبان سے لفظ بہ لفظ
دعای حیدری تعلیم کردی یہ دعا شیخ العالم کے خاص
خاندان مین باقی ہے جو شخص آپ کے سجادہ نشین یا
آپ کی اولاد پڑھنے کی اجازت لیکر اپنے وظیفہ مین
رکھتا ہی تو اُس سے ظاہری و باطنی فیض حاصل کرتا ہی
سچ تو یہ ہے کہ وجود مطلق کے دائرہ اور ذات حقیقت الحق
کے مشاہدہ مین جو تحیر اور استغراق آپکو حاصل تھا
کسی ولی اللہ کو میسر نہین ہوا - شیخ عبدالستار سہارنپوری قدس
سرہ اپنے ذخیرہ مین لکھتے ہین کہ صاحب توشہ کی رحلت کے
بعد ہنونت رائے مہاجن جو ردولی کا باشندہ تھا اور
حضرت صاحب سے کامل عقیدہ رکھتا تھا اپنی موت کے
قریب آپکے آستانہ فیض کاشانہ پر پہونچکر مزار مبارک
کی خاک پاک سے مسح کرکے اپنے گھر پلٹ گیا نزع
روح کے وقت اسکو پیاس معلوم ہوئی پانی مانگا اسکے
وارثون نے پانی نہ پلایا مہاجن نے کہا کہ اگر تم لوگ مجھکو عزیز
رکھتے ہو تو درگاہ شریف کے حوض کا مجھکو پانی پلادو اسکے وارث حوض
کا پانی لیگئے مہاجن نے پانی پیا اور لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ
کہکر اپنی جان خدا کے سپرد کردی اُس کے وارث

بحضور حضرت رب العزۃ مقبول شودیکی از محبوبان آلہ
گشتی و بحضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرمودند کہ دعاے
حیدری از زبان خویش تعلیم کن و بحضرت علی بحکم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم دعای حیدری لفظ بہ لفظ از زبان
مبارک خویش تعلیم فرمودند این دعا خاص در خاندان
حضرت شیخ العالم رح باقیست ہر کرمی آید از صاحب سجادہ و اولاد
آنحضرت اجازت خواندن گرفتہ در ورد خود می آرد فیض
ظاہرے و باطنی از ان حاصل می کند الحق این نوع
تحیر و استغراق بمشاہدہ دائرۂ وجود مطلق و نقطۂ ذات
حقیقۃ الحق کہ حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق را دست
دادہ بود فوق المرتبہ مرہیچ یکے از اولیا را میسر نگشتہ شیخ
عبدالستار سہارنپوری قدس سرہ بذخیرہ خود مینویسند
کہ بعد رحلت حضرت صاحب توشہ قدس اللہ سرہ
ہنونت رای مہاجن ساکن قصبہ ردولی کہ عقیدت
کامل با حضرت داشت قریب مرگ خود را بر آستانہ
فیض کاشانہ رسانید خاک پاک مزار مبارک مسح کردہ
بخانہ خود رفت تشنگی وقت احتضار غالب آمد آب طلبید
وارثانش نہ نوشانید او گفت اگر مرا عزیز میدارید آب
حوض درگاہ شریف مرا بنوشانند وارثان مہاجن آب
حوض بردند و او بنوشید و کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
برزبان آورد جان بجان آفرین سپرد وارثانش

اس حال کو دیکھکر حیران ہوے اور اپنے معمول کے موافق
اسکو ہر گوشت پر لپیٹگئے اور ہر چند آگ دیکر جلایا مگر نہ جلا آخر مجبور
ہوکر اسکو دفن کردیا حضرت شیخ محب اللہ الہ بادی کتاب خیرہ
مسمی مونس العارفین مین لکھتے ہین کہ ایک روز حضرت شیخ العالم
قدس سرہ نے جلسہ عام مین فرمایا کہ مجکو حق تعالی جل شانہ نے لکھکر
دی ہی جسمین میرے اصحابون اور مریدون کے نام ہین جو کہ
قیامت تک میرے سلسلہ مین داخل ہونگے کہ سب کو
تیرے سبب مین نے بخشدیا حضرت شیخ العالم نے مالک سے
جو کہ دوزخ کا خازن ہی دریافت کیا کہ تیرے پاس میرے
اصحاب مین سے بھی کوئی ہی اُسنے کہا کہ نہین دوبارہ حضرت نے
فرمایا کہ پروردگار کے عزت کی قسم میری حمایت مریدون پر
اسطرح ہی کہ جسطرح آسمان زمین پر جسقدر مرید ہین اسیقدر
مین تنہا ہون پروردگار کے عزت وجمال کی قسم اُسکے آگے
اُسوقت تک نہ جاونگا جبتک کہ مجکو اور میرے اصحاب کو
جنت مین نہ بھیج لیگا اگر میرا مرید مشرق مین ہوگا اور مین مغرب
مین ہون اور اسکا پردہ عصمت اُٹھ جاوے تو بیشک اُسکی
پردہ پوشی کرونگا شعر جسکا تو مدد گار ہو وہ ہرگز زار نہوگا + جسکا تو
غمخوار ہو وہ ہرگز ذلیل نہوگا + کتاب جامع السلاسل مین بیان
کیا ہی کہ حضرت مخدوم شیخ العالم نے تیس برس تک تکیہ پر سر نہین رکھا
اور تمام عمر مین ایک ہی خرقہ آپکا لباس رہا جب وہ پھٹ جاتا
تو اسمین آپ پیوند لگا لیتے اور رنگا لیتے آپ بڑے شائق تھے کہتے ہین

بمعاینہ این حالات متحیر گشتند وحسب معمول خود نعش کفن
گاہ بردند ہر چند آتش دادند بتبش نسوخت مجبور شدہ
بگور سپردند حضرت شیخ محب اللہ الہ بادی بکتاب خیرہ
مسمی بہ مونس العارفین می نویسد روزی حضرت شیخ
العالم حضرت مخدوم شیخ احمد عبد الحق قدس سرہ بمجلس عام
فرمودند کہ حق جل شانہ مرا سجلی نوشتہ دادہ است کہ دروی
نامہای اصحاب و مریدان من است کہ تا روز قیامت در سلک
طریقہ ما منسلک خواہند شد ہمہ را بتو بخشیدم حضرت شیخ
العالم فرمود از مالک کہ خازن دوزخ است پرسیدم نزد تو
ہیچ کس از اصحاب من ہست گفت نہ دیگر حضرت فرمود بعزت پروردگار
حمایت من بر مرید مثل آسمان ہست بر زمین اگر مرید بسیار است
من خود تنہا ہستم بعزت پروردگار وجلال او کہ از پیش وجل
جلالہ نروم تا مرا و اصحاب مرا در بہشت نفرستد اگر مرید من
در مشرق بود و من در مغرب و پردہ عصمت او برافتد
ہر آئینہ بپوشم پردہ او را شعر ہر کرا یار تویی زار نہ گردد ہرگز
چونکہ غمخوار ہمی تو خوار نگردد ہرگز + در کتاب جامع السلاسل
می آرد کہ حضرت مخدوم شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق قدس
اللہ سرہ کہ آنحضرت تا سی سال سر بر بالین نہ نہادہ
و تمامی عمر لباس یک خرقہ بود ہر گاہ پارہ شدے
رقعہ بر رقعہ دوختی و سماع را بغایت دوست داشتی
گویند روزی در حین سماع از حلقہ سماع غایب شد

کہ آپ کو کسی نے بھی نہ دیکھا پھر تھوڑی دیر کے بعد مجلس
سماع میں تشریف لائے ایک بزرگ نے آپسے دریافت کیا
کہ یا شیخ العالم مجلس میں نظر سے آپ ایسے کیون غائب ہوے کہ ہم
لوگون نے آپکو نہ دیکھا آپنے فرمایا کہ جبتک مجکو اجازت نہو گی
اس راز کو بیان نہ کرونگا دوسرے روز وہ بزرگ پھر آئے
آپنے فرمایا کہ حق تعالی نے ایک مقام جسکا نام نور اسود ہے بنایا
ہی کوئی سالک وہان تک بغیر سماع نہین پہونچ سکتا ہے
جب سالک صاحب سمع وہان پہونچا ہی تو خلق کی نظر سے
پوشیدہ ہوجاتا ہی ظاہر مین جانتے ہین کہ وہ غائب ہوگیا ہی
حالانکہ وہ وہین موجود ہی اور معشوق نے محبت کی سبب اسکو
اپنے مین کھینچکر اپنا لباس پہنادیا ہی اور ابھی محبوب ستارون
کیطرح پوشیدہ ہی جیسا کہ وہ آفتاب کی شعاع مین چھپ
جاتے ہین اسکو حقیقی محبوب کی خبر کی حالت مین یا جو فقیر کہ
عرفان تک اور سے مرتبہ پر پہونچا ہوا ہو انکو کوئی نہین دیکھ سکتا ہی
وہین پر بیان ہی کہ جب آپ گانا سنتے تھے تو اپنی دونون
آنکھین ہوا پر رکھتے تھے کبھی تو رونے لگتے اور کبھی ہنسنے لگتے
اور چہرہ آپکا بہت سُرخ ہوجاتا تھا۔ ایکوقت فقیر نے آپسے پوچھا
کہ سماع کی حالت مین کبھی آپ رونے لگتے ہین اور اہل
مجلس بھی رونے لگتے ہین اور کبھی آپ ہنسنے لگتے ہین اور چہرہ آپکا
سُرخ ہوجاتا ہی فرمایا کہ جب اہل سماع اوسکو جمالی صفت مین
دیکھتے ہین اور اسکا لطف و کرم بے حد دیکھتے ہین تو ہنسنے لگتے ہین

چنانچہ کسی را ورا نمی دید پس از دیرے باز درمیان مجلس و
مجمع حاضر شد بزرگی از وے سوال کرد یا شیخ چگونہ
در مجلس از نظر غائب شدی کہ ما ترا ندیدیم گفت تا
ماموز نگردیم نگوییم روز دیگر آن بزرگ باز آمد شیخ گفت
حق تعالی را مقامی ست کہ مسمی را نور اسود ست و
ہیچ سالک بدانجا نخواہد رسید مگر بسماع چون صاحب
سمع بدان مقام برسد از نظر خلق پوشیدہ گردد ظاہر
بینان دانند کہ غائب شدہ است و او حاضر است
و معشوق بمخزن محبت وے را بخود کشیدہ بلباس
خویشتن متلبس گردانیدہ است و ہنوز محبوب پوشیدہ
گشتہ است ہمچو ستارہ اندر شعاع آفتاب و اورا
دران حال جز محبوب حقیقی یا درویش صاحب کمال
کہ بمرتبہ اتم عرفان رسیدہ باشد کسی نتواند دید ہم درینجا
می آرد کہ ہرگاہ آن حضرت در سماع بودی دو چشم
بر ہوا داشتی گاہی گریستے و گاہی تبسم کردی و گونہ
روے بغایت سرخ شدی وقتی درویشے از وی
پرسید یا شیخ در حال سماع گاہی گریہ میکنی کہ ہمہ
حاضران مجلس بہ گریہ می افتند و گاہی تبسم میکنی
و رنگ تو سرخ میشود فرمود چون اہل سماع اورا
بصفت جمال مشاہدہ می کنند و لطف و کرم او را بے اندازہ
می بینند تبسم میکردند و روے اورا

اور جب اوسکو جلالی صفت مین دیکھتے ہین تو پریشان ہوتے ہین
اور انکا رنگ زرد ہوجاتا ہی بیان کیا گیا ہی کہ ایک زمانہ مین
پانی کا قحط ہوگیا باشندگان ردولی آپ کی خدمت مین التجا
لیکر آئے حضرت نے قوالون کو حاضری کا حکم دیا اور مخلص کو جو کہ
آپکا خاص مرید اور مقبول الہی تھے نہ بلایا اور سماع شروع
ہوا مخلص نے بعض فقیرون کے ذریعہ سے خدمت مین عرض
پہونچائی کہ یہ حقیر بھی سماع مین حاضر ہو گا حکم ہوا کہ اگر تم حاضر
ہوگے تو حالت سماع مین کوئی اثر نہو گا تو پھر کیونکر
پانی برسیگا تم اطمینان سے اللہ کی مہربانی کے منتظر
رہو تا کہ اُسکی مدد و قوت سے پانی برسے مخلص حکم کے
موافق اپنے گھر چلے گئے اور حضرت وجد گریہ مین آئے
ہی تھے کہ اس حالت مین رحمت الہی کا فیض ہوا
اور ایسا پانی برسا کہ خلق کو پورا اطمینان ہوگیا۔
مین نے تحفۃ المتقین مین لکھا دیکھا ہے کہ حضرت مخدوم
صاحب بچپن ہی مین کھلائی کی گود مین تھے کہ یکایک
اُسکی گود سے پرواز کی اور آفتاب کے مقابل مین پارہ
کی طرح بیقرار ہوے دایہ نے اس واقعہ سے متحیر ہو کر
ہول مین آنکھین بند کرکے آپکی آتش جدائی سے رونا شروع
کیا اتنے ہی مین اللہ کی عنایت سے آپ پھر اُسکی گود
مین پلٹ آئی اور کچھ اُس سے آپنے فرمایا مگر وہ سمجھ نسکی
اور خوف کی سبب آپ کی والدہ سے اس حال کو

چون بصفت جلال مے بینید ورے افتد و رنگ
ایشان زرد شود منقول ست کہ وقتی امساک
باران شد باشندگان قصبہ ردولی التجا بحضور
حضرت صاحب نوشتہ قدس سرہ آوردند آنحضرت
قوالان را فرمودند کہ حاضر شوند مخلص را کہ مرید خاص
ومقبول الہ بود وطلبید وسماع درداد مخلص بوسیلہ
بعض فقرا بعرض رسانید کہ این احقر نیز در سماع حاضر
باشد حکم شد اگر شما حاضر باشید در حالت سماع اثری
نہ شود پس باران چگونہ بارد باید کہ شما باطمینان
تمام منتظر لطف باری باشید بعون وقوت باران نازل
میشود مخلص حسب ارشاد بخانہ خود رفت حضرت تیوا
وگریہ در آمد و درین ضمن فیضان رحمت الہی کہ عبارت
از نزول باران ست در ریزش آمد خلق را طمانیت
کلی حاصل گشت در تحفۃ المتقین نوشتہ دیدم کہ حضرت
مخدوم شیخ احمد عبد الحق قدس اللہ سرہ در زمان
طفولیت ملکہار دایہ بود یکبار از کنار او بپرواز آمدو
بمقابلہ آفتاب چون پارۂ سیماب گشت دایہ از
وقوع اینحال از حیرت چشم در ہول دوختہ بود باتش
جدائی زار زار مے گریست ناگاہ بالتفات حضرت
باری در کنار او باز رسید حضرت ازو فرمودند کہ او
نفہمید واز خوف اظہار اینحال از والدہ حضرت ننمود کہ مبادا

بیان نہ کیا کہ شاید اس بھید کے کھول دیئے سے میرا کیا حال ہو
مینے شیخ محب اللہ الہ آبادی کے ذخیرہ مین لکھا ہوا دیکھا ہی کہ مخدوم
حق قدس سرہ نے چند مردون کو قم باذن اللہ کہکر زندہ کیا
لوگون مین غلغلہ پڑ گیا کہ حضرت شیخ احمد قدس سرہ مُردے
زندہ کرتے ہین حضرت اس مقام سے روپوش ہوکر
بھکر تشریف لے آئے اور اس فعل سے توبہ کر لی منقول
ہی کہ حضرت شیخ جلال الدین قدس سرہ پانی پتی نے
حضرت مخدوم قدس سرہ سے فرمایا کہ تمہارا کمال ولایت
زندگی اور موت مین غائب نہین دیکھتا ہون تم مصیبت
کے وقت میرے لڑکون کی مدد کرتے رہنا اور انتقال کے
وقت اپنے لڑکون سے بھی وصیت کر دی کہ تمھارے
مصیبت کے وقت شیخ احمد صاحب توشہ ردولی مددگار
کافی ہی شیخ صاحب کی وفات کے بعد ایک مرتبہ مخدوم عالم
پانی پت پہونچے اور شیخ صاحب کے حکم کے موافق سجادہ
نشین اور آپ کی اولاد کی تعلیم و تربیت کر کے فرمایا
افسوس اگر مین نہ آتا تو مخدوم زادے ایسے
ہی رہتے چنانچہ شیخ صاحب کے
صاحبزادے ابتک مخدوم عالم
رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ مریدی کے
سلک مین داخل ہوتے ہین اور آنحضرت
کی وصیت کے موافق ظاہری باطنی نعمتون سے

از انتشار این راز چہ حال برای من پیش آید بذخیرہ
تصنیف شیخ محب اللہ الہ آبادی قدس سرہ دیدیم کہ
مخدوم برحق شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ چند کس را
بلفظ قم باذن اللہ زندہ کردند شور افتاد کہ احمد
مردگان را زندہ می کنند حضرت ازان مقام روپوشیدہ
بمقام بھکر تشریف آوردند و ازین معنی توبہ کردند نقل
منقول کہ حضرت شیخ جلال الحق والدین پانی پتی
قدس اللہ سرہٗ از حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ
فرمودند کہ کمال ولایت ترا در حیات و ممات غایب نمی بینم
فرزندان مرا در وقت اسیرے دستگیرے میکردہ باش
و در وقت نقل خود بفرزندان ہمین وصیت کردہ بود
کہ در وقت اسیرے برای دستگیری شمایان شیخ احمد
عبدالحق صاحب توشہ ردولی بس است و بعد
از وفات آنحضرت بازیک مرتبہ شیخ احمد عبدالحق
بہ پانی پتہ رسیدہ بحکم حضرت شیخ جلال الدین
قدس اللہ سرہٗ و صاحب سجادہ و دیگر اولاد حضرت
کبیر الاولیا تعلیم و تربیت نمودہ فرمود حیف اگر من
نمی آمدم مخدوم زادہا ہمچنین ماندہ بودی چنانچہ تا امروز
و فرزندان حضرت کبیر الاولیا شیخ جلال الحق والدین
قدس اللہ سرہ در سلک مریدان بسلسلہ حضرت شیخ
احمد عبدالحق ارادت می آرند بنعمتہای صوری و معنوی موافق وصیت

نصیب آور ہوتے رہتے ہیں شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء
سب سے اچھی کرامت شیخ عبدالحق صاحب کا
وجود ہی او نھوں نے رحلت کے وقت اپنا خرقہ اور اُسکے
متعلق دوسرے اسباب جو کچھ تھے اپنے لڑکے خواجہ شبلی
کے سپرد کرکے وصیت کردی کہ باحتیاط تمام اس خرقہ اور
اسکے اسباب متعلقہ کو شیخ احمد عبدالحق کے حوالے کردینا
جب مخدوم صاحب چند دنوں کے بعد پانی پت آئے
تو خواجہ شبلی صاحب نے اپنے پدر بزرگوار کی وصیت کے
موافق وہ سب مخدوم صاحب کے حوالے کردیا حضرت
نے وہ سب لیکر پہن لیا اور اُسکے بعد اپنی طرف سے
وہ سب تبرکات خواجہ شبلی کو عنایت کرکے اور اُن کو
تعلیم و تلقین کرکے کمالیت کے مرتبہ پر پہونچادیا اور
آپ وطن کو تشریف لے آئے۔ فقط تحفۃ المومنین
مین لکھا ہی کہ ولی کی ولایت چالیس برس تک رہتی ہی
مگر حضرت رب العزۃ نے کمال لطف و کرم سے شیخ مخدوم
صاحب کو احکام کے اجرا کا اختیار دیکے ہمیشہ کے لیے
ولایت عطا فرمائی کہ قیامت تک قائم رہیگی اور آپ کا
سلسلہ دن بدن ترقی کرتا رہیگا اور حضرت کا معاملہ زندہ
و مردہ کے ساتھ برابر ہے قطب عالم بندگی شیخ عبدالقدوس
گنگوہی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جمعرات
کے دن مزار فائز الانوار

آنحضرت بہرہ مند میشوند و ہیچ خارق شیخ جلال الدین
پانی پتی قدس اللہ سرہ بہتر از وجود شیخ احمد
عبدالحق نیست وقت رحلت حضرت شیخ جلال الدین
پانی پتی قدس اللہ سرہ خرقہ و دیگر اسباب متعلقہ اش حوالہ خواجہ
شبلی پسر خود نمودہ بتاکید وصیت فرمود کہ باحتیاط تمام این
خرقہ و ما یتعلق بہا حوالہ شیخ احمد عبدالحق باید ساخت حضرت
شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ بعد چند روز بہ پانی
پت آمدند خواجہ شبلی بموجب وصیت پدر بزرگوار خود
آن ہمہ حوالہ شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ نمودند
حضرت آنہمہ گرفتہ ملبوس خاص خود نمودند و من بعد
از طرف خود آنہمہ تبرکات بخواجہ شبلی عنایت
فرمودند و تعلیم و تلقین نمودہ بمرتبہ تکمیل رسانیدہ خود
جانب وطن خود معاودت فرمودند فقط در تحفۃ المومنین
مرقوم ست کہ ولایت ولی تا چہل سال می باشد
و حضرت رب العزۃ بحضرت مخدوم شیخ احمد
عبدالحق بکمال لطف و کرم ولایت دوام مند ام
باحکام اختیار جاریہ عطا فرمود کہ تا یوم النشور
قائم خواہد ماند و سلسلہ آنحضرت یوماً فیوماً در ترقی
خواہد بود و معاملہ حضرت با حیا و اموات برابر ست
قطب عالم بندگی عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ
علیہ میفرمایند کہ یوم پنجشنبہ بہ مجمع عام مزار فائز الانوار

شق ہوا اور حضرت مجسم ظاہر ہوئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا
کہ عبدالقدوس میں نے تجھکو خدا تک پہونچادیا جا اور اپنے
کام میں مشغول ہو سبحان اللہ کیا خوب حضرت کی ولایت پر فقط
منقول ہے کہ آپ ایک روز عالم مستی و سرشاری میں
بیٹھے ہوے تھے ایک برات سجی ہوئی آپکے آگے سے گذری
آپنے اپنی جلالی نظر برات پر ڈالی تمام آدمی اور گھوڑے راکھ
ہوگئے تھوڑی دیر بعد جب آپکو افاقہ ہوا تو شیخ ازین
نے آپکو اس معاملہ سے اطلاع دی تو آپنے اس راکھ
پر اپنی جمالی نظر ڈالی وہ اٹھکر چلے گئے شیخ عبدالستار
سہارنپوری اپنے ملفوظ میں لکھتے ہیں کہ جمعرات کے
دن سب لوگ درگاہ آسمان جاہ مخدوم صاحب میں
زیارت کے لیے حاضر تھے اور قطب عالم شیخ عبدالقدوس بھی
مزار اقدس کے چبوترہ کے نیچے بیٹھے ہوے تھے کہ یکایک
مزار مقدس شق ہوا مخدوم عالم صاحب ظاہری جثہ کے ساتھ
مزار شریف سے باہر آئے اور چبوترے پر بیٹھکر
قطب عالم سے مخاطب ہوکر فرمایا بیت اپنی ہی
طرح مجکو بھی زندہ سمجھ + اگر تو جسم سے
آویگا تو میں روح سے آؤں گا ٭ حضرت قطب
عالم کے بدن میں اس ارشاد سے لرزہ
پڑگیا اور حضرت شیخ صاحب کے پاؤں پر گرے
مخدوم صاحب نے اپنی شفقت سے قطب عالم کا

شق شدہ و حضرت مجسم ظاہر شدند و دست من گرفتہ
ارشاد فرمودند کہ عبدالقدوس ترا بخدا رسانیدم برو و
بکار خویش مشغول باش سبحان اللہ زہے ولایت
حضرت فقط نقل ست کہ روزے حضرت شیخ العالم سکر
مست و سرشار بودند براتے بجمیع آرایش پیش آن
حضرت گذشت نظر جلال بر برات افتاد تمام آدمیان
و اسپان خاکستر شدند بعد چندے حضرت بہ افاقت
آمدند بحضرت شیخ ازین ماجرا اطلاع دادند باز نظر جمال
بران خاکستر انداخت ہمہ برخاستند و روان شدند شیخ
عبدالستار سہارنپوری در ملفوظ خود وشے نوشتہ کہ
یوم پنجشنبہ بود و مردم کثیر برائے زیارت بدرگاہ آسمان
جاہ حضرت شیخ احمد عبدالحق حاضر بودند قطب عالم
شیخ عبدالقدوس نیز پایئن چبوترہ مزار اقدس نشستہ
بودند کہ یکبارگی ناگاہ مزار مقدس شق شدہ و حضرت
مخدوم برحق شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ بہیئت
جسم ظاہری از مزار شریف بیرون آمدہ بر چبوترہ
نشستند و جانب قطب عالم مخاطب شدہ فرمودند بیت
مرا زندہ پندار چون خویشتن + من آیم بجان گر تو آئی
بہ تن + حضرت قطب العالم را ازین ارشاد لرزہ
در اندام در گرفت و بے اختیار در پائے حضرت شیخ احمد
عبدالحق قدس سرہ افتادند حضرت شیخ قدس اللہ سرہ از شفقت [illegible]

ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ تجکو خدا تک پہونچا دیا چنانچہ جتنے لوگ وہان موجود تھے سب نے یہ حال معائنہ کیا ایسی کرامت سوائے مخدوم عالم کے کسی ولی سے نہین ظاہر ہوئی کہ انتقال کے بعد اپنی قبر سے نکلکر مجمع عام مین ظاہر ہون اور ہاتھ پکڑ کے بیعت سے مشرف کرین فقط یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے

را گرفتہ فرمودند کہ ترا بخدا رسانیدم چنانکہ این حال ہمہ مردم حاضر بودند معائنہ کردند و این چنین خرق عادت بجز حضرت شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ از احدی اولیاء اللہ بظہور نیامدہ کہ بعد انتقال از قبر برآمدہ خود را در مجمع عام ظاہر کنند و دست گرفتہ مشرف بہ بیعت سازند فقط۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

قطعہ تاریخ انتقال حضرت شیخ العالم مخدوم شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ

شاہ عبدالحق شہ کون و مکان
مرشد کونین فخر انس و جان

از پئے دیدار حق آن عین حق
کرد رحلت چون بہ گلزار جنان

سال تاریخ آن شہ عالم پناہ
گفت ہاتف دستگیر بیکسان

الحمد للہ علی احسانہ۔ چونکہ دعائے حیدری حضرت قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان بزرگ سے مخصوص ہے لہذا شائقین کے فائدہ حاصل کرنے کے لیے مع ترکیب خواندن درج کتاب کرنا بہتر سمجھی گئی چنانچہ اس دعا کے پڑھنے والے کو چاہیے کہ جب اسکے پڑھنے کا ارادہ کرے تو پہلے نوچندی جمعرات کے دن غسل کر کے کسی شخص سے بات نکرے اور حضرت شاہ مردان شیر یزدان اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے نام کا ایک دوگانہ ادا کرے پھر دوسرا دوگانہ اور پڑھکے اوسکا ثواب حضرت دستگیر بیکسان شیخ العالم احمد عبدالحق قدس سرہ کی روح پاک کو بخشے اور حضرت صاحب سے اپنے مطلب این تمانیہ چاہیے اسکے بعد اس دعا کو مع ایکبار درود اول و آخر کے پچیس مرتبہ پڑھے پھر اس دعا کو تین مرتبہ روزانہ ایکسال تک برابر پڑھتا رہے حق حق حق اللہم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ

دعاء حیدری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا مفتح الابواب ویا مسبب الاسباب ویا مقلب القلوب
والابصار ویا دلیل المتحیرین ویا غیاث المستغیثین ویا مفرج
المحزونین اغثنی توکلت علیک یا ربی فوضت فوضت امری
الیک یا رزاق یا فتاح یا باسط وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد
وآلہ اجمعین ۵ خواہ قتل خواہ فتح اول باید کہ سہ بار این اسم بخواند
اللھم اکشف لی حقائق الاشیاء کما ہی انت الحق المبین
سبحان الملک المبین حق حق حق یا اللہ المعبود فی کل فعالہ
یا اللہ سہ بار بخواند اللھم صل علی محمد بعدد من صلی
علیہ وصل علی محمد بعدد من لم یصل علیہ وصل علی
محمد کما تحب وترضی ان تصلی علیہ وصل علی محمد کما
ینبغی الصلوۃ علیہ وصل علی محمد کما امرتنا بالصلوۃ علیہ
یکبار بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ العلی الجبار
القاہر القہار اللھم صل علی محمد سید المرسلین علی
اعداء رب العالمین یا حیدر یا حیدر یا حیدر
یا ابا تراب یا علی یا اسد اللہ یا ولی اللہ یا رجال اللہ
یا مقبول اللہ یا محبوب اللہ یا ظہور اللہ یا مظہر العجائب
یا المظہر انی مغلوب فانتصر یا حق یا حق یا حق تحققت
بالحق والحق حق حقائقہ یا ہو یا فتاح یا فتاح یا فتاح

يَا قَادِرُ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَا عَظِيْمُ تَعَظَّمْتَ بِالْعَظَمَةِ وَالْعَظَمَةُ فِي
عَظَمَةِ عَظَمَتِكَ يَا عَظِيْمُ يَا رَبُّ يَا قَدِيْرُ يَا قَدِيْرُ يَا قَدِيْرُ
يَا خَالِقُ يَا كَرِيْمُ يَا رَحِيْمُ يَا مُسَخِّرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا يَا حَيُّ يَا مُحْيِيْ يَا مُمِيْتُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا ضَارُّ يَا جَلِيْلُ الْمُتَكَبِّرُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَالْعَدْلُ اَمْرُهُ وَالصِّدْقُ وَعْدُهُ يَا جَلِيْلُ يَا جَلِيْلُ
يَا جَلِيْلُ حَسُوْدِيْ مَقْهُوْرٌ وَعَدُوِّيْ مَقْتُوْلٌ بِقَهْرِكَ يَا قَهَّارُ تَقَهَّرْتَ
بِالْقَهْرِ وَالْقَهْرُ فِيْ قَهْرِ قَهْرِكَ يَا قَهَّارُ يَا قَهَّارُ يَا قَهَّارُ قَهِّرْ اَعْدَائِيْ
يَا جَبَّارُ يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ بِقَهْرِ عَزِيْزِ سُلْطَانِهٖ يَا مُذِلُّ يَا
نَقِيًّا مِنْ كُلِّ جَوْرٍ لَمْ يَرْضَهُ وَلَمْ يُخَالِطْهُ فَعَالُهٗ يَا نَقِيُّ تَقَتَّلْتُ
بِسَيْفِ اللّٰهِ لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ
وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى يَا قَوِيُّ يَا قَاهِرُ ذَا الْبَطْشِ
الشَّدِيْدِ اَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ يَا قَاهِرُ اقْهَرْ وَادْفَعْ
اَعْدَائِيْ مِنْ قَهْرِكَ وَاَنْتَ اَشَدُّ الْقَاهِرِيْنَ حَقٌّ حَقٌّ حَقٌّ
يَا حَمِيْدُ الْفَعَّالِ ذَا الْمَنِّ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِهٖ بِلُطْفِهٖ
يَا حَمِيْدُ يَا غِيَاثِيْ عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ وَمُجِيْبِيْ عِنْدَ
كُلِّ دَعْوَةٍ وَمَعَاذِيْ عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَرَجَائِيْ حِيْنَ
تَنْقَطِعُ حِيْلَتِيْ يَا غِيَاثِيْ نَادِ عَلِيًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ
تَجِدْهُ عَوْنًا لَكَ فِي النَّوَائِبِ كُلُّ هَمٍّ وَغَمٍّ سَيَنْجَلِيْ
بِنُبُوَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ بِوِلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ

حصہ چار آنہ کا منافع وقف لوجہ اللہ بنظر حصول ثواب آخرت دائمی برغبت تمام وبخوشی خاطر خود واسطے
مصارف جزو بقیہ تعمیر مسجد و دوکانات و مکانات حوالی مسجد یعنی مسافر خانہ و سرائے مسافران فعل چاہ و پختہ
و خرچہ مسافران وارد مسجد و تیل و چراغ و فروش و عیدین خرچہ مولود شریف و مقبرہ وغیرہ جسکی شرح وقفنامہ ہذا مین
تحریر ہے وقف کرکے بشرائط ذیل اقرار کرتا ہون - دوئم یہ کہ جائداد حصہ چار آنہ جسکی تفصیل موضع وار حصہ [illegible]
اوپر درج ہے ہمیشہ کے واسطے تا دور آفتاب وقف کیا جاتا ہے سوئم یہ کہ بعد تحریر و تکمیل وقف نامہ ہذا کے مجکو یا
میرے وارثان کو اختیار استرداد و رفتح انتقال جزو یا کل یا تبدیل و تغیر جائداد موقوفہ مندرجہ وقف نامہ ہذا
بالتصرف بیجا اصل جائداد موقوفہ کا حیلۃً و صریحۃً کسی وقت مین نہوگا - چہارم یہ کہ جائداد موقوفہ کا انتظام اولاً
تاحین حیات منظر خود متولیانہ منتظم رہیگا جائداد موقوفہ مال سوا اسکے بعد ادائی مصارف مال گذاری سرکاری
و خرچہ تحصیل وصول وغیرہ و بکاری بقدر حصہ چار آنے کے جو بحسب منافع ہوگا وہ صرفہ مسجد مین صرف کریگا
جمع و خرچ اسکا صحیح صحیح علیحدہ مرتب کریگا اور بعد میرے مسمی جمال احمد صاحب جو پیش امام مسجد مقرر ہے وہ یا [illegible]
مسماۃ مہر بانو بی بی زوجہ ثانی متولیہ کے رہینگے اور جائداد وقف شدہ کی آمدنی و مصارف انتظام مثل ذات خاص
میرے کے وہ زوجہ متولیہ کریگی اور باوجود اندراج نام متولیہ منظر کو تاحیات خود اختیار تبدیلی و تغیر متولیہ
کا رہیگا یا اپنی حیات مین تحریر یا بنا بلہ دیگرے نام زد کر دونگا اور انکو بعد میرے نظم ونسق حصہ چار آنہ موقوفہ کا موافق
شرع محمدی طریقہ حنفیہ کے حاصل ہوگا مگر انکو یا انکے قائم مقام کو اختیار ابتدائی انتقال جائداد موقوفہ دوامًا یا چند روزہ [illegible]
کوئی سلطان وقت کے یا اس عدالت یا حاکم کی جسکو منجانب سلطان وقت ایسا اختیار ملا ہو حاصل نہین ہے اور
ہوگا اور متولی کو اختیار ہوگا کہ اگر اس سے انتظام وصول تحصیل اسامیوار بطور خاص نہوسکے تو ذریعہ ٹھیکہ کی
میعاد سات برس سے زیادہ نہو بانضمام ضمانت کافی ٹھیکہ پر دیوین بمنظوری حاکم وقت الاشرط یہ ہے کہ بعد میری بی بی
موصوفہ کے میری اولاد نرینہ کی [illegible] سے جو ذکور ہوگا یا میری دختران کی اولاد سے جو ذکور لائق ہوتا
وہ متولی اول ہوگا کسی وارث حیاتی کو کسی قسم کا جائداد وقف مین کسیوقت اختیار انتقال حاصل نہوگا اور بحالت بیجا [illegible]
اور بیجا انتظامی یا مصارف [illegible] وقف نامہ ہذا لاحق یا جائداد موقوفہ کو بدانتظامی سے ضرر پہونچائے یا کوئی جزو جائداد
موقوفہ کو بیع یا کسی طریقہ سے منتقل کرے تو وہ انتقال ناجائز ہوگا و متولی موقوف ہوگا اور متولی مثل میرے
حساب جمع خرچ جائداد موقوفہ صاف و صحیح مرتب کریگا اور اسکو جماعت اہل اسلام مین وقتاً فوقتاً واسطے
ملاحظہ کے بطور خوشنودی اور رفع بداعمالی اپنی کے پیش کریگا اور ایک جمع خرچ سالانہ حاکم وقت کو دیا کریگا اور

حاکم وقت کو اختیار موقوفی متولی کا وقت شکایت یا اطلاع دینے کسی مسلمان کے بعد اثبات قصور کے
حاصل ہوا اور باتفاق متولیان باکثرت رائے میرے اہل برادری کی اُسی صفات کا آدمی منتخب کرنا ہوگا اور اُسکو
بھی وہی اختیارات ہونگے جو متولی سابق کو تھے پنجم یہ کہ چونکہ مسجد اور دوکانین ناتمام ہین لہذا تا طیاری مسجد اور مکانات حوالی مسجد
مجھکو اپنی دیگر آمدنی کی اختیار رہے جسطرح پر چاہوں مصارف معینۂ وقف نامہ کروں لیکن بعد میرے اگر خدانخواستہ تعمیر
مسجد و مکانات حوالی مسجد و سرای پختہ تک و مقبرۂ حاجی یعنی واقف یا دکان وغیرہ باقی رہجاوے تو تا طیاری مسجد
و دکانات حوالی مسجد کی جسطور جمال احمد پیش امام وغیرہ کو وقتاً فوقتاً تعمیر ہونا ضرور سمجھا گیا ہو آمدنی جایداد موقوفہ
سے تعمیر کرادینگے - ششم یہ کہ بی بی متولیہ کو اختیار نامزد کرنے اپنے قائم مقامان مابعد کا ہوگا مگر بشرطیکہ وہ
کہ میرے وارثان سے ہوں اور لائق کام و انجمبردولی و متقی و متدین و مرتاض مذہب حنفیہ ہوں مگر جبکہ اتفاقاً متولی کوئی
بلا نامزد کرنے متولی مابعد کے مرجاوے یا بحالت ثبوت بددیانتی کے موقوف کیا جاوے تو حاکم وقت کو باتفاق
رائے میرے وارثان یا بکثرت رائے میرے اہل برادری حنفیہ مذہب کی اختیار ہوگا کہ دوسرا شخص متولی اُسی
قسم کا مقرر کرے - ہفتم یہ کہ مصارف آمدنی بچت کا دو مد یہ قرار دیا گیا ہو موجب ہر مد کے صرف کیا جاویگا اور
بقیہ رقم جبتک مسجد وغیرہ پورے طور سے تعمیر نہوگی اور کسی امر مین خرچ نہ کی جاویگی اور بعد تعمیر مسجد و مکانات
و دوکانات و سرای وغیرہ کے پس بچت سے دیگر جایداد جس سے امید ترقی آمدنی ہو پیدا کرینگے خواہ زمینداری خرید کرکے شامل جایداد
موقوفہ کرینگے اور وہ جایداد خرید آمدنی وقف کے شامل ہونے کے بعد مثل اس اصلی جایداد کی وقف تصور ہوگی جسطرح یہ
منتقل و فروخت نہوگی ہشتم یہ کہ اس ضرورت سے کہ وقف نامہ میری حیات مین مکمل ہوجاوے مراد میری تیسر کو رشتہ
میری زوجہ و دختران شفیقی اور اولاد انکی جو بعد میرے حق القائم ہون اور لائق انتظام ہون اور ذکور ہوں
جنکا ذکر تعلق وصیت نامہ سے بھی ہوگا اور سوائے میرے وارثان کے غیر شخص متولی جایداد موقوفہ مین داشتہ
انتظام تحصیل وصول آمدنی معینہ وقف شدہ کے مقرر نہوگا - نہم یہ کہ سلطان وقت کی نگرانی و بجا آوری خدمات
متولی شرعاً و قانوناً متعلق بامورات سلطنت ہو لیکن اگر کسی وقت مین حاکم وقت کو زیادہ نگرانی بوجہ عدم بجا آوری
خدمات متولی کی جانب سے پیش ہوجاوے یا خود کرنا پڑے تو زر مندرجہ ہر دو مد کا خرچ حاکم وقت کے متعلق
ہوگا اور بعد ادائے مالگذاری و خرچ وہی کے پنصدی پانچ روپیہ آمدنی نکاسی خاص سے جایداد موقوفہ کی
وہ لے سکینگے الا بنابر بجا آوری و انجام دہی مصارف معینہ امور مذہبی مندرجہ وقف نامہ کے انکو ایک
شخص مرتاض مذہب حنفیہ سے مقرر کرنا ہوگا - دہم یہ کہ منتقل نے جایداد حصہ چار آنہ [illegible] مندرجہ

گواہ ۱۹ ش — چودھری الطاف الرحمن ابن چودھری غلام فرید صاحب مرحوم ومغفور تعلقدار بری پرگنہ رودولی مقام علی آباد بتاریخ چہارم دسمبر ۱۸۹۱ء

گواہ ۲۰ ش — عزیز الرحمن تعلقدار بری پرگنہ رودولی ضلع بارہ بنکی بقلم خود ۴ دسمبر ۱۸۹۱ء

گواہ ۲۱ ش — خواجہ رحیم الدین عرف داروغہ آغا جان ساکن کٹرہ ابوتراب خان حال قدیم ساکن وکٹوریہ گنج تھانہ چوک شہر لکھنؤ بقلم خود مقام رودولی شریف

گواہ ۲۲ ش — محمد خلیل الرحمن خلف مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم ساکن بنارس محلہ خام باغ بقلم خود

گواہ ۲۳ ش — شہد بما کتب فی ہذا القرطاس محمد علی ضامن۔

گواہ ۲۴ ش — علاء الدین احمد احمدی زمیندار ومعافی دار بھورکپور وغیرہ بقلم خود

گواہ ۲۵ ش — معین الدین احمد احمدی زمیندار ومعافی دار بھورکپور پور قصبہ رودولی بقلم خود

گواہ ۲۶ ش — شیخ تصدق حسین تعلقدار مینا پور بقلم خود

گواہ ۲۷ ش — غلام احمد ڈاکٹر شفا خانہ رودولی بقلم خود

گواہ ۲۸ ش — محمد یحییٰ زمیندار ومعافی دار بھورکپور وقصبہ رودولی بقلم خود

گواہ ۲۹ ش — حاجی محمد حسن خان ساکن قصبہ رودولی محلہ سالار بقلم خود

گواہ ۳۰ ش — ماتا پرشاد کارندہ ومختار عام چودھری خلیل الرحمن تعلقدار بری بقلم خود

گواہ ۳۱ ش — عبدالغفور سیاہہ نویس ہمراہ چودھری خلیل الرحمن تعلقدار بری بقلم خود

گواہ ۳۲ ش — درباری لال مواصلاتی نویس ہمراہ چودھری خلیل الرحمن تعلقدار بری بقلم خود

گواہ ۳۳ ش — حقیر راز احمد احمدی سجادہ نشین درگاہ عالم شیخ العالم پیشاہ قدس سرہ بقلم خود

گواہ ۳۴ ش — عباد اللہ کارندہ جناب چودھری حافظ محمد محبوب الرحمن صاحب تعلقدار بری پرگنہ رودولی بقلم خود

گواہ ۳۵ ش — واجد علی [illegible] چودھری [illegible] محبوب الرحمن صاحب تعلقدار بری پرگنہ رودولی بقلم خود

گواہ ۳۶ ش — [illegible] پرشاد [illegible] بقلم خود غلام کالے ساکن قصبہ رودولی

گواہ ۳۷ ش — قطب علی خان [illegible] قصبہ [illegible] ضلع فرخ آباد

محمد [illegible] ملازم چودھری محمد محبوب [illegible]

گواہ شد ۲۹ گواہ شد ۳۰

نادر حسین مختار عام چودہری خلیل الرحمن صاحب بقلم خود — ملک کلو دارو غہ سرکار چودہری خلیل الرحمن تعلقدار

بقرات خلیل الرحمن کاتب وبسماعت غلام مرتضی مقابلہ ہوا — العبد غلام مرتضے عفی عنہ نقل مطابق اصل

العبد — العبد — فیس ابتدا درج مع نقل ۱ الفاظ — داخل

خلیل الرحمن بقلم خود — غلام مرتضے عفی عنہ — ۱۶/۰/۰ — ۲۲/۰/۰ — ۱/۱۶/۲ — ۰/۸/۰

یہ دستاویز وقف نامہ سب رجسٹرار پرگنہ ردولی ضلع بارہ بنکی کے دفتر میں بروز جمعہ بتاریخ ۱۱ دسمبر سنہ ۱۸۹۱ء

ما بین گھنٹہ ۱۰ و ۱۲ بجے دن کے واسطے رجسٹری کے پیش کی گئی

العبد

خلیل احمد عرف خلیل الرحمن بقلم خود — غلام مرتضی سب رجسٹرار ردولی ضلع بارہ بنکی ۱۱ دسمبر سنہ ۱۸۹۱ء

تکمیل وتحریر دستاویز اور وقف کرنے حصص چار آنہ منجملہ ایک روپیہ جائداد مندرجہ وقف نامہ ہذا ملکیت ذاتی

اپنی سے کہ خالصاً لوجہ اللہ واسطے دوام کے تا دور شمس وقمر شرائط مندرجہ وقف کے لیے مسمی چودہری خلیل احمد

عرف خلیل الرحمن پیشہ زمینداری وتعلقداری ولد چودہری ممتاز احمد صاحب مرحوم قوم شیخ ساکن ورئیس قصبہ ردولی

محلہ خواجہ عالی پرگنہ ردولی ضلع بارہ بنکی گندم رنگ ریش بروت مخضب کیا شخص ...ب بینی ...کال خر د درمین

الابرو کوتاہ بالا اوسط اندام عمر تخمیناً ۶۰ برس کاتب نے جنکو ہم عہدہ دار رجسٹری بذات خاص خود جانتے

وپہچانتے ہیں بخلوص نیت وخوشی خاطر خود اصالتاً محکمہ میں آکر اقبال کیا المرقوم ۱۱ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۱ء

العبد — العبد

خلیل احمد عرف خلیل الرحمن ولد چودہری ممتاز احمد مرحوم — غلام مرتضے سب رجسٹرار ردولی ۱۱ دسمبر سنہ ۱۸۹۱ء

قوم شیخ ساکن قصبہ ردولی تعلقدار تعلقہ ہری ضلع بارہ بنکی

وضلع فیض آباد بقلم خود — ۱۱ دسمبر سنہ ۱۸۹۱ء

رجسٹری بنمبر ۳۸۹ صفحات ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ جلد ۲۳ رجسٹری

العبد

نمبر میں بتاریخ ۱۱ دسمبر سنہ ۱۸۹۱ء کی گئی — غلام مرتضی سب رجسٹرار ردولی ضلع بارہ بنکی

تصدیق کیجاتی ہے کہ دستاویز کی پانچویں سطر میں ۳۲ سیتس بوضع حد بستی رقم ونیز سہ میں اور سطر ساتوین میں

پندرہ ہزار تین سو ستاسی روپیہ دس آنہ صرف رقم میں اور سطر نوین اندرون جدول میں رجسٹر نمبر ۲ میں بند ہیں

بعدہ پندرہ ہزار تین سو تاسی روپیہ دس آنہ رقم ہین و نمبر شمار از ابتدا ے ایک تا نہایت سینتیس موضع و نمبر ہاے
حدبست موضع وار ہندسہ مین و تعداد حصہ و مالگذاری مدمحاذ رقم ہین و بعد درج تفصیل مذکورہ بالا سکے جو
جدول خانہ وار کہ جسکی تحریر ہوئی ہی سطر دسوین مین سینتیس موضع رقم و ہندسہ مین اور حصہ آٹھ آنہ صرف عبارت
مین و اٹھارہ موضع رقم و ہندسہ مین اور سطر بارہ مین آٹھ آنہ و چار آنہ و بارہ آنہ اور تیرہ مین چار آنہ منجملہ آٹھ آنہ
و آٹھ آنہ اور چودہ مین آٹھ آنہ اور سولہ مین چار آنہ و آٹھ آنہ و چار آنہ و بارہ آنہ اور سطرہ مین و اٹھارہ مین چار آنہ
صرف عبارت مین و اندر جدول سطر انیس منجملہ آٹھ آنہ کو چار آنہ عبارت مین و نمبر شمار موضع از ابتدا ے نمبر ایک
نہایت اٹھارہ ہندسہ مین و میزان نمبر شمار اٹھارہ موضع رقم و ہندسہ مین و نمبر حدبست موضع ہندسہ مین و
و تعداد حصہ کل یعنی سولہ آنہ و نصف حصہ بلا وقف بارہ آنہ و منجملہ آٹھ آنہ کے چار آنہ و حصہ محمد محبوب الرحمن
مقبوضہ کاتب آٹھ آنہ باقی حصہ وقف چار آنہ و تعداد مالگذاری جسکی میزان دو ہزار ایک سو سات روپیہ تین آنہ
چھ پائی مال علاوہ رقم سوای ہی تفصیل خانہ وار رقم ہین بعدہ سطر بیس مین چار آنہ و بائیس مین چار آنہ منجملہ
آٹھ آنہ تیئس و چوبیس مین چار آنہ و سطر چھبیس مین چار آنہ عبارت مین اور سطر ستائیس مین اٹھارہ موضع
رقم و ہندسہ مین و سطر باون مین پانچ روپیہ و ترپن مین چار آنہ عبارت مین و تفصیل خرچ مد اول ایکہزار
پانسو اڑسٹھ روپیہ مین صراحت کہ خرچہ میلاد شریف بارہ مہینہ چار سو پچاس روپیہ بہ محاذ اول و بہ محاذ ثانی
ایکہزار اٹھاسی روپیہ تفصیل وار مجملہ و بہ صراحت مندرجہ رقم ہین و بعدہ میزان ایکہزار چھ سو تینتیس روپیہ بمحاذ
اول خرچہ فاتحہ ہای خلیل الرحمن و مرمت مقبرہ وغیرہ سالانہ دو سو پچاس روپیہ و بہ محاذ ثانی خرچہ برای مکہ معظمہ
و مدینہ و کربلا و مدرسہ و شادی ناکتخدا سات سو تینتیس تفصیل وار مختص رقم ہین و تتمہ بحیت آمدنی چھ سو سینتالیس
روپیہ مفصلہ بہر دو محاذ رقم ہین درج ہے اور بعد ختم دستاویز دستخط خلیل احمد عرف خلیل الرحمن کاتب
بخط جلی گزرہ جسکے نیچے مکرر کاتب نے بخط باریک دستخط اپنے لکھے ہین و گواہی چودھری محمد محبوب الرحمن
برادر حقیقی کاتب تعلقدار جو بوجہ رعشہ ہاتھ اور روشنائی پھیکی کے بگڑ گئے تھے مکرر لکھی ہی و گواہی
عنایت الرحمن بہ نمبر شمار چھتیس مابین سطر بالای شہادت محمد علی حسن حنفی گواہ نمبر ۳۴ الحریر ہے
و گواہی نمبر ۳۸ یعنی دستخط قطب علی خان جو بوجہ زیادہ ہونے روشنائی کے بگڑ گئے تھے
نیچے اوسکے بخط صاف تحریر ہین اور علاوہ العبد کاتب از روے نمبر شمار چالیس گواہان ہین
اور اسٹامپ دستاویز ہذا بموجب حکم گرگ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع بارہ بنکی مورخہ ۱۸ جولائی ۱۸۹۱ء

ترمیمی حکم مورخہ ۲۵ اپریل ۱۸۹۱ء شبہ ظہر مسودۂ وقف نامہ جو پاس کاتب کے موجود ہی تعدادی تین سو ستر
روپیہ حسب منشاء ۱۵ ایکٹ نمبر ا ۱۸۷۹ء اور احتیاطاً نقل ہر دو حکم حرف بحرف بخط انگریزی و ترجمہ فارسی
بہ ثبوت ادائے اسٹامپ کامل القیمت درج ذیل ہے اور اسٹامپ دستاویز خریدہ خزانہ بارہ بنکی
قطعہ اول قیمتی مابہ و ثانی قطعہ مالیتی ہمہ دو قطعہ تین سو ستر روپیہ کے بلا تحریر سارٹیفکٹ ہین جس کے
سارٹیفکٹ نہونے کی بابت سوال واقف پر بموجب رپورٹ محرر خزانہ کہ اسٹامپ یکقطعہ قیمتی تین سو ستر
روپیہ کا نہین چھپتا ہی لہذا سارٹیفکٹ ہونا چاہیے حکم صاحب مہتمم خزانہ مثبتہ ظہر سوال مذکور مورخہ ۸ نومبر
۱۸۹۱ء جسکی نقل کاتب نے دفتر ہذا میں بہ ثبوت نہ ملنے سارٹیفکٹ کے داخل کی دستاویز وقف نامہ
تحریر ہوا ہے اور بعد ختم عبارت اسٹامپی پانچ بند کاغذ سادہ جوڑکر جسکے ہر جوڑ پر آٹھ جگہ دستخط
کاتب ثبت ہین اور مہر محکمہ و دستخط میرے صحیح الوصل موجود ہین لکھی گئی ہے اور فیس رجسٹری
حسب الحکم انسپکٹر جنرل رجسٹری ممالک مغربی و شمالی و اودھ مندرجہ نقل حکم ۹ اپریل ۱۸۸۳ء ع مندرجہ بالا
علاوہ اجرت مالیت پرچہ کے روسے اسٹام تجویز ہوا ہی لی گئی المرقوم ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ء

العبد
غلام مرتضیٰ سب رجسٹرار ردولی ضلع بارہ بنکی

العبد
غلام مرتضیٰ سب رجسٹرار پرگنہ ردولی ضلع بارہ بنکی

مہر سب رجسٹرار ردولی

نقل وقفنامہ دوم مورخہ ۱۲ محرم ۱۳۳۲ ہجری

منکہ خلیل احمد عرف چودھری خلیل الرحمن خلف چودھری ممتاز احمد صاحب مرحوم مغفور تعلقدار ساکن
قصبہ رودولی محلہ خواجہ حال سنجلات رودولی تحصیل سنی گھاٹ ضلع نواب گنج بارہ بنکی کا ہوں چونکہ منمقر نے درو بست چار آنہ
حصص دیہات موضع نعمت پور اہرولی وکھیری وجسنا مئو وبچالا وامیٹھہ وبھگولی مع شجاع گنج وپٹیر مئو پور رودعا ولیپور ودمرتھہ مئو ونیز
وبارہی براون ضلع بارہ بنکی وموضع چندورہ وودرواو پارہ خالی کوٹ بیہ وپٹی گھنڈاسی پور ضلع فیض آباد تخمینا یک روپیہ مندرجہ
کھیوٹ جس میں حصہ آٹھ آنہ ذاتی میرا اور آٹھ آنہ جناب بھائی چودھری محمد محبوب الرحمن صاحب مرحوم کا ہے بذریعہ تحریر تکمیل
وقفنامہ اسٹامی باضابطہ بعد تنقیح اسٹامپ بذریعہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع بارہ بنکی وثبت بدستخط
وگواہی حافظ محمد محبوب الرحمن صاحب برادر حقیقی ونیز دختران واہلیہ ودیگر اشخاص برادری واعتزا
رجسٹری شدہ ۱۱ دسمبر ۱۹۰۹ء عہ نمبر ۳۴۶ صفحات ۱۰۲ لغایت ۱۰۹ جلد ۲۳ رجسٹر بہی نمبر ۱ محکمہ
سب رجسٹرار صاحب پرگنہ رودولی مورخہ بست ہفتم ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۷ ہجری مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۰۹ع
حسبۃً للہ وقف دوامی کرچکا ہوں جسکی تعمیل بپابندی جملہ شرائط وہدایات مندرجہ وقفنامہ مذکورہ بالا تا حیات
بذریعہ مجھ واقف وزان بعد بذریعہ بی بی عمربانو صاحبہ متولیہ زوجہ میری کے ہوتی ہے اور ہوا کرے گی
لیکن چونکہ بندوبست پختہ حال میں بوجہ افزونی مال گذاری سرکار توفیر خالص حصص موقوفہ میں کمی ہو گی اور
جملہ ہدایات وقفنامہ اول میں بلحاظ تخفیف لکھنے کو رہ گئی ہے اور اونکا درج ہونا لامحالہ ضروری تھا اون جملہ
ہدایات افزود شدہ حال کو مع رقم شدہ مصارف ہدایات مندرجہ وقفنامہ اول بہ تصحیح درج تتمہ وقفنامہ ہذا
کرکے بنظر مآل کار ماحصل حیات مستعار ودنیا بے ثبات ذریعہ مغفرت وزاد سفر آخرت خیال کرکے
درو بست حصص چار آنہ موضع پستہ وچار آنہ موضع جونیا مئو وچار آنہ پٹی خیر اللہ نشنگر پرگنہ رودولی معافی و
دوامی عطیہ شاہی گورنمنٹ بہادر وچار آنہ حصہ حقوق زمینداری مالانہ کرایہ وغیرہ بازار سلطان گنج عرف
نواگنج وایک قطعہ باغ تر شاہ خام درختان مع زمین حقیت وحصہ ذاتی اپنے کو بجمیع الحدود والحقوق
داخلی وخارجی باستثنائے حصہ چار آنہ موضع دالمؤ معافی دوامی پرگنہ رودولی جو بغرض تخصیص واسطے زاد سفر مکہ معظمہ
ومدینہ منورہ مشروط باین شرط مستثنیٰ وقفنامہ ہذا سے کرلیا ہے کہ اگر منمقر عازم سفر بیت اللہ شریف
ہوا تو بمدلول زر بدل حصہ مستثنیٰ شدہ موضع دالمؤ سے سفر خرچ ہوگا کہ مصارف وضاحت سے سب
ورنہ بحالت نہ کافی ہونے حیات مستعار کے وہ حصہ بھی بعد میرے تابع وقف ہوجائیگا اور توفیر اوسکی

دیگر جائداد موقوفہ حال و سابق کے مصارف مدات وقف میں خرچ ولاتا بلا ضرورت تحریر جدید کے صرف ہوا کرے گی
مستثنیٰ نہ سمجھا جائیگا کوئی وارث دیگر میرا مستحق پانے اس حصہ چار آنہ موضع ڈال مئو کا بشرط بالا استثنا نہ ہوگا
مشمول دیگر حصہ چار آنہ بازار سلطان گنج و مسلم ۱۶ ارباغ ترشانہ اندر آبادی قصبہ ردولی محلہ کانستھانہ شمولہ محلہ خواجہ حال
جسکی مالیت بالاجمال بابت حصص معافیات اندرونی حساب رقم سیوائے مجوزہ عدالت و نیز رقم ٹھیکہ بازار سلطان گنج
و حاصلات باغ ترشانہ مبلغ دس ہزار روپیہ ہی حسبتہً للہ وقف کرکے بذریعہ تحریر تتمہ وقف تابع وقف نامہ
مورخہ ۳ نومبر ۱۹۱۵ء اقرار کرتا ہوں اور پابند شرائط ذیل ہوتا ہوں اول یہ کہ جائداد موقوفہ ہذا دوامًا تا دوام
شمس و القمر وقف رہیگی اور حاصل اسکا تعلق و تابع مصارف مدات وقف نامہ اول و تتمہ ہذا رہیگا۔ دوئم یہ کہ اب
بعد تحریر و تکمیل وثیقہ صحیحہ تتمہ وقف نامہ ہذا کے مجکو وارثان و قائم مقامان میرے کو کسی وقت میں اختیار
استرداد و انفساخ و انتقال کلاً و جزاً و تبدیل و تغیر و تصرف بیجا محاصل جائداد موقوفہ کا حیاتہً و صریحاً بجز
حصہ چار آنہ ڈالمئو معافی کے جو مشروط بشرط ضرورتاً مستثنیٰ از وقف کر لیا گیا ہے اور اوسکا انتقال تا حیات
مجھ واہب کے اختیار میں رہیگا بموجب دفعہ ۴ وقف نامہ اول یہ بھی او رنہ ہوگا سوئم یہ کہ اس جائداد موقوفہ
حال کا بھی انتظام مطابق وقف نامہ اول کے تا حیات بلکم و نسق مناسب تعلق بذات مجھ واقف رہیگا
بعد میرے مسماۃ مہر بانو زوجہ میری بذریعہ داخل خارج و منا بغضت متولیانہ بموجب اختیارات وقفنامہ اول
متولی مابعد ہونگی اور پورا پورا برتاؤ جملہ شرائط دفعہ چہارم سے لغایت دس مندرجہ وقفنامہ مورخہ ۳ نومبر
۱۹۱۵ء رجسٹری شدہ جسکا نفاذ ہوچکا ہے اور جائداد موقوفہ حال کا بھی مصارف بموجب مدات مندرجہ ذیل
کے کرینگی اور مسماۃ مہر بانو متولیہ مابعد میرکو اختیار کرنے قائم مقام کا وقفنامہ اول میں دیا گیا ہے وہ اختیار جو کہ
راقم نے نور چشم سرفراز احمد عرف بابو سلمہ کو متبنیٰ و جانشین اپنا بذریعہ تبنیت نامہ مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۱۳ء مصدقہ
رجسٹری ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء بہی نمبر ۳ جلد ۲ کے صفحہ [illegible] کیا ہے منجانب مسماۃ منتقل بمتبنیٰ و جانشین منصفہ
نیز بعلاج اوقات تفویض با مشتاق احمد ہمشیرہ زادہ منمقر و نیز اولاد پسری اقبال النسا دختر بطنی مسماۃ مہر بانو
کے باہمدیگر سے ہمیشہ ہوتا رہیگا او متبنیٰ و نیز دیگر اولاد دختر متولیہ کے منتقل بدیگر ورثایان زوجہ اولی میری
کے کسی وقت میں نہو سکے گا اور نہ وہ مستحق ہونے متولی جائداد موقوفہ کے ہوں گے۔ جمال احمد صاحب
جو پیشتر امام مسجد مقرر تھے اور وہ موقوف ہوئے اونکا نام خارج ہوگیا۔ لہذا یہ وثیقہ صحیحہ لکھکر
مصدق رجسٹری کرادیا کہ دوامًا سند رہے۔ فقط المرقوم ۲۱ بست و یکم محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری

جابجا رقم گندہ ہو گئی ہے اور آخر مین رقم فاتحہ مظفر علی آٹھ آنہ سکونت ثبت دستخط عبد الغفور وغیرہ ان کل ایکسو چیاسی روپیہ بارہ آنہ کی گندہ ہو گئی ہے رقمین ظاہر ہوتا ہے کہ لکھی گئی ہین فقط

العبد

غلام مرتضیٰ سب رجسٹرار رودولی ضلع بارہ بنکی

مہر سب رجسٹرار

گنگا پرشاد سنگھ نے نقل کی

العبد

گنگا پرشاد سنگھ

غلام مرتضیٰ نے مقابلہ کیا

العبد

غلام مرتضیٰ

وقف میں کمی کریں یا تخفیف کریں لہذا وقف نامہ ہذا بہ خانقاہ ملفوظ شریف جناب قطب العالم حضرت شاہ مخدوم عبد الحق قدس سرہ کے تحریر کر کے طبع کرا دیا کہ بخوبی اعلان وقف نامہ با تقید جائداد موقوفہ ہو جاوے اور بندگان خدا کو اختیار ہو کر سجادات ہونے تعمیل شرائط مندرجہ کے حسبۃ اللہ حاکم وقت کو اطلاع کریں اور ملفوظ شریف پیش کر کے متولی کو پابند تعمیل مدات متعلقہ وقف کریں کہ متولی خلاف ورزی نکرے اور پابند تعمیل شرائط متعلقہ وقف رہیں —

تفصیل جائداد موقوفہ حصہ دو آنہ موضع برالوان پرگنہ ردولی جو زر خرید ذاتی ہے اور متعلق مصارف سرا کے وقف کیا گیا بحسب حد بست ۵۲ —

نام بائع	تعداد حصہ	نکاسی تمام	منافی مالگذاری	بچت منافع
چودھری علی احمد	۱/	۰	۰	۰
چودھری غلام حسین	۶ پائی	۰	۰	۰
مسماۃ بی بی کنیز زہرہ زوجہ غلام عباس	۶ پائی	۰	۰	۰
	۲/	[illegible]	[illegible]	[illegible]

حدود اربعہ

پورب	پچھم	اوتر	دکھن
چندورہ	لوہٹی سربیان	امیٹھہ	بستی نظام الدین پور
"	"	"	"
"	"	"	"

تفصیل خرچ — [illegible] منافع برالوان [illegible]

السالانہ [illegible]

منافی تعلق آمدنی وقف نامہ اول و دوم سے ہوگی

[illegible]

شجرہ چشتیہ صابریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مولانا شاہ احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ غلام شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ عبد الکریم عرف اچھن فقیر صاحب ...ی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ عنایت اللہ پھلواری پوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میراں سید بھیکہ ابو یوسف ترمذی سید الی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابو المعالی محمد اشرف حسنی مکی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ بندگی داؤد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ صادق محمد شیخ احمد حنفی گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابو سعید محبوب الٰہی حنفی گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مولانا نظام الدین بلخی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مولانا جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مولانا عبد القدوس اسمٰعیل گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ محمد ردولوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ عارف احمد ردولوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ احمد عبد الحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ مولانا جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مولانا شمس الدین ترک پانی پتی صاحب ولایت رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ مخدوم الاولیا علاء الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج اجودھنی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ والی ہند سعد الوالی عطائے رسول خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ مودود ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ابو محمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ابی احمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ علو ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ہبیرۂ بصری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ حذیفۃ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ حسن بصری انصاری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم
الٰہی بحرمت این اسمای گرامی عاقبت فقیر شاہ احمد رودولوی بخیر گردان ۔ فقط

دوازدہ تسبیح جہر خاندان چشتیہ بہ این طور کرده شود

استغفار سہ بار درود سہ بار کلمہ طیب سہ بار و نام سید شاہ میراں بھیکہ سہ بار بعد این اختتام دو صد مرتبہ لا الٰہ الا اللہ بعد این اختتام الا اللہ چہار صد بار بعد این اختتام اللہ اللہ شش صد مرتبہ

طریق ترکیب که ورد خاص پیران چشتیه صابریه است هزار مرتبه بسم الله الرحمن الرحیم قبل از وتر سجود ادا
بعده استاده شده سر برهنه کرده و پاے راست بر پاے چپ نهاده هزار مرتبه یا رب برائے
ترقی دنیا و دین برائے ترقی شوق الٰہی و یا رب برای تخریب دشمن و یا رب برائے
بعده در سجده رفته یا حی یا قیوم استغیث
خواند پس از سجده بر داشته هر مطلبی که دارد از خدا تعالی و دعا درخواست نماید یا حی یا قیوم دو هزار مرتبه
بعد نماز عشا خوانده سر بسجده نهاده یا حی یا قیوم برحمتک استغیث هفت مرتبه خواند بعده آنچه خواهد دعا نماید
بعده چهار رکعت نفل بنیت انشاء الله آنچه خواهد بجا آید و بقرأت هزار مرتبه
روز پنجشنبه مقام شاه گنج در مکان حمام واقع باغ بر دست امیر شاه صاحب طریقه چشتیه صابریه
سنه ۱۲۶۹ ہجری مطابق سنه ۱۲۶۰ فصلی ماه ہندی عہد واجد علی شاه نیابت نواب علی نقی خان بهادر

شجرۂ چشتیہ صابریہ

بسم الله الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مولانا و مرشدنا شاه فخر الدین احمد رونا ہوی رحمة الله علیه
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاه امیر صاحب مولانا رحمة الله علیه
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاه غلام شاه صاحب رحمة الله علیه
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاه عبد الکریم صاحب عرف آخن فقیر راسپوری رحمة الله علیه
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاه عنایت بهلولپوری رحمة الله علیه
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میران سید بهیک ابو یوسف ترمذی سیدالی رحمة الله علیه
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابو المعالی محمد اشرف حسنی مکی رحمة الله علیه
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ بندگی داؤد قاندری رحمة الله علیه
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابو سعید محبوب الٰہی حنفی گنگوہی رحمة الله علیه
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ صادق محمد فتح الله حنفی گنگوہی رحمة الله علیه

الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت مولانا نظام الدین بلخی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت مولانا جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت مولانا عبد القدوس اسمٰعیل گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت شاہ محمد احمدی ردولوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت شاہ عارف احمد ردولوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت مخدوم شاہ احمد عبد الحق ردولوی صاحب توشہ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ مولانا جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت مولانا شمس الدین ترک پانی پتی صاحب ولایت رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ مخدوم الاولیاء علاء الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر اجودھنی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ والی ہند ہند الولی عطائے رسول خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ مودود ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ابو ناصر الدین ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ابو محمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ حذیفۃ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ حسن بصری انصاری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
الٰہی بحرمت این اسمائے گرامی عاقبت فقیر خلیل الرحمن بخیر گردان

قطعہ تاریخ تعمیر مسجد جناب چودھری خلیل الرحمن صاحب واقع ردولی از سر آمد سخنوران فارسی جناب خواجہ عزیز الدین صاحب عزیز۔ مد ظلہ العالی

زبدۂ عصر خلیل الرحمن
خلیقش صاحب اشفاق عمیم
رتبہا بردہ درین کار بسے
عزت و عظمت و حرمت بنگر

بندۂ خاص خداوند جلیل
سیرتش جامع اخلاق جمیل
گنجہا کرد درین راہ سبیل
مرکز طوف و حرمش جبرئیل

آنکہ در اصل فرید و ممتاز
مسجدے ساختہ از بہر نماز
سقف آن ہست بسے چرخ کبود
سال تاریخ بنا گفت عزیز

ذوالجلال بخشد برکات جمیل
کہ کند حاصل ازان اجر جزیل
بستہ دل ... قمر چون قندیل
کعبہ در ہند بنا کرد خلیل
۱۳۱۲ھ

قطعہ تاریخ بنائے مسجد جناب چودھری خلیل الرحمن صاحب نتیجۂ طبع عالی جناب حافظ محمد عبد المجید خان صاحب رامپوری وارد ردولی

یہ کیا مقام ہے سبحان ربی الاعلیٰ
نگار خانۂ چینی و نقش ارژنگی
ہر ایک نقش میں نقاش کی ہے جلوہ گری

الٰہی کس نے بنایا ہے ایسا بیت اللہ
سنا ہے اسکو یہ آنکھوں نے دیکھا بیت اللہ
دکھا رہا ہے تماشا کسی کا بیت اللہ

سنا مجید نے ہاتف سے مصرع تاریخ
خلیل نے یہ بنایا ہے اچھا بیت اللہ

مادۂ تاریخ تعمیر مقبرہ

مقبرۂ خلیل الرحمن

سنہ ۱۳۱۵ ہجری

مادۂ تاریخ تعمیر سرائے

خلیل الرحمن کی یہ سرائے

سنہ ۱۳۲۰ ہجری

یادداشت

واضح رہے کہ جائداد وقف اول کی حصص دیہات ریاست میں مشترکہ ہے چہارم حصہ آمدنی نکاسی خام کی ضلعدار و سپاہی ملازم تحصیل وصول کرتے ہیں و تنخواہ چہارم وقف مسجد سے پاتے ہیں چونکہ ولیہ وقف زوجہ میری ہے اور میرا قائم مقام سرفراز احمد عرف بابو سلیہ بذریعہ تبنیت نامہ رجسٹری شدہ کے قرار پایا ہے قبض تبنیت نامہ کی نقل ذیل میں طبع کیجاتی ہے لہٰذا اس تبنیت نامہ کی رو سے ولیہ وقف جب چاہیں بمقابلہ متولی کے بٹوارہ حصہ وقف کا کرا سکتی ہیں اور بعد بٹوارہ دیہی چہارم ہر موضع میں نامزد وقف کی قائم ہوگی اور تحصیل وصول بعد بٹوارہ کے متولیہ وقف کریگی فقط ۔ نقل تبنیت نامہ بنام سرفراز احمد عرف بابو متبنی قائم مقام محرر راقم خلیل الرحمن ۔

نقل تبنیت نامہ

منکہ چودھری خلیل الرحمن ولد چودھری ممتاز احمد صاحب مرحوم تعلقدار تعلقہ ہری ساکن قصبہ ردولی محلہ

العبد — العبد

چودہری خلیل الرحمن بقلم خود — غلام مرتضی سب رجسٹرار ردولی

تکمیل تحریر دستاویز کو مسمی چودہری خلیل الرحمن پیشہ زمینداری ولد چودہری ممتاز احمد تعلقدار تعلقہ بری قوم شیخ ساکن قصبہ ردولی محلہ خواجہ حال پرگنہ ردولی ضلع بارہ بنکی نے اقبال کیا اور ادنکو صدر دار رجسٹری کنندہ خود پہچانتا ہے۔ العبد

چودہری خلیل الرحمن ولد چودہری ممتاز احمد تعلقدار تعلقہ بری ساکن ردولی بقلم خود ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۰ء

بتاریخ ۱۰ ماہ اکتوبر ۱۹۱۰ء العبد

غلام مرتضی سب رجسٹرار ردولی ضلع بارہ بنکی

بہی نمبر ۳ جلد ۱۲ کے صفحہ ۱۵ مین نمبر ۹ پر آج بتاریخ ۱۰ ماہ اکتوبر ۱۹۱۰ء رجسٹری کی گئی العبد

غلام مرتضی سب رجسٹرار ردولی

کمیشن	فیس	اجرت	الفاظ
۱۰/	۱/	۱۸/	۲۶

مہر سب رجسٹرار ردولی

گنگا پرشاد سنگھ نے نقل کی غلام مرتضی نے مقابلہ کیا

العبد — العبد

گنگا پرشاد سنگھ — غلام مرتضی عفی عنہ

قطعہ تاریخ وقف ناموں غیرہ تجزیہ اعداد لفظ جواب دوازدہ دست از خاکسار جلال اندرابی

چودہری صاحب والا رتبت	سب شناسنگی مرا ورد زبان
وقف کی اپنی جیبیں جب سندین	دید ملفوظ مخدوم جہان
لاجواب اکبر نے سال لکھا	نقل اوقاف خلیل رحمان